بتوفیق رنگین نما گلستان معانی و تازگی بخش بوستان خیال

کتاب بے مثال ترجمہ جلد سوم بوستان خیال کہ بزبان [illegible]

قاسم نامہ

ترجمہ شستہ جامع کمالات منشی [illegible] جناب میر محمد عسکری [illegible]

باہتمام [illegible] لکھنؤ
در مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ

بتوفیق رنگین نمای گلستان مقال و تازگی بخش بستان خیال

کتاب بے مثال ترجمہ جلد سوم بوستان خیال کہ حسب فرمائش …

قایم نامہ

۱۲۹۹

ترجمہ فرمودہ جامع کمالات انسانی مخزن خصائل … جناب میر محمد عسکری متخلص بہ چھوٹے آغا صاحب

در مطبع منشی نولکشور … واقع لکھنؤ … طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

سپاسی که لوح طلسم دل است — گشاینده حصن آب و گل است
سپاسی که ذوق بیان میدهد — زبان را بگفتن توان میدهد
سپاسی که گنجینه گوهر است — نفس را به از گنج بادآور است
سپاسی که دادار خشنود ازوست — بهین بود و نابود بهبود ازوست
سپاسی که کام حلاوت دهد — صلا بر سر خوان نعمت دهد
سپاسی که رنگین ازو گفتگوست — نفس پاک گلدسته رنگ و بوست
خدا را سزا و او در خور بود — که روزی ده و بنده پرور بود
شد این نه سراپرده هر هفت ازو — بهر پرده نیرنگها رفت ازو
زداروی هوشی که در کار کرد — بسا خفته کز خاک بیدار کرد
بدان گونه بست این طلسم شگفت — که کس خورده بر وی نیارد گرفت
ز بس هر کس از فیضش انعام یافت — سکندر گر آئینه جم جام یافت
ملک را بتکلیل سر بر فراز — ملک را بتهلیل جان تازه ساز

نوا بخش ساز مناجاتیان — نمک پاش زخم [illegible]

ببخشش دہد دلدادگان میدہد — برد دل بشوخی و جان میدہد

شبستانیان محفل افروز ازو — دبستانیان دانش آموز ازو

زمین تا زمان بندہ فرمان او — سمک تا سما جملہ از آن او

ز نازش نیفتد بچیزی نیاز — بجو باشد از بی نیازیش ناز

بہ منشور خاصیم داد اختصاص — باخلاص کرد از عقوبت خلاص

محمدؐ کہ از نام او نقش بست — درین خانہ نقش و نگاری کہ ہست

زہی دلنشین نقش بانی فریب — ہم او رنگ زیب و ہم از رنگ زیب

گرامی تر از ہر گران مایہ — بلندی گراتر ز ہر پایہ

چراغی کہ تا محفل افروز شد — شب تیرہ روشن تر از روز شد

بمہمان نوازیش دست خلیل — نگہبان او شہپر جبرئیل

عزیز آورد از رہ سوز و ساز — خدا را نماز و نبی را نیاز

جواہرین منقار بلبل ہزار داستان خامہ اوس چمن پیرای کن کی حمد و ثنا مین رنگین بیان ہی
جسکے نسیم لطف و ابر کرم سے شگفتگی کاری بہار و آشفتہ سری خزان ہے آسمان کی خشت
ایسی رفیع و بی ستون فرش زمین آسمانوسیع اور یہ قلمون آسمانونکو گردش مانیکا انقلاب
لیل و نہار کی نیرنگیان شمس و قمر کا طلوع و غروب خزان و بہار کی رنگ آمیزی اوسکی کمال
قدرت پر شاہد عادل ہی جسکا نظر روشن دل کو ہر ہر ذرہ مین اوسکے آفتاب وحدت انوار
قدرت کا نظارہ حاصل ہے سعدی برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست
معرفت کردگار ہے چنانچہ بڑی بات اسیکو کہتے ہین کہ آدم مشت خاک ایسے جوہر پاک

...صاحب لولاک کی مدح مین جرأت کرے گستاخی و شوخی سب کچھ ہی مگر ہمت تو دیکھیے
...آفرین شاباش جہان جبرئیل ہی رازدار فرشتے کو سوای عجز و نیاز کے کچھ نہ بن سکا اور عرش معلی کو بجز
...ثنای قدوس کچھ نہ سوجھی حضرات انسان اپنی شوق خداداد کے ذریعہ سے زبان آور بنا قصد فرماین ترجمان
کلام قدیم و آئینہ معانی قرآن کریم بجا لائین حافظ آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
خیر کچھ ہو سکے یا نہو سکے ادہر نام پاک زبان سے نکلا اودہر رحمت حق نے منہ چوم لیا اور قبول نے استقبال کیا فرشتون نے
مصافحہ کو ہاتہہ بڑہایا سبحان اللہ کیا عظمت و شان ہے کہ خود حضرت خالق مدح خوان ہے اور لطف یہہ کہ گھر کا گھر
نور اعلی نور جدہر دیکھیے آفتاب حق کا ظہور ہر گوشہ شمع خانہ جو کسی کی شجاعت سے شوکت اسلام و ہدایت خلق کا سامان کسی کی
جان نثاری پر امت کی نجات کبھی جبرئیل گہوارہ جنبان یہہ باوجود کہ نام اقدس علی ہے خلق خلق حسین کے لفظ سے
متجلی ہی انہین کے اوصاف سے تو قرآن ہی انہین کی محبت اصل ایمان ہی اللہم صل علی محمد و آلہ بعدد لطفہ و فضالہ

التماس مترجم

بندہ مرزا محمد عسکری عرف چھوٹے آغا التماس کرتا ہے کہ جب ترجمہ جلد اول بوستان خیال مرتب ہو کے
بنام مہدی نامہ شائع ہو چکا تو اس بات کا خیال آیا کہ کہین قائم نامہ دستیاب ہو کر اوسکے ذریعہ سے مہدی نامہ
و معز الدین نامہ کا سلسلہ ملجائے ناظرین کو ضمن داستان مین اوجھن نہ پڑے مہدی نامے نے قائم نامہ کو طعام بے نمک و شیر
بے شکر تھا اسواسطے قائم نامہ کا ترجمہ مدت سے مد نظر تھا الحمد للہ کہ حسن اتفاق سے یہہ کتاب نایاب بکمال جستجو ملی موافق اپنی
زبان کے اسکا بھی ترجمہ انجام کو پہونچا مین خود اپنی کم استعدادی کا معترف ہون اور مہدی نامہ مین بھی مطلع کر چکا ہون کہ یہہ
صرف حضرات کی قدردانی ہے ورنہ من آنم کہ من میدانم کہان مین اور کہان علم و ہنر کی گفتگو یہہ کم استعدادی اور ایسی عالی درجہ
کتاب ترجمہ کی آرزو مگر ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء صرف توفیق سبحانی و عنایات یزدانی ہے بہر حال حضرات
...مین خطا پائین تو معاف فرمائین اور اگر اس میری مغز خراشی و سعی سے محظوظ ہون تو دعا سے
خیر سے فراموش نکرین ع گفتن ہنری ز خود ادب نیست ** انصاف ز قدردان عجب نیست **

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سے بعقد کرو یا اور

آغاز بہار دوم کتاب بوستان خیال کہ مسمی بمعز الدین نامہ ہی اور یہ مشتمل ہی ایک مقدمہ اور دو گلشن پر مقدمہ ذکر سلطنت جد بزرگوار صاحبقران روزگار معز الدین یعنی سلطان فلک اقتدار القایم بامر اللہ اور وفات اوس بزرگوار کی اور جلوس والد ماجد صاحبقران کا تخت سلطنت پر اور ابتدای نشو نمای صاحبقران اور عاشق ہونا شمسہ تاجدار غذابلبیان پر اور رخصت ہونا صاحبقران کا اپنے پدر والاگہر سلطان اسمعیل المنصور بقوة اللہ سے بہانہ ملک گیری اپنی محبوبہ کے تلاش مین اور ملاقات کرنا حکیم قسطاس سے اور سیر کرنا عجایبات ارسطو کا بعد نکلنے عجایبات ارسطو کے اور جو کچھ منزل معشوق تک گذرا ہی اوس گلشن کو گلستان اول بھی کہتے ہین

مقدمہ ذکر جلوس میمنت مانوس سلطان فلک جاہ القایم بامر اللہ قایم الملک

بلبلان بوستان فصاحت وطوطیان شکرستان بلاغت اس داستان کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب فلک جاہ القایم بامر اللہ قایم الملک نے اپنے پدر بزرگوار سلطان فردوس مکان ابو القاسم محمد مہدی علیہ الرحمة والغفران کی وفات کو چالیس روز بعد تخت سلطنت پر جلوس فرمایا شاہزادۂ رکن الملک و شاہزادۂ حیدر و سلطان کوچک وغیرہ دلاوران نامدار و بہادران نصرت شعار نے اوس فلک اقتدار کی بیعت کی اور نقارخانہ جشن بجا سلطان فلک جاہ نے اوس جشن عالی مین تمام خورد و بزرگ کو خلعت عنایت کیے اور ابواب عدل و داد رعیت و سپاہ پر کھولے اور محل عالی مین جا کے خواتین کو بھی تسلی دی خصوص ملکہ ہلالہ و ملکہ نغز الہ کو کہ نہایت دل شکستہ تھین لیکن ملکہ ہلالہ و ملکہ نغز الہ نے سلطان فلک جاہ سے رخصت وطن کی درخواست کی ملکہ ہلالہ نے کہا کہ ای فرزند عالیقدر میرا پدر عمان شاہ فوت ہوا اور مرجان شاہ میرا برادر بادشاہ ہوا امیدوار ہون کہ مجکو رخصت وطن عنایت ہو تا جا کر اپنی مادر کو دیکھون اور تربت پدر پر فاتحہ پڑھون اگر حیات مستعار باقی ہی تو پھر آونگی سلطان نے فرمایا کہ اے مادر مہربان اب تمہارا اختیار تمہارے فرزند شاہزادہ حیدر کو ہی اگر وہ تمہاری جدائی پر راضی ہو تو کیا مضایقہ ہی ملکہ ہلالہ نے شاہزادۂ حیدر کو طلب کرکے اپنا

[illegible] شاہزادہ عالیقدر جدائی والدہ پر راضی نہوا اور اسی سبب سے ہلالہ کا جانا موقوف رہا لیکن
شام [illegible] بادر شاہزادہ حسن شہید رخصت ہوکے سعد اللہ جانب کوہ ندجام کہ اونکا وطن تھا روانہ ہوئی تمام لشکر
اقطاعیہ اوسکی ہمراہ گیا مظفر بن اقطاع کہ اوس سے قبل گیا تھا بعد ازان مرحوم دریا بار کوچک و دریا بار کلان جسقدر
تھے اونھون سے آکے عرض کی کہ ہم امیدوار ہین کہ ہمکو بھی رخصت وطن عنایت ہو بشرط حیات انشاء اللہ تعالی
ہم حاضر ہونگے شاہزادہ رکن الملک نے وہان دریا بار کوچک کو رخصت کیا اور حاذق نوجوان و رافیل ابن رفائیل
زنگی وغیرہ مردان دریا بار کلان سلطان فلک جاہ سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی الحاصل بعد وفات سلطان
فردوس مکان وہ رونق و جمعیت لشکر ظفر اثر مین باقی نرہی اور خود بخود دلون مین ملال پیدا ہوا اور اکثر سرداران
نامدار رخصت وطن حاصل کرکے چلے گئے اور سلطان نے بھی اونکو رخصت دینے مین مضایقہ کیا جو شخص طالب رخصت
ہوتا تھا اوسکو رخصت دیتے تھے تا اینکہ عرصہ قلیل مین قریب دو لاکھ سوار و پہلوان باقی رہ گئے لیکن جمیع سادات وغیرہ
دلاوران کہ ابتدا سے خروج سے سلطان فردوس نشان کے رفقا تھے مثل سید حسن و سید عبد الصمد
و سید ابو العلا وغیرہ ہر ایک اوس شہریار کے غم مین مبتلا سے آزار ہوا اور اوسی آزار مین دنیا سے رحلت کی اور بعض
رخصت ہوکر اماکنہ مشرفہ کو چلے گئے مجملاً یہ کہ سلطان کے غم والم نے ہر شخص کے دلمین تاثیر کی تھی اور سلطان
قائم الملک بھی شدت غم سے ہمیشہ بیمار رہتے تھے آخر دایم المرض ہوے اکثر درد جگر و درد سر و خفقان مین مبتلا ہو رہتے تھے
اگر شہ مین مس و رفعت ہوتی تھی تو بیس روز بیمار رہتے تھے چنانچہ تا ایام حیات بعد وفات سلطان اسمعیل زندگی
کی اور آخر مین شدت مرض کی ترقی ہوئی چنانچہ مرحوم کا ذکر جواہر سلک ہوگا اب اول چند مقدمونکا ذکر کہ جو
اس سلطان کے عہد سلطنت مین واقع ہوئے سنا چاہیے راویان اخبار و ناقلان آثار نے اسطرح روایت
کی ہے کہ جب جاسوسون نے خبر وفات سلطان و پریشانی لشکر ظفر اثر متواتر خلیفہ بغداد سے بیان کی اوسنے اپنے
وزیر سے صلاح کی وزیر نے کہا کہ اے خلیفہ اولی یہہ ہے کہ ملک مغرب اونکے قبضہ مین رہنے دو اور مصر و شام اونکے
تصرف سے نکال لو جب مصر اونکے تصرف سے نکل آئیگا ملک مغرب کیطرف متوجہ ہونگے خلیفہ کو وزیر کی رای پسند آئی اور

اخشید بن طغج نامی ایک ترک کو کہ بعد مسلمان ہونیکے اوسکا نام محمد اخشید ہوا تھا عمدہ لشکران سے عہد عقد کر دیا اور
جب درمیان راہ کے پہنچا قیدو خان ترک نے کہ اوسکا سپہ سالار تھا عرض کی کہ ای شہریار امیدوار ہون کہ مجکو اجازت دیجیے تا مصر
کو مسخر کرون اور شہر مین آئینہ بندی کر کے تمہاری خدمت مین عریضہ لکہون تا بخاطر جمع آ کے تم تخت پر بیٹھو محمد اخشید
نے یہہ امر منظور کیا اور اوسی جگہہ مقام کیا دوسرے روز قیدو خان ترک کو لباس خاص عنایت کر کے مع چالیس
ہزار سوار کے مصر کیطرف بھیجا قیدو خان نے مصر سے تین منزل پہونچکے ماثور نوجوان کو کہ سلطان کیطرف سے
حاکم مصر تھا نامہ لکہا کہ ای ماثور تو سابق مین خلیفہ کا غلام حلقہ بگوش اور مونس خادم کا ملازم تھا اور اب تو نے
علویون کی اطاعت کہ جو خلیفہ کی مخالف کہلاتے ہین اختیار کی ہے اب چلا آ اور میرے معرفت محمد اخشید
سے کہ بادشاہ مصر ہوا ہے ملاقات کر خلیفہ بہی تیری تقصیر معاف کریگا اور تیرا جان و مال بہی سلامت رہیگا والا تجکو
قیدو خان کہتے ہین جب یہ نامہ ماثور نوجوان کو پہونچا اوسنے جواب مین لکہا کہ ای قیدو خان زہی سعادت
اوس شخص کی کہ آل حضرت ابو تراب علیہ الصلوۃ والسلام کا مطیع ہوا اور حال بد اوس شخص کا کہ جو انکے فرقہ
کا مخالف ہوا اور اپنے پہلوانی و لشکر سے مجکو کیا ڈراتا ہے مجکو خود انتظار شہادت ہے کہ شہادت میرے آقاؤن کی میراث
ہے یہہ جواب لکہہ کے پیغام آور کو رخصت کیا اور خود شہر سے نکل کے ایک منزل پر خیمہ زن ہوا اسطرف قیدو خان
نے جواب نامہ سے مطلع ہو کے کوچ کیا اور مقابل مین وہ بہی خیمہ زن ہوا شب کو دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا
دوسرے روز جنگ ہوئی ماثور خان قیدو خان کی ہاتھ سے زخمی ہوا قیدو خان نے لشکر مخالف کو مغلوب کیا اور
اوس طرف سے اہالیان مصر نے ماثور خان کو شہر مین لیگیا اور مغلوب ہونے سے اہل مصر لشکر ترکان کی تاب نہ لا کے اور
بھاگ کے شہر کا دروازہ بند کیا اور حصاری ہو کے سلطان فلک جاہ القایم بامر اللہ کے خدمت مین عرضداشت
لکہی سرعان مصری عیار ماثور وہ عریضہ لیکے مہدیہ مین آیا اور سلطان کی خدمت مین پیش کیا سلطان
کا حال اول بیان ہوا ہے ہفتہ مین چار روز بیمار رہتے ہین اور دو روز دیوان عام کرتے ہین جب مصر کے حال سے مطلع ہوکے
ماثور کی عرضی سلطان کو چپک شہزادہ اسمعیل کو دیکے کہا کہ ای عزیز بسبب میرا حال اچہا نہین ہے تم اس مقدمہ کی

... شاہ تم ہو اور مجکو اب زندگی گوارا نہین ہی امرا اور ارکان دولت اس بات سی گریان ہوئے
... ادر شاہ ...
... نصیر الدین پدر امیر مجاہد الدین اس مہم کے متکفل ہوے سلطان نے اونکو خلعت خاص عنایت کرکو
... رخصت کیا امیر مجاہد الدین نے قصد کیا کہ اپنے پدر کے ہمراہ جائین سلطان کوچک اونکی جدائی پر راضی نہوے
امیر نصیر الدین نے قبول نکیا اور خود رخصت ہوکے جانب مصر چلے اور راہ کوہستان اختیار کی اور تمام اسباب
ایک جگہہ رکھکے بطریق قضاقان روانہ ہوے جب تک انکی داستان آئی اب دو کلمہ اور سنئے
کہ جب دوسرے روز سلطان فلک جاہ آکے تخت پر بیٹھے ایک پیادہ گرد آلود نے آکے مجرے گاہ سے مجرا کیا
سلطان کوچک نے کہ اپنے پدر کے پہلو مین تخت پر بیٹھے تھے اوس سی پوچھا کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہے
اوس نے کہا کہ اے شہریار ملک فیروز حاکم فیروزان کا مین غلام ہون اور عبد اللہ میرا نام ہی ملک فیروز نے
خدمت عالی مین عریضہ بھیجا ہی سلطان کوچک نے باختیار فرمایا خیر النا و شر الاعدائنا اور عریضہ اوس سی لیکر
دیکھا اوسمین لکھا تھا کہ ای سلطان فلک جاہ گردون بارگاہ یہی عبد اللہ کہ غلام کا عیار اور غلام ہی ایکروز بطریق
بالادوے فیروزان سے پانچ منزل باہر گیا تھا ایک لشکر عظیم اسکو معلوم ہوا سنئے جب دریافت کیا تو وہ لشکر
قیس ابلیس کا تھا کہ جسنے اپنے کو نجم الحق خطاب دیا ہی اور ضلالت امت پیغمبر پر کمر باندہی ہی اور ارادہ
گیری رکھتا ہی تمام کوہستان جنوب کو مسخر کیا ہی اور لشکر گران فراہم کیا ہی یہہ حال سنکے غلام نے خدمت عالی
عریضہ لکھا کہ مبادا وہ کافر اس شہر کیطرف بھی ارادہ کرے اور یہان کوئی پہلوان نہین ہی کہ اوسکا مقابلہ کرسکے
اور غلام کے بسبب پیری کے حواس درست نہین ہین کسی پہلوان یا سردار کو بھیجیے تا کہ وہ اس شہر اور مسلمانون کی
محافظت کرے سلطان کوچک نے یہہ عریضہ باآواز بلند پڑہا اور سب نے سنا سید امجد داماد ملک فیروز
معہ اپنے پسر امیر معظم الدین کی سلطان سے رخصت ہوکے فیروزان کیطرف روانہ ہوے اب اوس
حرامزادی یعنے قیس ابلیس کا حال سنئے کہ اوس ملعون نے کیا کیا جسوقت کہ اوس مردود الہی نے جابل شاہ
کو جسطرح کہ سابق ذکر ہوا قید کرکے متوجہ تسخیر کوہستان جنوب ہوا اپنے بصرف زر اور علم سحر سے تمام کوہستان

والوشا کو مسخر کرکے مذہب لاکہہ سوار کے جمعیت بہم پہونچائی مردم کوہستان سے جس شخص کو عقلمند دیکہتا تہا اوسکو
مذہب یہود مین لاتا تہا اور اپنے مافی الضمیر سے اوسکو مطلع کرتا تہا اور قسیس کی مافی الضمیر کا اوس پر ذکر ہوچکا ہے
اور جس شخص کو نادان دیکہتا تہا اور سمجہتا تہا کہ اس سے میرا راز آشکار ہوگا اوسکو ظاہر مسلمان کرتا تہا
لیکن یہی دین تعلیم کرتا تہا کہ امام ششم اسمعیل ابن جعفر علیہ السلام کو جانو اور مہدی منتظر سلطان
کو سمجہو اور جس شخص کو دین یہود تعلیم کرتا تہا اوس سے کہتا تہا کہ بظاہر تم بہی یہی دین اختیار کرو اسیطرح تسخیر
ملک کرتا ہوا جاتا تہا تا اینکہ ایک شہر مین دریاے شور کے کنارے پر پہونچا کہ وہ شہر ترسایان مشہور تہا جہان
آباد اوسکا نام تہا ملک محیط زرین کلاہ اوس شہر کا حاکم تہا لشکر گران اور پہلوان بہی اوسکے پاس تہے
قسیس نے اوس شہر کے پاس پہونچکے خیمہ برپا کیا اور ملک محیط کو اپنے دین کی دعوت کی ملک محیط نے
اوسکو گالیان دین آخر نوبت جنگ آئی ملک محیط کا ایک پہلوان سپہ سالار شتہاج دریا نشین
نامی نہا وہ میدان مین آیا اوسطرف سے اکراج کوہ نشین و انجاب کوہ نشین و اقتال کوہ نشین
و مصاق سنگ زن وغیرہ میدان مین گئے اور تین روز کے جنگ مین سب شتہاج کے ہاتہ سے زخمی ہوے
تسویل تیغ زن نے کہ قسیس نے اوسکو بادشاہ لشکر کیا تہا آرزوے جنگ کی اور میدان مین آیا بعد جنگ اوسکے
کشتی شروع ہوئی بعد کوشش بچار ساعت شتہاج نے تسویل پر قبضہ کی کمر زنجیر پکڑکے اوٹہالیا قسیس
یہ حال دیکہکے قاہ قاہ ہنسا لوگون نے چاہا کہ ہم جنگ کرین لیکن اوس ابلیس نے سبکو منع کیا اور طبل بازگشت زدہ
ہوگیا محیط و شتہاج پر زر نثار کیا وقت شب ملک محیط نے تسویل کو طلب کرکے کہا کہ اے دلیر تجکو باین زور و قوت
کیا لازم تہا کہ تخت سے اوترکے میدان جنگ مین آئے اور اپنے کو ذلیل کرے اور وہ تمہارا پنجہ اتحق کرتے تمکو بادشاہ
کیا تمہاری گرفتاری کے وقت ہنستا تہا اینچہ دین ست و اینچہ آئین ست تسویل نے کہا میری پشت
بسبب نظر کردگی امام قوی ہے بالفعل و سے اسمین مصلحت دیکہی ہوگی اور مقدمہ زور و قوت مین فیل انسان سے
زور آور ہے لیکن انسان سے افضل نہین ہو بعد اوسکے ملک محیط نے اوس سے کیفیت دین اسلام استفسار کی

تسویل نے بطریق اجمال ذکر بعثت سید عالم اور حقیقت [illegible] دین اسلام بیان کی [illegible] جب نوبت کلام یہانتک
پہنچی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا [illegible] کہ میری امت مین تہتر فرقے ہونگے مگر اونمین سے ایک ناجی
ہے اور تا حال مذاہب مسلمانان ہندوستان [illegible] مین ہین ازانجملہ جمیع دوستان اہلبیت [illegible] ملائے جاتی ہین لیکن نجم اسحق پر
مقدمہ امامت مین ایسا ظاہر ہوا ہے کہ مہدی آل محمد ابو القاسم محمد تھا [illegible] ی تھا مگر وہ اور اوسکی اولاد ظاہر اس
عقیدے سے [illegible] انکار رکھتے ہین اور اپنے کو بادشاہ جانتے ہین نام [illegible] ملک محیط نے کہا کہ جب خود اونکو یہ دعوے
نہین ہے تو تمکو کیا لازم ہے کہ زور اون پر افترابندی کرتے ہو [illegible] تسویل نے کہا کہ امام مصلحت وقت نہین دیکھتا ورنہ
وہ بیشک امام ہے اور نجم اسحق اوسکا نظر کردہ ہے اور [illegible] امام نجم اسحق کیجانب ہے اور زبان اور دونکیطرف ملک محیط
نے کہا کہ اس بات کو دل قبول نہین کرتا تسویل نے کہا [illegible] نے نجم اسحق سے معجزات دیکھے ہین ہین کیونکر باور نکرون
القصہ بعد اس جواب وسوال کے تسویل کو تو [illegible] کیا لیکن آخر شب قسیس ابلیس بزور علم سحر تینون آدمیونکو
یعنے محیط و ششتاج و تسویل کو اپنے خیمہ [illegible] مین لیگیا اور ششتاج و محیط کے ہاتھ تو نکو عالم سحر سے بے قابو کردیا اور
بسبب سحر کے بیہوش بھی تھے بعد از [illegible] ان اوس حرامزادے نے لباس زہد و تقوے پہنا اور سجادے پر بیٹھ
کے اور تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین [illegible] ایک اسم پڑہا کہ تینون آدمی ہوش مین آئے تسویل اس امر کو عین کرامت
و معجزہ تصور کرکے اوس ملعون [illegible] کے قدم پر گرا اور وہ دونو بیچارے حیران تھے تسویل نے کہا تمنے معجزہ امام اور اوسکے
نظر کردہ کی کرامت دیکھی [illegible] تینون نے کچھ جواب نہ دیا لیکن قسیس نے کہا کہ اے ملک محیط و اے ششتاج دلاور کیا غرور تمہارا
دلونمین پیدا ہوا تھا [illegible] ورنہ فی الواقع تمہارا غلبہ تھا لیکن اب فضل امام سے کیونکر مغلوب ہوے اور مجکو تائید امام سے زور
ہوتا تو بیشک [illegible] میرا حال ایک جنگ مین تباہ ہوتا اب اس دین کو قبول کرو تا تمہارے واسطے دعا کرون کہ تمہارے
ہاتھ کھلیں [illegible] القصہ اس مکر و فریب سے اونکو مذہب مین لایا اور ملک محیط صدق دل سے اوس ملحد کا معتقد
ہوا [illegible] اوس طریق کی مسلمانی اونسے تعلیم کی وہ قبول کی اور سبب اسکے کہ مسلمان سحر نہین جانتے اور سحر کافرونکا شیوہ ہے اوس
[illegible] اوس ملعون کا راز فاش نہوا القصہ تمام مردان ملک محیط نے اوسکی اطاعت قبول کی اور ملک محیط کا خوف جان و

بدنہاد کا اعتقاد ہوا کہ اپنی دختر کو کہ جو کہ حسن و جمال مین عدیم المثال تھی اوس سراپا ضلال سے عقد کر دیا اور
اوس ملعون سے ایک دختر رشک قمر پیدا ہوئی اور اوسکا طالع افروز نام رکھا اور وہ دختر حسن و خوبی
مین اپنی مادر سے دہ چند تھی اور عقل و فہم و فراست حق تعالی نے اوسکو عطا کیا تھا قیس ابلیس
نے شہر محیط آباد کو اپنا دار الاقامت قرار دیا اور اطراف مین جس جگہ حال آبادی سنتا تھا وہان
جاتا تھا اور بطریق مذکورہ بالا اون لوگون کو اپنی اطاعت مین لاتا تھا چند سال اسیطرح گذری ایک روز
تسویل نی خلوت مین اوس سی کہا کہ ای نظر کردہ امام و ای نجم الحق مین امیدوار ہون کہ جناب امام
مین میرے واسطے رجوع کرو تا قدرے سحر ازور زیادہ ہو اور جس روز شتہاج نے مجکو گرفتار کیا تھا مجکو بہت
خجالت ہوئی تھی حیف ہی کہ تجھہ ایسا پیشوا موجود ہو اور سحر ازور کم ہو اوس لعین نی اس امر کو قبول کیا اور کہا
کہ مین امام سے رجوع کرونگا دیکہون کیا حکم ہوتا ہی القصہ وقت شب کتاب سحر کہ جو گورک سے ملی تھی اوسکو
نکال کے دیکہنا شروع کیا اور اوس عمل کو دیکہا کہ جس سے انسان کا زور زیادہ ہو سکتا تھا غرضکہ دوسرے
روز تسویل کو طلب کرکے کہا مبارک ہو کہ امام نی تیرا زور زیادہ کیا اور مجکو ایک عمل تعلیم فرمایا ہی مین اوسکو
بجا لاؤنگا اور اوس کی سبب سے تیرا زور زیادہ ہوگا اور فصاد کو طلب کرکے اوس احمق کے دونون بازون
کی ہفت اندام سے قریب دو سیر کے خون لیا اور چند اسم سحر اوس پر دم کرکے اوس خون کو ایک جگہ دفن کیا اور ایک سال
تک اوس پر ایک اسم سحر پڑہ کے پہونکا اور اغذیہ مقوی اور فواکہ بہی تسویل کو کہلانا شروع کیا بعد ایک سال
کے وہ خون نکالا کر مہاسے سرخ اوس مین موجود تہین قیس نے اوس مین ادویہ دیگر داخل کرکے اک معجون تیار کرکے
چالیس روز تک تسویل کو کہلائی مثل مشہور ہے کہ جادو برحق ہی اور اوسکا کرنے والا کافر القصہ اوس
کافر مین اس عمل سے بہت زور پیدا ہوا بعد اسکی دوسری مرتبہ خون لیا اور اوس پر ایک اسم سحر پڑہ کے اوسکے
ملاتا کہ وہ روغن تن ہو گیا اور ایک شمشیر بہی اوسکی واسطے تیار کی جب یہ عمل تمام ہوا ایک روز اوس
شتہاج سے مقابلہ کرایا تسویل نی شتہاج کو شل کر دیا اور دیکہا شتہاج کو اس امر کا رشک ہوا اور قیس کے

کے سامنے بہت گریہ وزاری کی اور اوس ملعون نی ششتہاج کیواسطے بہی ایک عمل سحر کرکے اوسکو
بہی زورآور کیا لیکن ششتہاج کا زور تشتویل کے زور سے کم تہا بعد ازان اپنے پدر زن کو بادشاہ لشکر کیا اور
تشتویل کو سپہسالار دست راست کرکے پہلوان جہان اوسکو خطاب دیا اور ششتہاج کو سپہسالاری
دست چپ دیکر رستم جہان اوسکا خطاب مقرر کیا بعد ازان دفعتہً جابلستان پر لشکر کشی کی جابل شاہ
سلطانکے حکم سے ایک فرسخ شہر سے باہر گیا اور اوس حدود مین بسبب اسم اعظم کے کہ بموجب بشارت
شیخ وحیدالدین قدس سرہ کے سلطان نے اوسکا پانی دم کیا ہوا بطور حصار کے چہڑکا تہا اوس
کافر کے سحر نے اثر نہ کیا لیکن جنگ درمیان مین آئی ایک دوسرے پر غالب نہوا اور وہ شہر قسیس لعین
کے قبضہ مین نہ آیا قسیس سمجہا کہ یہان کوئی ایسا کام ہوا ہے کہ جسکے سبب سے سحر کام نہین کرتا وہان سے
پہر کے پہر میلا آباد مین چلا آیا لیکن جاسوس مقرر کیے تہے جس وقت جابل شاہ مرگیا جبلان کو دیکہکر سلطان
کی خدمت مین عریضہ لکہکر مجبول بن جابل شاہ کو طلب کیا جاسوسون نے یہ خبر اوس کافر کو پہونچائی اوس
حرامزادے نے شب کو لشکر مجبول پر شبخون مارا اور اوسکو قید کرلیا بعد ازان جبلستان سے چار فرسخ
پر مقام کیا جبلان یہہ خبر سنکے شہر سے نکل آیا اور چار فرسخ پر آنکے جنگ کی تشتویل نے ایک روز کی جنگ
مین اوسکو بہی گرفتار کیا دوسرے روز قسیس ابلیس نے بطور جبلستان کو بے جنگ تسخیر کیا
کیونکہ کوئی جنگ کرنے والا شہر مین نہ تہا القصہ جب بار دیگر جبلستان کو اوس کافر نے مسخر کیا اور جمعہ کی
جامع مسجد مین جاکر منبر پر آواز بلند سے خطبہ کہا ای مسلمانو آگاہ ہو کہ کسیکو اسکا گمان نہ تہا کہ تشتویل جبلان
پر غالب ہوگا اور اوسکو باین آسانی صدر زمین سے اوٹہالیگا مگر یہہ اوسکی دین کی حقیقت اور امام کی مدد سے
اگر جبلان شاہ اور جابل کا دین برحق ہوتا تو بیشک امام اوسکی مدد کرتے اکثر حمقا نے اوسکے قول کو
تسلیم کیا اور ایک جماعت اوس ملعون کے ہواخواہون مین سے اس شہر مین بہی تہی اونہون نے اوس
کافر کے قول کی تصدیق کی لیکن قلیل لوگون نے کہ اپنے دین پر ثابت رہے تہے اونہون نے خوف جان و

ناموس سے ظاہر اوس کافر کی اطاعت کی اور وہ لعین بعد مین ایک سال اوس شہر مین رہ کر بارد گر مجید آباد کی
طرف متوجہ ہوا اور شہر سے چار فرسخ پر پہونچ کے ایک عمل سحر مین مشغول ہوا اور عرصہ ایک سال مین اوس
عمل کو تمام کر کے ایک تابوت بنایا اور اوس تابوت کو میدان مین رکھکے اول مجبول بن جابل شاہ کو کہ
مقید سحر تھا طلب کر کے اپنے دین کی نسبت سی صفتین اوسکی بیان کی اور اوسکو اپنے مذہب کی طرف ہدایت
کی مجبول نے اوسپر لعنت کی قسیس لعین نے اوسکو تابوت مین رکھا اور تابوت خود بخود پیدا
کر کے نظر مردم سے غائب ہوا اور وہ لعین اثناے عمل خوانی مین گاہے گاہے شہر مین بھی جاتا تھا اور اوسکی
کہنے سے ایک حجرہ فولادی بنایا تھا وہ تابوت اوس حجرہ مین گیا اور کچھ لوگ کہ حکم قسیس سے اوس
حجرے کے نگہبان تھے اونہون نے مجبول کو تابوت سے نکال کے اوس حجرے مین قید کیا اور پھر تابوت
قسیس کے پاس آکے حاضر ہوا اوس کافر نے اسی طریق سے جیلان کو بھی اوس تابوت مین رکھکے اوس
حجرے مین بھیجا اور کہا کہ امام نے موکلان غیب تعین کئے ہین اور فرمایا ہے کہ جو کوئے تیرے دین سے مخالف ہو
اور تیرے ارشاد پر راضی نہو اوس سے حرب کر کے اوسکو اسی تابوت مین ڈال کے قید کر بعد ایکسال کی
اگر وہ قبول نکرے پھر اوسکو قتل کر تمام لوگ مثل بید کے کانپنے لگے بعد ازان قسیس کوچ کر کے نواحے
کوہستان فیروزان مین پہنچا اور عبد اللہ غلام ملک فیروز نے اوسکو دیکھ کے اپنے آقا کو خبر کی
تہی اور اوسی سلطان کی چند متین مر اجنہ لکا ماتھا اور سید امجد و امیر معظم الدین خصت ہو کر روانہ ہوئی تھی جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے

اب اس ملحد کی داستان یہان موقوف رکھی جاتی ہے اور حال فوسک کافر کا بیان ہوتا ہے

راویان اخبار و ناقلان آثار اس طرح بیان کرتے ہین کہ جسوقت شہران بن ایمان افسر تقیہ
مین دال اور پرستیز یعنے اقطاع خونریز کے ہاتھ سے شکست کہا کے کوہستان سخت نام
کیطرف گیا اور اوس جگہ اپنی او رسے ہم صحبت ہوا جیسا کہ مہدی نامہ مین ذکر ہوا ہے اور یہ بھی بیان ہو چکا ہے
کہ ابو الجوشن ذجا کے شہران سے ملاقات کی اور اقطاع عبد العزیز سے تاج و تخت لیکے چلا گیا

عبید العزیز بادگر افریقیہ مین تخت پر بیٹھا زن ابو الجوشش کے بطن سے کہ بشراکت شمران ایک پسر
پیدا ہوا تھا اور اوسکی چشم پر بہت خروس غضب الہی سے کور کی تھی چنانچہ ناظرین والاتمکین کو یاد ہوگا کہ یہ
تمام حال صدر مہدی نامہ مین بالتفصیل بیان ہوچکا ہی مگر حاجت بیان نہین ہی اس خوف سے کہ ابو الجوشش
اوستاد شمران مشہور ہی اور اوس سے یہ نمک حرامی عمل مین آئی مبادا عبید العزیز اس سبب سے
کچھ اذیت پہنچاے بھاگنے کی فکر مین ہوئی چونکہ اوس قحبہ کو بغیر مرد کے ایک شب بھی قرار نہ تھا لہذا
قوم ملی مین سے ایک شخص ابو الحکیم نامی کو اس کام کیواسطے مقرر کیا تھا اور وہ ابو الجوشش کے
سامنے جسوقت مین کہ اوسکو ثروت نتھی آتا تھا اور شمیرا ہی زن ابو الجوشش کو خواہر کہتا تھا ابو الحکیم
اوسوقت شہر افریقیہ مین سپاہ گری کرتا تھا اور مشہور تھا شمیرا نی ابو الحکیم کو طلب کرکے کہا کہ اسے
یار جانی اگر ہوسکے تو مجھکو یہان سے کہین لیچل ورنہ عنقریب بادشاہ ہماری خانہ بربادی کریگا ابو الحکیم
شبا شب شمیرا کو معہ اوس طفل کے کہ اوسوقت مین ایک برس کا تھا لیکے نکل گیا اور بیرون افریقیہ
ایک دیہہ مین کہ سرانہ اوسکا نام تھا اور اوسکا مکان بھی اوسی دیہہ مین تھا لیگیا اور قدرے نقد و جواہر بھی
اوسکے ہمراہ تھا القصہ ابو الحکیم نے شمیرا کو معہ اوسکے پسر ابو یزید کے اوس دیہہ مین پوشیدہ کیا اور خود افریقیہ
مین چلا آیا دوسرے روز ہنگامہ ہوا کہ شمیرا زن ابو الجوشش بھاگ گئی یہہ خبر عبید العزیز کو بھی پہنچی عبید العزیز نے لوگ تعینات
کیے اوسکا گھر ضبط کیا اور کسیقدر تلاشش بھی کی جب کہین سراغ نہ معلوم ہوا خاموش ہو رہا اور یہہ
گمان ہوا کہ ابو الجوشش و شمیرا دونون واصل جہنم ہوے لیکن ابو الحکیم نے اوس قحبہ کو اپنے مکان مین
رکھا اوسکا پال کرتا تھا اور اوس سے ہم صحبت ہوتا تھا یہانتک کہ ابو یزید پلید کی عمر تین برس کی ہوئی
اور ایسا صاحب ذہن تھا کہ جو کچھ سنتا تھا فوراً یاد کرلیتا تھا لیکن اوسکی طبع ناپاک شرارت کیطرف مایل تھی
الا اوس عمر مین آزار علت ابنا مین مبتلا تھا اور اپنے ہم سنون مین اس علت سے مشہور تھا جب وہ اوسکا
سن پانچ برس کا ہوا ابو الحکیم نے اوسکو مکتب مین بٹھایا ہر نکتہ شرارت بہت جلد یاد کرتا تھا

اور جب مکتب سے فرصت ہوتی تھی تو اہل ہمسایہ کو ایذا دیتا تھا اور گویا دل شیطنت منزل ویسکا ایک مزرعہ
تھا تخم ہاے عداوت اہل بیت علیہم السلام سے جب وہ دوازدہ سالہ ہوا ایک شب خلوت مین ابو الحکیم سے کہا
کہ جو کچھ باور ابو یزید سے کرتی ہو وہی ابو یزید سے بھی کرو والا لوگون سے کہونگا میرا مال کہا یا ہے
بلکہ بادشاہ سے بھی جاکر فریاد کرونگا ابو الحکیم نے بھی چونکہ فاسق تھا خوف زدہ ہو کے کہا کہ مین
اپنی سعادت جانتا ہون القصہ وہ حرامزادہ کبھی بادیان پر زین باندھتا تھا اور کبھی اوسکی بچھیری پر سوار ہوتا
تھا اپنے شمشیر اور اوسکی سپر دونون کی خبر لیتا تھا اور ابو الحکیم پشیم بھی عداوت اہل بیت مین اپنا ثانی
نہ رکھتا تھا ایک شب ابو یزید کو اپنے پدر و شوہر کے پاس گیا اور اوسکو گریان دیکھکے کہا کہ اے ابو الحکیم
تجکو کیا ہو گیا ہے اوسنے کہا کہ ای فرزند بہ گہر مین کیون نہ گریہ کرون کہ زمانہ دون نے مغرب زمین کو علویونکے
اختیار مین کہ جو دشمن آل مروان ہین دیدیا اور محمد مہدی عادی کو افریقیہ پر مسلط کیا اور تیرے پدر شمران
و ابو الحکیم پشیم اوس ذلت سے جہنم واصل ہوے اس سبب سے مین گریہ کرتا ہون ابو یزید نے کہا کہ اے
ابو الحکیم خاطر جمع رکھ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ میری تیغ علویونکی گردن پر ہوگی ابو الحکیم نے ہنس کے اوسکے
لب کا بوسہ لیا اور کہا کہ اے نابرخوردار یہ حال تجکو کیونکر معلوم ہوا اوسنے کہا کہ شب کو مینے خواب مین دیکھا
کہ گویا مین خرابات مین پہر رہا ہون ناگاہ ایک مرد نے میرا ہاتھ پکڑا اور دوسرے مرد کے پاس لیگیا مینے اوس سے
پوچھا یہ کون ہے اوس نے کہا کہ تیرا جد ابن ملجم ہے لیکن جب ابن ملجم نے مجکو دیکھا آگے طلب کر کے مجکو
شراب پلائی اور آپ بھی پی بعد ازان مجسے فعل شنیع کیا جب ہم دونون فارغ ہوئے مین نے کہا کہ
کہ اے جد بزرگوار مجکو اپنے قدرت دے کہ علویون پر مجکو دسترس ہو اور اون کو مین قتل کرون ہنس کر
کہا تجکو پہچانتا ہے کہ مین کون ہون مینے کہا مین جانتا ہون کہ میرے جد ابن ملجم ہو اوسنے کہا نہین بلکہ ابلیس
ہون کہ تیرے جد کی صورت سے تیری مطالب برآری کی مینے کہا کہ یہ قباحت ہوئی اوسنے کہا کچھ قباحت
نہین ہوئی تو میرا برادر ہے اور خاطر جمع رکھ کہ ایک جماعت علویون کی تیرے ہاتھ سے بھی قتل ہوگی

ابو الحکیم اس بیان سے خوش ہوا اور اوسی وقت بسبب خوشی کی اوس سے فعل بد کیا القصہ بعد چندی شمیرا
بیمار ہوکے جہنم واصل ہوئی بعد اوسکے ابو الحکیم ابو یزید سے دفع عداوت کرتا تھا آخر ابو الحکیم بھی
بیمار ہوا ایک روز ابو یزید کو ہمراہ لیکے شہر مین آیا اور جس مکتب مین جن لڑکون کو سبق
درس دیتا تھا اون سے ملاقات کرکے کہا کہ مین اگر واصل جہنم ہوں تو تم میرے اس پسر کو کہ بیٹے اسکو
خوب تربیت کیا ہی بجائے میرے سمجھنا سب نے قبول کیا الغرض ابو الحکیم بھی بعد چندے کے واصل جہنم
ہوا اور ابو یزید بالاستقلال مکتب دار ہوا اور اسی نام سے شہرت پائی لیکن اوس حرامزادی نے اس کسب مین
کمال پیدا کیا اور قریب چار سو طفل کے اوس ملعون کے مکتب مین آنے لگے جب افریقیہ مین سادات کی
حکومت تھی اس ملعون نے اپنے کو مخفی کیا تھا اور ظاہر الطور اہل سنت وجماعت کی تھا اور باطن مین پیران
ہای مین کو اپنے سے متفق کرتا تھا اور پیران مسلمان کو بہر طور اذیت پہنچاتا تھا بلکہ اگر قابو پاتا تھا تو زہر سے اونکو
ہلاک کرتا تھا عرصہ سال مین قریب دو سو طفل مسلمانان کو قتل کیا بعد ازان افریقیہ سے نکلا اور اطفال ملحدین سے
کہا کہ میرا ارادہ خروج ہی جسوقت میری خبر خروج سننا فوراً اپنے کو مجھہ تک پہنچانا کہ تمہاری ترقی درجات میرے
ضمن متابعت مین ہے اور مین تمہارے دشمنون سے قصاص لونگا اور اس حرامزادی کو معلوم ہوا تھا کہ
کوہستان شام مین ایک گروہ ملحدونکا ہی کہ اونکو سنگ دل کہتے ہین اور اون کے سردار کا
حارث سنگدل نام ہی اور نہایت زبردست پہلوان زمان ہی ابو یزید علم نجوم بھی جانتا تھا اپنا رونق کار اوس
ملک مین سمجھ کے کوہستان شام مین گیا اور آبادی سنگدلون مین پہنچا ایک شہر بھی اونکا تھا اور اوس شہر
کا حارقیہ نام تھا اور اوس شہر مین نشتر اتنی مکان تھے روز جمعہ کو ابو یزید مسجد جامع مین گیا حارث بھی نماز
کیواسطے آیا جب خطبہ پڑھنے کا وقت آیا جو اوس مسجد کا خطیب تھا اوسنے قصد کیا کہ منبر پر جاوے ابو یزید
جلدی کرکے بالائے منبر گیا اور بغیر پڑھنے حمد ونعت کے بنی امیہ کی تعریف شروع کی اور حاکم شام سے تا مروان
ہر ایک کی جدا جدا التعریف کی خصوصاً مروان کی سب سے زیادہ تعریف کی چونکہ اوس نے سنا تھا کہ حارث سنگدل

اولاد مروان سے ہوا حاصل ایسا خطبہ پڑہا کہ حارث وغیرہ سنگدلون کے واسطے زنگ دورہوا حارث نے بعد
نماز نامقبول کے ابویزید سے بعزت تمام حال پوچھا ابویزید نے کہا مین ابوالجوش اوستاد شمران کا بیٹون
حارث سنگدل اون دونون ملعونونکے حال سے مطلع تہا یہ سنکر اوٹھا اور ابویزید سے معانقہ کیا ابویزید
نے کہا مینے ان راتون مین اپنے جدابن ملجم اور جد شمران شمر اور تمہارے جد مروان کو خواب مین دیکہا اور اون تینون
نے عالم واقعہ مین مجھسے کہا کہ تجھکو مینے امام کیا او رقتل ابوترابیون پر تیرے کمر باندہی کوہستان شام مین جب
اور حارث ہی کہ آج پہلوان و کثرت لشکر مین اوسکا مثل نہین ہی ملاقات کرکے خروج کرکہ تمام علویونکی
مرگ تیرے ہاتہ سے مقرر کی گئی ہی یہہ باعث تہا کہ مین تیرے پاس آیا حارث نے اوسکے ہاتہ کو بوسہ
دیا اور جو کچہہ اوسنے کہا قبول کیا تمام مردم کوہستان شام نے اوس سے بیعت کی حارث کو اوسپر
از حد اعتقاد ہوا کہ اپنی زوجہ تک کو اوس سے مخفی نہین کیا اور وہ حرامزادہ بہی اوسپر عاشق ہوا جب حارث
کو یہہ حال معلوم ہوا اپنے زوجہ کو اوس ملعون کی حوالے کیا اور کہا کہ میری عین سعادت ہی کہ امام آل مروان
میری زوجہ کو قبول کرے القصہ ایکسال میں سب لوگ اوسکے معتقد ہوے اور اوس حرامزادے نے
چند سال مین اطراف و نواحی شام کو تسخیر کرکے آخر ایک لاکھ پچاس ہزار سوار کی جمعیت سے خروج کیا اور نواحی
شام مین آیا اوس وقت مین امیر فیروز پدر امیر جلال الدین وہان کی حاکم تہے عیار امیر مذکور کا ایک حبشی
اوسکا نام تہا اوس کافر کی خبر امیر سے بیان کی امیر متوجہ ہوکے تیاری مین مشغول ہوے مردم شام
بہی اکثر ملحد تہی اور تقیہ مین بسر کرتے تہے یہہ خبر دریافت کرکے سب اوس ملعون کے لشکر سے ملحق ہوے
اور ہر روز اوسکا لشکر زیادہ ہوتا تہا اور امیر فیروز کے لشکر مین خوف پیدا ہوتا تہا اور دلاور رونے لگتے تہے
کہ اسے نامدارون بعد سلطان زندگی ہمپر ناگوار تہے اور اب جو یہہ لشکر آیا ہی مجکو ایسا گمان ہوتا ہی کہ میری
شہادت اہل شہر کے ہاتہ سے واقع ہوگا اور ان میں جعفری کہتے تہے یا امیر یہہ کیا فال ہے کہ آپکی زبان
پر جاری ہوتی ہی امیر نے کہا مینے ان ایام مین خواب دیکہا ہی کہ میری ریش سفید میرے خون سے سرخ ہوگئی

اب اوسطرف کا حال سنئے کہ ابویزید نے حارث کو تخت پر سوار کیا تھا اور خود اسپ پر سوار ہوتا تھا
القصہ جب شام سے دو تین منزل پہونچے ابویزید کے حکم سے اس مضمون کا نامہ امیر فیروز کے واسطے
لکہا گیا کہ ای امیر فیروز اگر دین ملحدین کیطرف تجکو رغبت ہی میرے پاس چلا آ ورالا شام کو خالی کر اور جسطرف تیرا
جی چاہی چلا جا کہ مجاورت تیرے یزید کا تجہے لطف نہین ہی لیکن ایک درم خزانہ سے اپنے ہمراہ نہ لیجانا ورالا تجکو اختیار ہی
جب نامہ امیر فیروز کو پہونچا جواب نامہ مین بعد حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی لاکہہ گالیان نام بنام لکہہ کے
لکہا کہ اے ملعون نابکار جو کچہ تجہسے ہو سکے اوسمین تقصیر نکرنا مین بہی موجود ہون جب جواب ابویزید
کو پہونچا اوسنے جواب دیکہہ کے کہا کہ اوسکے اجل دامنگیر ہوئی ہی اوسکے بعد کوچ کر کے پیشتر روانہ ہوا
امیر فیروز بہی معہ اپنے لشکر کے شام سے نکلا قریب چالیس ہزار سوار یمنی اوسکے ہمراہ تہے اور وہان
بارہ امرا بہی امیر فیروز کے ہمراہ آے تہے کہ جنکے نام یہہ ہین حنظلہ و سفیان و خبیل و تقول و طفیل
و اخشم وغیرہ اور ان امرا نے ایکشب جمع ہو کے باہم مشورہ کیا کہ جب تک محمد مہدی قید حیات مین
تہے زمانہ علویون سے موافق تہا اب بہتر یہہ ہے کہ ہم ابویزید کو نامہ لکہین کہ تو فلان شب مستعد و تیار رہنا
اور اول طبل جنگ بجانا ہم اوسی شب تاوہین پہنچنے کے امیر فیروز کو قتل کرینگے اور تو اونکے لشکر پر شبخون مارنا
ایک شب مین یہہ سب قتل ہونگے غرضکہ باہم یہہ مشورہ کر کے مخفی ابویزید کو نامے لکہے وہ ملعون یہہ نامے
دیکہہ کے خوش ہوا اور بعد دو تین روز کے طبل جنگ بجایا اور اپنے لوگون کو واسطے شبخون کے تیار
کیا اور اوس جانب امیر فیروز اپنے بارگاہ مین بیٹہے تہے کہ امرائے ملحدین نے کج بحثی شروع کی حنظلہ
نے کہا اے امیر فیروز ابویزید لشکر کردہ یزید و مروان ہے اوس سے جنگ کرنا خوب نہین ہی امیر فیروز
حیران ہوا کہ یہہ لوگ کیا کہتے ہین سفیان نے کہا کہ اب دور دور مروانیان ہی خبیل نے کہا کہ ہم اوسکی تاب
جنگ نہین لا سکتے طفیل نے کہا بعد سالہا سال کے خدا نے ہماری آرزوئین پوری کین امیر فیروز ان
باتون سے مبہوت ہو کے فرمایا کہ ای نابکاران منافق اگر زمانہ مین مروانیون کا پہر دور ہوگا پہر وہ قتل ہونگے

اورنکو تو مین ابھی حکم دیتا ہون کہ پارہ پارہ کر ڈالین ہنوز یہہ بات امیر فیروز نے تمام نہ کی تھی کہ حنظلہ نے تلوار ماری
چونکہ امیر بے سلاح تھے زخم خفیف لگا اوسی حالت مین امیر نے جو نیمچہ کہ تخت پر رکھا تھا اوٹھا کے منہیب پایا
جب تک حنظلہ اپنی جگہہ سے حرکت کرے ایسا نیمچہ مارا کہ اوسکا سر جدا ہو گیا سفیان نے بھی ایک زخم تیغ
امیر کے شانہ پر لگایا امیر نے اوسی نیمچہ سے اوسکو بھی قتل کیا غلغلہ عظیم بارگاہ مین بلند ہوا سعد یمنی و
سعید یمنی و ناصر یمنی و مظفر یمنی و عبد اللہ یمنی وغیرہ سرداران یمن تلوارین کھینچ کے اون ملعونین پر دوڑے
اور وہ اٹھارہ آدمی جو کہ ارادہ کرتے تھے کہ امیر کو قتل کرین اور ہر وقت امیر کو تلوارین مار کے مجروح کرتے تھے
امیر بھی اونسے جنگ مین مشغول تھے باوجودیکہ وہ ملاعین زیر پیراہن سلاح پہنے تھے مگر جب امیر کا نیمچہ اونکے سر پر
پہونچتا تھا فوراً دو حصہ کر دیتا تھا تا انکہ اون ملاعین سے آٹھ آدمی امیر نے اپنے ہاتھ سے جہنم واصل کئے اور
چار یا پانچ آدمیون کو سعد وغیرہ نے قتل کیا لیکن قریب دو سو زخم کے بدن امیر پر بھی پہونچے تھے لیکن
شامیان بیگانہ کہ اون مقتولون کے نوکر تھے امیر اور دلاورون پر حملہ کیا اسی درمیان مین ابویزیدیہ مذکور نے
موافق قرارداد شامیون کے شبخون مارا اور غلغلہ لشکر مین بلند ہوا سہیل یمنی نے یہہ خبر لشکر مین بیان
کی کہ ابویزیدیہ نے شبخون مارا یمنیون نے امیر فیروز سے کہا کہ اے شہریار آپ اپنے جراحت کا معالجہ کیجیے امیر نے
فرمایا جواب مین مشتاق شہادت ہون میرا گھوڑا لاؤ ہر چند لوگون نے منع کیا لیکن امیر نے قبول نہ کیا بلکہ بے سلاح مرکب پا
[illegible] آکے شامی اور ابویزیدیون نے امیر فیروز اور یمنیون کو گھیر لیا حاصل
[illegible] کہتے تھا لیکن ایسا تردد کیا کہ اگر رستم و افراسیاب زندہ ہوتے تو اونکا
حلقہ غلامی اپنے کانون مین ڈالتے اور امیر فیروز نامدار بار زروے شہادت ایسی شمشیر زنی کرتے تھے کہ مریخ خونریز تمام
اوس تماشے سے انگشت بدندان تھا قریب پانسو لعین کے امیر نے اپنے ہاتھ سے جہنم واصل کئے آخر ایک لعین کے
سنان نیزہ سے کہ اوسکا زیاد بن خارجہ نام تھا امیر گھوڑے سے گر پڑے اور ملعونین نے اونکا سر مبارک بدن سے جدا کیا
اور اونکی روح مطہر بہ بال شہادت پرواز کرکے ریاض جنت مین پہونچی انا للہ وانا الیہ راجعون تمام لشکر مین قتل ہو گیا

اور بہاگے کہ امیر بہاگ گئے تھے دوسرے روز اوس کافر نے اونکو بہی شہید کیا اور شام سادات کی تصرف سے
نکل گیا مگر بار دگر صاحبقران روزگار شہزادہ معز الدین نصرت شعار کی توجہ سے مومنونکے تصرف مین آئیگا سہیل
کہینچ چار سو آدمیونکو لیکر بہاگا اون چار سے آدمیون نے راہ افریقیہ اختیار کی اور سہیل نے اسقدر کیا کہ لاش
اور سر امیر فیروز کا چہرا لگیا اور اپنے دو شہزادی اسلام تک لیجا کر دفن کیا اور خود اونکے قبر پہ فقیر ہوکر بیٹھا

اب دو کلا احوال شہادت مآل امیر نصرت قرین امیر نصیر الدین دلاور کے عرض کرتا ہون

ایخدمت بادشاہ دیانتگاہ و القائم بامر اللہ سے رخصت ہوکر جانب مصر روانہ ہوئے اوپر بیان ہوا ہے کہ تمام اسباب و مال
ہمراہ لیکے راہ کوہستان سے بطریق قزاقی روانہ ہوئے تھے اوس وقت پہنچے کہ قیدوخان نے مصریون پر یورش
کیا تھا اور قریب تھا کہ شہر کو فتح کرے مصری درگاہ قاضی الحاجات مین مناجات کرتے تھے کہ یکایک درہ کوہ سے
امیر نصیر الدین کا لشکر نمودار ہوا امیر دلاور حال دریافت کرکے قیدوخان کے لشکر کیطرف متوجہ ہوئے اور
قتل و غارت شروع کی قیدوخان یہ حال دیکھکے ہمرا اور امیر مذکور کا معارض ہوا دو پہر تک باہم جنگ ہوئی آخر
امیر نصیر الدین دلاور نے شمشیر جان شکار سے اوسکے سر مرکب چار پہر کالہ کیا مصریون نے یہ حال دیکہکے
طبل شادی بجایا اور دروازہ شہر کہول کر امیر عالیقدر کی ملازمت کی لشکر ترک قتل ہوا اور اکثر اسیر ہوئے اور اکثر
بہاگ گئے بعضون نے امیر کی اطاعت کی امیر نصیر الدین شہر مین داخل ہوئے اور ماثور جوانمرد کو دیکہا اوسکا
زخم بسبب تیغ زہر آلود قیدوخان کے قابل علاج نتہا اور اوس مومن کا حال ہر روز بدتر ہوتا تھا اج کہ امیر
نصیر الدین اوسکے دیکہنے کو گئے اوسکو حالت نزع مین پایا امیر نصیر الدین اوسکی حال پر آبدیدہ ہوئے
ماثور جوانمرد نے آنکھ کہولی خدمتگارون نے فریاد کی کہ ای امیر ماثور سلطان فلک جاہ نے امیر نصیر الدین
کو بہیجا اور اونہون نے تمہارے دشمن کو دفع کیا یعنے قیدوخان کو قتل کیا ماثور نے آہستہ سے کہا کہ تنہا میرا دشمن نتہا
بلکہ تمام اہل اسلام کا دشمن تہا اور یہ مژدہ سبکو واسطے ہے اور مین تو نفس شماری کرتا ہون دو تین ساعت سی
زیادہ میری زندگی نہین ہے یہ کہکے امیر نصیر الدین کے ہاتہون کو بوسہ دیا اور ادائے شکر کرکے کہا کہ میری عرض

نیاز مندی سلطان فلک جاہ وغیرہ بزرگونکی خدمت مین عرض کرنا امیر نے کہا بشرط حیات و ملاقات لیکن
امیر ماقور مین سلطان فردوس مکان کی ملاقات کا سب سے زیادہ مشتاق ہون ماقور نے کہا خدا تمکو اپنے
حفظ مین رکھے بعد اسکے کہا کہ مجکو آرزو ہے کہ ایکبار دیدۂ فراق دیدہ میرے فرزند شکر مصری اور سعدان بن عدان
اور اونکے پدر کے دیدار سے روشن ہوتی مگر یہ امر میسر نہوا امیر نے کہا خدا تمکو صحت عنایت کرے البتہ اونکو اردوے
معلی سے طلب کر سکتے ہین القصہ امیر رخصت ہوکے اپنے خیمہ مین آئے اور دوسرے روز ماقور نے انتقال کیا
ور اس حاکم عادل کا مصر مین عجب ماتم برپا ہوا امیر نصیر الدین یہ خبر سنکر با دیدۂ گریان اوسکے جنازے پر گئے
اور نماز مین شریک ہوکے بیرون مصر اوسکو دفن کیا اور مقبرہ عالی بنانے کا حکم دیا لیکن اس جانب عمروان
قیدوخان شکست کہاکے باحال خراب محمد اخشید کے پاس پہنچا اور تمام حال بیان کیا اخشید نہایت برہم ہوا
اور لشکر کی تیاری کرکے کوچ کیا ایک شخص بغداد سے اخشید کا وزیر ہوکے آیا تھا اور مکر و تزویر مین اپنا نظیر نہین
رکھتا تھا اشعث بغدادی اوسکا نام تھا اوس نے خلوت مین اخشید سے کہا کہ یا امیر ؏ نبرد دلیران
تو کم دیدہ ٭ جہان خویشتن را پسندیدہ تم نہین جانتے کہ امیر نصیر الدین کیسا دلاور ہے قیدوخان دلاور
کو اوسنے کس آسانی سے قتل کیا اور تم اسطرح جانتے ہو یہ کام تدبیر سے ہوگا نہ شمشیر سے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ
جاکے ظاہرا امیر نصیر الدین سے ملاقات کرو اور کہہ کہ مینے علویونکی اطاعت اختیار کی اور اپنا عقیدہ موافق تمہارے
عقیدے کے درست کیا اور ماقور جو امیر مصر تھا مرگیا تمکو چاہیے کہ اردوے معلی مین داخل ہو آخر کسیکو حاکم مصر کروگے
مجہی کو حاکم مصر کرو خلیفہ کیطرف سے ہمنوا سلطان کیطرف سے ہوا امیر نصیر الدین جو امرد ہے البتہ اس امر کو
قبول کریگا بعد ازان ضیافت مین اوسکو زہر دیجیو اوسکے شر سے ایمن ہونا اور میرے پاس ایسا زہر ہے کہ مثل
اوسکے عالم مین نہین ہے ایک ذرہ اوسکا دس آدمیونکو کفایت کرتا ہے اخشید نے کہا کہ یہ امر جوانمردی کے خلاف
ہے کیا میرے پاس پہلوان دلاور نہین ہین اشعث نے کہا مین جانتا ہون کہ حبیب توشنگ کو قتل کرا لیگا اوس
وقت میرا کہنا قبول کریگا القصہ اخشید حدود مصر مین پہنچا جاسوسون نے یہ خبر امیر کو پہنچائی امیر نے

فرمایا آئی ورونداے نا بزرگ ست الغرض اول نامہ و پیام ہوا آخر جنگ کی نوبت آئی شب کو طبل جنگ
بجا دوسری روز صف آرائی ہوئی الکوس ایلچی اخشید کیطرف سے میدان مین آیا امیر نصیر الدین
نے جاکے بعد رد و حملات معہ مرکب اوسکو چار پرکالہ کیا بعد اوسکے ملکوس آیا وہ بہی قتل ہوا ارقاس
و مغیلہ و سہراب بہی قتل ہوئے غرضکہ عرصہ تین روز مین بیس پہلوان نامی امیر نصیر الدین نے قتل کیے
اخشید کی نظر مین عالم تاریک ہوگیا خلوت مین اشعث سے کہا کہ اے وزارت پناہ مجہسے غلطی ہوئی
کہ تیرے صلاح سے کام نہ کیا جو کچہ تونے فکر کی تہی اب اوسکو عمل مین لانا چاہیے اشعث نے ہنس
کے کہا ع آنچہ دانا کند کند نادان ولیک بعد از قبول رسوائی اور اوسی شب وہ مکار نابکار امیر نصیر الدین
کی خدمت مین آیا اور اخشید کیطرف سے بزبان عجز آمیز سخنان مذکورہ بالا بیان کیے امیر جوانمرد نے
قبول کیا لیکن فرمایا کہ مین سلطان کی خدمت مین عریضہ بہیجتا ہون اور یہہ حال اوسمین مندرج کرتا ہون
جو کچہ ارشاد ہوگا اوسپر عمل کرونگا اشعث نے کہا بہت مناسب ہے کیونکہ اوس حرامزادیکو اور یہی
منظور تہا القصہ بعد پیام جانبین کے اخشید اپنے ہاتہہ رومال سے باندہ کے امیر نصیر الدین
کی خدمت مین آیا امیر نے اوسکی کمال عزت کی اور اوسیوقت اس مضمون کا عریضہ سلطان فلک جاہ
کی خدمت مین روانہ کیا کہ محمد اخشید نے جب اوسکے پہلوان قتل ہوئے غلامی سادات اختیار کی اور صوبہ
مصر کا سرکار والاسے خواستگار ہے اس امر مین کیا حکم ہوتا ہے بعد اسکی وفات ماثور اور جو کچہ حال تہا
وہ بہی اوسمین مندرج کرکے سرعان کے ہاتہہ روانہ کیا بعد اسکے اشعث و اخشید نے الفت سے آمیز
صحبت گرم کی اور اکثر اوقات اخشید امیر کے ہمراہ دسترخوان پر شریک طعام ہوتا تہا اور دو بار
خود بہی امیر کی ضیافت کی ایک شب امیر نے خوابمین دیکہا کہ ایک باغ سبز و خرم ہے اور اوس باغ
کی اکثر عمارت زمرد و مینا سے مرصع ہے امیر نصیر الدین اوس باغ مین سیر کنان ایک عمارت تک پہنچے
پہنچا بالائی حوض ایک تخت زمرد نگار دیکہا اور اوس تخت پر ایک صنم سبز پوش با زیور زمرد نگار

کمال خوبی وزیبائی سے بیٹھی تھی امیر نصیر الدین نے عالم واقعہ مین اوسکو دیکھا اور ہزار جان سے اوسکا عاشق
و مبتلا ہوا اوس نازنین نے بھی امیر کو سلام کیا اور بعزت تمام طلب کرکے کرسی مرصع پر امیر کو بٹھایا اور کہا خوش آمدی
وصفا آوردی سے بیا کہ منظر چشم من آشیانہ تست کرم نما و فرود آکہ خانہ خانہ تست پ امیر جاکے کرسی پر
بیٹھے جب اندک صحبت گرم ہوئی امیر نے قصد کیا کہ اوسکے پہلو مین بیٹھین بے اختیار فرمایا کہ اے نازنین یہ کیا
مروت با اینہمہ عنایت و مہربانی کہ تمنے مجھہ دلدادہ کے حق مین فرمائی مجکو جدا کرسی پر بٹھایا کیا قباحت ہوگی کہ مجکو
تخت پر اپنے پہلو مین جگہ دو نازنین نے کہا اے شہریار ایک چیز مانع ہے اور وہ تمہارا لباس سفید ہے
اگر مثل میرے تمہارا بھی لباس سبز ہوتا تو بہتر ہوتی امیر نے فرمایا اس مقام مین میرے پاس پوشاک
سبز نہین ہے تم مہربانی کرکے پوشاک سبز ابھی سرکار سے مجکو منگا دو نازنین نے کہا اول حمام مین تشریف
لیجاؤ امیر اوٹھ کے حمام مین گئے جب حمام سے نکلے پوشاک طلب کی خواصون نے کہا کہ
پوشاک ابتک گنجینہ سے نہین آئی ہے ہنوز امیر نے کہا کہ ان کو [illegible] ایک کنیز نے کہا کہ تمہاری پوشاک اشعث بغدادی
وحشتی [illegible] نہین ہوا اسی اثنا مین امیر خواب سے بیدار ہوئے اور اس واقعہ سے حیران تھے دوسرے روز
یہ واقعہ فراموش ہوگیا اور اوسی روز [illegible] آکے عرض کیا کہ اے امیر آج غلام کی مہمانی قبول کرے امیر
نصیر الدین نے قبول کیا اور خیمہ مین گئے تمام سردار بھی ہمراہ تھے آخر بعد سکینہ رقص کے طعام حاضر ہوا
اور اوسمین شیوا اشعث ملعون نے افشری مین زہر قاتل ملا کے نذر امیر کیا اوس دلاور کے دل وجگر مین
درد شدید پیدا ہوا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا اور رنگ بھی سبز ہونا شروع ہوا اور غشی طاری
ہوئی اور اوس غشی مین اوسی نازنین کو دیکھا کہ امیر کا سر اوسکی گود مین ہے اور مہربانی کرکے کہتی ہے
کہ یا امیر اب تم فارغ البال ہوئے باہم صحبت ہوگی کہ تشویش دنیا سے تمنے نجات پائی اور ابو القاسم
سے بھی ملاقات کروگے بار دیگر امیر نے آنکھ کھولی اور حال سلام کرکے فرمایا کہ اے اشعث و اے
اشعث [illegible] اپنے کو تمنے جہنم مین ڈالا اور مجکو بہشت مین بھیجا [illegible] کہکے کلمہ پڑھا اور جان بحق تسلیم کی

سرداران امیر نے ملحدین کو قتل کیا اور خود بھی شہید ہوے لشکر مین بھی باہم دیگر جنگ ہوئی لیکن چونکہ لشکر
اسلام مین سردار نہ تھا جلد شکست کہائی اور جمع کثیر درجہ شہادت پر فیضیاب ہوے مصریون نے بھی
ناچار ہوکے اونکو شہر مین دخل دیا لیکن اسقدر کیا کہ امیر نصیر الدین کو بعزت دفن کیا اور وہ ملاعین بھی متعرض
نہوے القصہ بار دگر مصر خلیفۂ بغداد کی تصرف مین آیا اور وہان کی حکومت محمد اخشید کے نام مقرر ہوے اور اونکو
آل اخشید و سلاطین مصر و دمشق کہین گے چنانچہ آخر مین دمشق بھی اخشیدیون پر مستقل ہوگا
اور باقی بیہدہ داستان معز نامہ مین ضمن داستانہائی صاحبقران کشورستان معز الملک والدین
کے مذکور ہوگی دختر شعث وزیر کافور نامی غلام اخشید سے منسوب ہوگی اور اوس سے ایک حرامزادہ دیگر
پیدا ہوگا کہ جابجا معز نامہ اوسکے ذکر سے ملوث ہوگا اور اوس ملعون کا نام جمشید خود پرست ہوگا اور بعضون
نے نادر جمشید مین اختلاف کیا ہو القصہ جب سرعان مصری امیر نصیر الدین مسموم شہید کا عریضہ اردوی
معلی مین لایا اور سلطان کی خدمت مین پیش کیا امیر مجاہد الدین شاد ہوے اور سلطان فلک جاہ
نے عریضہ کو دیکہکے جواب مین لکہا کہ بینے اختیار مصر اوس عالیقدر کی رای پر رکہا جو کچہ مناسب ہو وہ کرو سرعان
نامہ لیکے روانہ ہوا لیکن خود بخود اوسکا دل طپان تہا اور خواہمہا سے پریشان دیکہتا تہا تا اینکہ منزل ہفتم مین
لشکر شکست خوردہ امیر نصیر الدین سے ملاقات ہوئی جب سرعان کو حال معلوم ہوا آہ جگر سوز
دل پر درد سے کہینچ کے بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا اہل لشکر سے کہا تم جاکے سلطان کی خدمت مین حقیقت
عرض کرو اور مین اپنا روے بحش نہ دکہاونگا یہہ کہکے ایکطرف روانہ ہوا دیکہئے اب اوسکی داستان
کب آئی لیکن اون لوگون نی آگی اپنے گریبان چاک کئے اور فریاد کرکے اپنا حال بیان کیا اوسیوقت لشکر
شکستہ امیر فیروز بھی آیا اور احوال فتنۂ ابو یزید بیان کیا عجب ماتم اور طرفہ غلغلہ بارگاہ مین برپا ہوا
سلطان کو چاک گریبان ہوے اور امیر مجاہد مین اور امیر جلال الدین نے گریبان چاک کئے اور
سر پر خاک ڈالی سلطان کو چاک ذی تخت سے اوترکے اونکو گلے لگایا اور کہا کہ ای برادران عالیقدر

وہ ای دلاوران نامور تمہاری پدر درجۂ شہادت پر فائض ہوئے اور اونکو راہ شہادت مین حضرت امام حسن مجتبیٰ
و حضرت امام حسین شہید کربلا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمتین اقتدار حاصل ہوا ہے اونکی سعادت تم گریہ
وزاری مکرو تمہاری پدر سلطان عالیجاہ ہین اور برادر کوچک تمہارا مین ہون دونون دلاورون نے
سلطان کوچک کے قدم پر سر رکھا اور بہت تعریف کی اور دونون دلاورون نے عزم کیا کہ جا کر اپنے
پدر کے قاتلون سے انتقام لین امیر جلال الدین نے شام کا قصد کیا اور امیر جمال الدین نے مصر کا ارادہ
کیا اب حال شداد سنیے کہ جب شداد خوب بحال ہوا نفیس اخرم نے ایکروز اوسکو طلب کرکے ایک
شمشیر اوسکو دی اور کہا کہ اس شمشیر کی قدر کرنا کہ ستر سال شکم اژدہی مین اسکے آہن نے پرورش پائی ہے
اس سبب سی اژدر دم اسکا نام ہے چونکہ تجکو سادات کشی کا گمان تیری طرف ہے اس سبب سے یہ شمشیر
تجکو دیتا ہون اور اوس نفیس نے قریب پچاس ہزار سواران ملحدین کے جمع کیے تھے اور چاہتا تھا
کہ ارشن آباد کو جاسے کہ ایک خط ابویزید کا اوسکو پہونچا اور اوسکا یہ مضمون تھا کہ جاسوسون سے
تجکو معلوم ہوا کہ اہل یمن نے ارادہ خروج کیا ہے تم ارشن آباد جاؤ اور شنیدہ یہان اپنا امام الملحدین
لقب مقرر کیا ہے اور ایک دستہ شام کو امان سے روانہ کیا تھا اور امیر جلیل الشان نے انکا ملعون بیٹا ابو فیروز
کو قتل کیا پس اوس کی یہ ہے کہ پہلوان زمان بھی اپنے کو جہان تک پہونچا سکے کہ باتفاق یکدیگر بیخ و بنیاد ملحدین کی
کندہ کرون اگر تم نہ آوگے تو مین خود اکیلا ... مشہور ہو دل ایک مشورت بند گروہ را ہو پراگندگی آرزو
انبوہ راہ القصہ جب نامہ پڑھا شداد نے شام و ارشن آباد کے مقدمہ مین مشورہ کیا ہر شخص ایک
بات کہتا تھا لیکن اوسکی مادر ملعونہ نے شام کے جانیکا مشورہ دیا اور وہ کافر پچاس ہزار سوار کی
جمعیت سے شام کیطرف روانہ ہوا ابویزید کو خبر پہنچی تین منزل پر اوسکا استقبال کرکی بعزت تمام اوسکو
لایا حارث سنگدل نے بھی اوس سے ملاقات کی ابویزید نے شداد کی حارث کی بہت تعریف کی
اور اوس کا حسب ونسب بیان کیا دوسرے روز ابویزید نے تخت پر بیٹھکے دس عدد کرسی سامنے

یمین و یسار تخت کی بچھا ئین سابق مین حارث دست راست بیٹھتا تھا اب کہ شداد آیا یہ صلاح ہوئی کہ حارث
دست چپ بیٹھے اور شداد کی کرسی دست راست ہو یہ خبر حارث کو بھی معلوم ہوئی برہم ہو کے لوگون
لوگون سے کہا کہ مجھسے غلطی ہوئی کہ مینے ایسے شخص کو بادشاہ کیا اور آج اوسنے میری جگہہ دوسرے کو دی
یہہ ہرگز نہو گا ملحدین نو اوس کے ربد نہادسے اسقدر اعتقاد بڑھا یا تھا کہ حارث کو بلا کے کہا کہ اے حارث
امام الملحدین کے حق مین ایسا نہ کہہ کہ جو کچھ وہ کرتا ہے یزید و مروان و ابن ملجم کے حکم سے کرتا ہی حارث
یہہ سنکے خاموش ہوا اور ابو یزید نی بھی اوس روز حارث کو طلب کیا دوسرے روز اوس کا فرنے
اپنے دلمین ایک خواب تجویز کر کے حارث کو طلب کیا اور کہا کہ شبکو عالم واقعہ مین سلاطین بنی امیہ نے
مجھ چاوہ کیا اور کہا کہ شداد ہمارا نظر کردہ ہے اور اگر حارث باور نکرے تو اوس سے کشتی لڑے جو غالب ہو وہ
کرسی سپہ سالاری دست راست پر بیٹھے حارث چونکہ اپنے زور پر کمال مغرور تھا یہہ بات بدل رضا قبول
کی اور معرکہ کشتی تیار کر کے دونون مین کشتی شروع ہوئی تمام روز کشتی ہوئی آخر روز شداد نے حارث
کو زمین پر مارا طرفین سے غلغلہ ہوا اور حارث نے شرمندہ ہو کے شداد کی ہاتھہ کو بوسہ دیا ابو یزید
نے دونونکو خلعت دیا بعد چند روز کے سامان لشکر درست کر کے دو لاکھہ سوار کی جمعیت سے کہ سب ملحی تھی
جانب ار الملاک منسوب سادات کیطرف روانہ ہوے راہ مین جس قریہ و قصبہ مین پہونچتی تھی تحقیق کرتی تھی
اگر وہ قریہ ملحدین نہوتا تھا تو اوسکو قتل و غارت کرتے تھے اور ہرگز رحم نہ کرتے تھے ہر چند بعضے اوس
جان سے اوس بیدولت کی ملازمت بھی اختیار کرتے تھے لیکن وہ قبول نکرتا تھا اور اونکو قتل کرتا تھا
اب اس حرامزادیکا ذکر موقوف کر کے دو کلمہ اوس ولد الزنا کے کہ جسنے امت محمدی کی گمراہی
پر کمر باندھی تھی بیان کرتا ہون راویان اخبار بیان کرتے ہین کہ جسوقت قسیس ابلیس نے وقتا بالو
علم سحر سے دلاوران اسلام کی قید کیواسطے تیار کیا اور اوسکا نام تابوت پران رکھکے تسخیر ملکات کا متوجہ
ہوا اور رسوائی گمراہی امت خاتم الانبیا کے اوس کا فکر اور کچھ منظور نتھا اور اس ضمن مین اگر قسطل

وزارت کا اتفاق ہوتا تھا اوسمین مضائقہ نہین کرتا تھا اور ظاہرا ہر وقت نام سلطان مغفور بلفظ امام
ورد زبان کیا تھا اور ہر وقت سواری اوس مرتد ملحد کے ہزار آدمی با تیغ برہنہ دست راست تخت کی
یا امام کہتے ہوئے چلتے تھے اور وہ حرامزادہ کمال مسخرگی سے چار فیل پر تخت روان باندہ کے سوار ہوتا تھا
اور اس طریق سے ہر روز دو فرسخ راہ طے کرتا تھا اور شوبیل ذلیل کو کہ علم سحر سے اوسکو صاحبقران لشکر
کیا تھا ایک شمشیر بھی سحر سے تیار کرکے اوسکو دی تھی اور اوسکو نصیحت کی تھی کہ جب لشکر سے کوئی سردار
میدان مین آئے اوسکو اس شمشیر سے قتل کرنا اور اگر پہلوان آوے تو اوسکو بزور قوت اسیر کرنا تا تابوت
پران مین اوسکو ڈال کے قید کرون شاید وہ راہ پر آئے اور اوس سے ہمارے دین کی رونق زیادہ ہو
اور اسی طریق سے قطع مسافت کرتا ہوا چلا آتا تھا تا اینکہ قریب شہر فیروزان پہنچا اول ملک فیروز
کو نامہ لکھہ کے اپنے دین اختراعی کی حقیقت اوسمین مندرج کی اور عدم قبول دین مین تہدید لکھی جب
نامہ ملک فیروز کو پہنچا نہایت برہم ہوئے اور کہا کہ وہ نابکار عجب موذی ہے کہ ایسا نامہ لکھکے لوگونکو
اونکی دین سے اپنے مذہب باطل کیطرف دلالت کرتا ہے جو کچھ اوس سے ہوسکے اوسمین وہ تقصیر
نکرے اور مین اردوے سلطانی مین عریضہ لکھتا ہون امروز یا فردا کوئی سردار وہان سے میری
مدد کو آئیگا اور نہایت برہمی سے جواب نامہ لکھکے اوس ملعون کو بھیجا قیس لعین جواب نامہ
ملک فیروز سے نہایت برہم ہوا اور کہا کہ ہر چند مین چاہتا ہون کہ یہہ باطل پرست دین حق اختیار
کرین مگر وہ قبول نہین کرتے اور خواہ مخواہ راہ مبہم اختیار کرتے ہین اور مین اس امر پر مامور ہون
کہ دین حق کو رواج دون لیکن وہ ہرگز قبول نہین کرتے البتہ مین اونکو سزا دونگا یہہ کہکے کوچ کیا
اور قلعہ فیروزان کے برابر پہنچا ملک فیروز نے بھی اوسکی برابر صف کشی کی قیس نے ہرچند
ملک فیروز کو فہمایش کی مگر اونہون نے قبول نکیا آخر طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی
ہوئی حمید فیروزانی کہ سرگروہ لشکر فیروزان تھا میدان مین آیا اور اوسطرف سے قیس جوش

بن طہروس محیط آبادی میدان مین آیا باہم جنگ ہوئی آخر حمید نے جبر جوس کو شمشیر سے قتل کیا اور دو تین آدمیون کو اوس کافر کے لشکر سے نوبت بنوبت قتل کیا بعد اسکے طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنے اپنے قیام گاہ پر چلے گئے امیر فیروز نے اوس نامدار کے سر پر زر نثار کیا اور نہایت خوش ہو کے دلاورون سے کہا کہ خدا کرم ہے اگر تنہا مین اس لشکر سے سمجھ لون اور سلطان کی مدد کا محتاج نہون تو نہایت خوب ہو اوس جانب قیس نے اپنے خیمہ مین آکے لوگون سے کہا کہ ارباب دین باطل کس قدر خوش ہونگے کہ تین چار آدمی اونہون نے میرے لشکر کے قتل کئے اور یہہ نہین جانتے کہ امام کی نظر توجہ میری طرف ہی اور نظر قہر اونکی طرف یقین ہی کہ بہت جلد مستاصل ہون بعضون نے کہا کہ ای نجم الحق اب تو ہمارے لشکر سے لوگ قتل ہوتے ہین پھر قتل امام کب ہوگا اور تم نظر کردہ امام یعنی اشتویل کو کیون نہین بھیجتے اوسنے کہا یہہ سب حکم امام پر موقوف ہی کہ وہ دیر گیر و سخت گیر ہی اور اوس حرام زادی کو اس حرکت سے یہہ منظور تھا کہ اول بعض میری لشکر سے قتل ہون بعد ازان اگر پیش رفت نہوا تو اشتویل کو میدان مین بھیجتا وہ تحکم کرے القصہ چند روز جنگ موقوف رہی تا اہل اسلام سمجھے کہ یہہ ملاعین ڈر گئے آخر ایک شب پھر طبل جنگ بجا اور دوسرے روز صف کشی ہوئی شتاج محیط آبادی کہ کہا جا اور ان باغیون کو قتل کر شتاج نے حمید کے مقابل جا کے بعد رد و حملات اوس شمشیر سے کہ جو اوسکے واسطے سحر سے تیار کی تھی اوس مومن کو شہید کیا ملک فیروز بسبب رنج کے طبل بازگشت بجا کے چلا گیا دوسرے روز سید امجد و امیر معظم الدین کے آنے کی خبر ملک فیروز کو معلوم ہوئی اوس ملعون سے کہلا بھیجا کہ جو میرا سپہ سالار تھا وہ تو شہید ہوا اب چند روز کی مہلت دی تا کہ میرا فرزند میرے پاس آئے اوس ملعون نے کہلا بھیجا کہ مینے مہلت دی اگر میری طرف عنایت امام ہی تو سب باغیون کو زیر و زبر کرونگا اگرچہ سب فرزندان

امام ہون اگر مین حق پر ہون تو سب کو اپنے دین مین لاونگا اور جو سرتابی کریگا اوسکو سزا دونگا تا کہ روح امام مجھسے خوش ہو القصہ سید امجد و امیر معظم الدین کا خود ملک فیروزی نے استقبال کیا اور اونکو بعزت اپنے لشکر مین لایا اور زمانہ ناہنجار اور اس کافر غدار کا گلہ کیا الغرض بعد دو تین روز کے اول قیس نے انکو نامہ لکھا اور جواب مین گالیان سنین آخر طبل جناب بجا جب دونون لشکر صف آرا ہوے اکراد کوہ نشین اوس کافر کے حکم سے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا اور قیس لعین کا یہ قاعدہ تھا کہ جسکو وہ حکم کرتا تھا وہی میدان مین جاتا تھا کوئی اپنی طرف سے ارادہ میدان نہین کرتا تھا الحاصل جب اکراد بہادر نے میدان مین آکے حریف طلب کیا سید امجد نے ارادہ میدان کیا امیر معظم الدین نے اونکو منع کیا اور کہا کہ ای پدر بزرگوار جب تک مین زندہ ہون آپ ارادہ میدان نہ کیجیے القصہ امیر بذکور میدان مین آکے ہم نبرد ہوے اکراد نے کہا ای سید زادہ عالی قدر نجم الحق نائب امام تمکو دعا کہتا ہی اور کہتا ہی کہ حیف ہی تم سید ہو کے اپنے آبا و اجداد کے طریقہ کو ترک کرو اور جس خاندان مین کہ امامت مستقل ہوئی ہو تم اوس خاندان کو سلطنت سمجھے کے مرتبہ امامت کو گراو بہتر یہ ہی کہ بعد سید الصادقین علیہ السلام کے اونکے پسر بزرگ امام اسمعیل کو امام جانو اور اسیطرح نسلاً بعد نسلاً اونکی فرزندون کو امام جانو اور ابو القاسم محمد مہدی بن عبد اللہ کو خاتمۃ الائمہ اپنا مہدی تصور کرو اور میرے پاس آو جو تمھارا مطلب ہوگا مین اوسکو روا کرونگا اگر اسکے خلاف کروگے تو تمھارا خون تمھاری گردن پر ہی روز قیامت مین مجھپر باز پرس نہین ہی امیر نے کہا بات اس ای مردود خدا قیس کو کب اسکی لیاقت ہوئی کہ وہ امام ہوا اور امام نے اوسکو اپنا نائب کیا وہ ایک ملعون ہی کہ بسبب عداوت جبلی کے چاہتا ہی کہ امت محمد کو ضلالت مین ڈالے و حالا زبان بہ بند و بازو بکشا کہ حرب کیواسطے آیا ہی یا نصیحت کیواسطے اکراد کو ناگوار ہوا اور نیزہ اوٹھایا باہم نیزہ وری شروع ہوئی

امیر معظم الدین نے طعن پنجم مین نیزہ اوسکے ہاتھہ سے بدر کیا اور تیغ بازی مین اوس کی
تیغ کو توڑ ڈالا آخر کشتی کی نوبت آئی امیر معظم الدین نے اندک تلاش مین اوسکو گرفتار کر لیا بعد
اوسکے چار آدمی اور اوس ابتر کے لشکر سے آئے اور امیر نے اون سبکو بھی گرفتار کیا شام کو
طبل بازگشت بجا لشکر اسلام مین نہایت خوشی تھی اور ملحدین مین ماتم تھا لیکن قیس لعین نے
اہل لشکر کو تسکین دیکے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو امام اس امر پر قادر ہے کہ اپنے لشکر کے اسیرونکو
نجات دی آخر اوس ملعون نے بزور علم سحر اپنے کو لشکر اسلام مین پہنچایا اور اپنے لشکر کے قیدیونکو
نجات دیکے اپنے لشکر مین لے آیا اور اون لوگون کو بیہوش کیا تھا جب وہ لوگ ہوش مین آئے
وہ اپنے کو لشکر مین دیکھ کر خوش ہوے اور قیس کی ملازمت کو گئے اوس لعین نے ظاہرا اونسے
پوچھا کہ تم نے کیونکر نجات پائی اونہون نے کہا ہمکو یہ حال نہین معلوم مگر اسقدر معلوم ہے کہ دفعتا
بیہوشی ہم پر طاری ہوئی جب ہم ہوش مین آئے ہین اپنے کو لشکر مین پایا اوس لعین نے کہا
کہ امام نے عالم واقعہ مین مجھسے فرماکے تمکو نجات دی یہ خبر دونون لشکرون مین منتشر ہوئی
اور جہال کی زیادتی اعتقاد کا باعث ہوا عجب غلغلہ اوس ملعون کے مذہب کا اقصای مغرب مین
بلند ہوا قیس ابلیس نے سید امجد و امیر معظم الدین سے کہلا بھیجا کہ تمنے معجزۂ امام دیکھا
کہ اپنے پہلوانون کو کسطرح نجات دی سید امجد وغیرہ نے فرمایا کہ بیشک ابلیس علیہ اللعن نے
اوسمین حلول کیا ہے اور اوسکا رفیق ہے یا وہ حرام زادہ ساحر ہے اور غالب ہے کہ اوسنے کسی عیار کو
بھیجکے اونکو منگا لیا اور یہ ہے اوسکی جواب مین کہلا بھیجا قیس نے برہم ہوکے طبل جنگ کا حکم
دیا دوسرے روز طرفین سے صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین قیس نے نستویل سے
کہا کہ میدان مین جا اگر امیر معظم الدین تیرے مقابلہ کو آئے اوسکو اسیر کرنا کیونکہ وہ جوان ہے شاید راہ
آئے اور اوس سے رونق دین حق زیادہ ہو اور اگر سید امجد آئے تو اوسکو شمشیر قاطع سے قتل کرنا

کہ تمام عمر اوسکی ضلالت مین گذری ہے اب اوسکا راہ راست پر آنا مشکل ہے بلکہ اورون کو بھی ضلالت
مین ڈالے گا ع مردن اوز زیستن بہتر بہ تسویل لعین نے قبول کیا اور بشوکت تمام میدان مین آکے
حریف طلب کیا اوس روز سید احمد نے کہا کہ ای فرزند میرا قصد ہے کہ آج مین میدان مین جاؤن امیر
معظم الدین نے قبول نکیا اور کہا کہ جبتک مین زندہ ہون کیا مناسب ہے کہ آپکو میدان مین بھیجون یہہ
کہکے میدان مین گئے اور نعرہ کیا اور رجز پڑہا بعد رجز خوانی ہم نگاور ہوئے القصہ بعد ہمزبانی نیزہ بازی
شروع ہوئی امیر نیزہ کو ریتے اوس مرتد کے ہاتھہ سے بآسانی نیزہ بدر کیا تیغ بازی شروع ہوئی جس وقت
کہ تسویل کو حریف کا قتل کرنا منظور ہوتا تھا دوسری تیغ سے جنگ کرتا تھا الغرض تادیر تیغ بازی
ہوئی آخر دونون کی تلوارین مثل آرہ ہو گئین امیر معظم الدین نے اوسکا گریبان پکڑا اور ایک شبانہ روز
بازار کشتی گرم رہا آخر الامر دوسرے روز صبحکو اس جانب سے قنطیس نے ایک اسم سحر پڑہا اور اوسطرف
تسویل نے امیر عالی قدر کی کمر زنجیر پکڑ کے زور کیا ہر چند امیر معظم الدین نے لنگر قائم کیا مگر بسبب
سحر کے کچھہ نہو سکا اور اوس حرامزادے نے امیر کو زمین سے اوٹھا لیا اور اوسی طرح ہاتھہ پر علم کئے
ہوئے قنطیس کے سامنے زمین پر رکھہ دیا قنطیس نے اوس نابکار کو قید کیا دونون لشکرون مین عجب
شور و شغب بلند ہوا قنطیس کی محبت و اعتقاد سست نہیونکے دل مین جاگیر ہوا بلکہ آہستہ آہستہ
مردمان لشکر اسلام سست عقیدہ بھی وقت بوقت جاتے تھے اور اوس ملعون کے لشکر مین شریک
ہوتے تھے اور بعضی کہ عقل سے بہرہ نہ رکھتے اوس حرامزادہ کو راست گو جانتے تھے اور وہ کافر بھی
زر و جواہر سے بوجہ احسن تالیف قلوب کرتا تھا القصہ جب امیر معظم گرفتار ہوئے لشکر اسلام کا عجب
حال تھا اور اوسطرف قنطیس ابلیس طبل بازگشت بجوا کے اپنی بارگاہ مین آیا اور لباس بزم پہن کے
تخت پر بیٹھا تمام امرا حاضر ہوئے اوس لعین نے امیر معظم الدین کو طلب کرکے تخت کے روبرو کھڑا کیا
اور کہا یا امیر معظم الدین قصہ نوح علیہ السلام تمکو یاد ہے کہ پسر نوح با بدان بنشست خاندانش

نبوتش گم شد ٭ تم بھی اوسی جملہ سے ہو امیر نے فرمایا ای کافر غدار بخدا اگر تجھہ مین کچھہ بھی لیاقت ہوتی
تو مین تیرے واسطے یہہ شعر پڑھتا شعر سگ اصحاب کہف روزی چند ٭ پی نیکان گرفت مردم شد ٭
لیکن بخدا تیرے حق مین سوای لعنت کے کچھہ نکلنا چاہیے کیونکہ تو جو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کو اونکو ضلالت مین ڈالتا ہی اور ساحر نابکار ہی اور آثار سحر تجھہ سے دیکھتا ہون قیس نے لوگون سے
مخاطب ہوکے کہا ای یارو تم مین علما و فضلا بھی ہین جو شخص نائب امام کی نسبت ایسا کہے اوسکی
کیا سزا ہی ایک حرامزادہ تھا کہ قیس نے اوسکو کتب درسیہ کا سبق دیا تھا اور وہ نہایت ذہین تھا
اور تمام کتب درسیہ کو درس سے فارغ تھا اور قیس نے اوسکو ہدایت الدین لقب دیا تھا اور امور
شرعیہ شایداوس کافر کے فتوے پر موقوف تھے اوسنے کہا کہ نائب امام اوسکے حق مین مختار ہی
یعنی خواہ قتل کرے وخواہ غرق یا حبس کرے قیس نے ایک اسم سحر آہستہ سے پڑھ کر ہوا پر دم کیا
اور ظاہر مین کہا یا امام فوراً ایک تابوت ہوا پر پیدا ہوکے زمین پر آیا قیس نے کہا ای معظم
جانتے ہو یہہ تابوت کیا ہے چنانچہ تابوت سکینہ حقتعالے نے موسی علیہ السلام کو دیا تھا یہہ
تابوت مجکو دیا ہی تاکہ باغیونکو اوسمین قید کرون اگر وہ راہ پر آئے فبہا والا قتل کرونگا یہہ کہہ کے
امیر دلاور معظم الدین کو صندوق مین بند کرکے اشارہ کیا اور صندوق ہوا پر روانہ ہوا جس شخص نے
یہہ امر غریب دیکھا وہ شل ہی دیکانیا جاسوس یہہ خبر لیکے لشکر اسلام مین آئے اور تمام حال بیان کیا
ملک فیروز وسید امجد آہ دردناک کھینچ کے بیہوش ہوگئے اور حرم سرای ملک فیروز مین ماتم بلند
ہوا بعد دو روز کے لشکر اسلام مین طبل جنگ بجا دوسرے روز کہ آفتاب گلرنگ طالع ہوا دونون
لشکر صف آرا ہوے قیس ملعون نے پھر شتویل کو طلب کرکے کہا کہ آج سید امجد میدان مین
آئینگے اونکو قتل کرنا شتویل بے ایمان قبول کرکے میدان مین آیا اور اول نصیحت کی جواب مین لیا گمان
شنیدن ٭ ہر دو در ابروان خم افگندند ٭ نیزہ در نیزہ ہم افگندند ٭ ہر دو را آتش از سنان بجست ٭

ہر چہ آن میکشاد این می بست ٭ آخر سید امجد نے اوس گبر نحو و مغرور کے ہاتھ سے نیزہ ہوالی
کیا جب نوبت شمشیر پہونچی سید عالیقدر کو اوسنے شہید کیا ٭ دریغا کہ آن نخل باغ سیادت ٭
برید از جہان شد بگلزار جنت ٭ جب ملک فیروز نے اپنے داماد کو کشتہ دیکھا گریبان چاک کیا اور
سر پر خاک ڈال کے با تیغ برہنہ اوس کافر کی طرف آیا اور چند تلوارین بھی اوس کافر کو مارین آخر
قیس کے اشارے سے اوسکو بھی شہید کیا مردم فیروزان و لشکر سید امجد نے مرکبون کی دم و
ایال کاٹے اور سہل جنگ سے فرار اختیار کیا اور شہر مین جا کر دروازہ بند کیا اور نہر کو پانی سے پر کر کے
پھر دوبارہ قلعہ کو توپ و تفنگ سے آراستہ کیا اور شہر کا بندوبست وزیر ملک فیروز خواجہ عزیز الدین سے
متعلق ہوا اور امیر معظم بن سید امجد دختر فیروزان کا عجب حال تھا کہ خدا یہ حال کسی کافر کو بھی
نصیب نکرے تمام مردمان شہر نے سیاہ پوشی اختیار کی تھی اور ہر گریہ آمادہ تھے قیس لعین
نہایت خوش ہو کر پھرا اور کہا کہ اب یہ لوگ حصاری ہوئے ہین اور اونکو گمان ہے کہ اس حیلہ سے
محفوظ رہینگے سخن اسوقت کہ نام امام لیکے دعا کرونگا ایک روز مین قلعہ مفتوح ہوگا لیکن مین نے یہ
رضای امام پر موقوف رکھا جسوقت وہ چاہے ہمارے واسطے قلعہ کو مسخر کرے اب جشن چہل روزہ
کی تیاری کرو اور عیش و عشرت مین مشغول ہو اور اس چالیس دن مین شراب بھی تم پر حلال کی
جب غلہ محصوران تمام ہوگا خود بخود آکے اطاعت کرینگے اس جانب خواجہ عزیز الدین نے
سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ کی خدمت مین عریضہ لکھکے روانہ کیا اور تمام حال اوسمین
مندرج کیا قاصد نے بعد چند روز کے اردوی معلے مین پہونچکے با دل بریان و چشم گریان وہ نامہ
سلطان کوچک کی خدمت مین پیش کیا جب نامہ پڑھا تمام اہل مجلس مین آواز گریہ بلند ہوئی
اور از سر نو سلطان کا ماتم کیا کیونکہ یہ حادثات بعد وفات اوس عالی قدر کے دمبدم واقع ہوتی
تھی اور باعث زیادتی آزار قائم الملک ہوتا تھا سلطان کوچک نے بھی سید امجد کیواسطے گریہ

کرکے فرمایا یارو امیر معظم الدین کا خدا حافظ ہی معلوم نہین کہ یہہ ساحر اوسکو کسطرح قید مین رکھے
اس کافر نے عجب سحر تازہ اختراع کیا ہی کہ تابوت کو بنا کے اپنے ہمراہ لیے پھرتا ہی خدا جلد اوسکے
شر سے مسلمانون کو اپنی حفاظت مین رکھے کیا کرون اگر معاملۂ ابو یزید درمیان مین نہوتا مین ضرور
اوسکی طرف جاتا مہر سپہر شجاعت خورشید اوج جلادت یکہ تاز میدان کارزار یعنی شہزادہ حیدر نامدار
اپنی مسندل سے اوٹھکر اپنے برادر بزرگ سلطان فلک جاہ کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے
شہریار اگر اجازت ہو تو یہہ غلام جاکے بتوفیق خدا اس مہم کو سرانجام دے سلطان نے فرمایا ای فرزند
سنتے ہین کہ وہ ساحر ہی تم جاکے کیا کروگے شہزادۂ حیدر نے کہا ای سلطان عالیقدر مین
خدا پر توکل کرکے جاتا ہون اور میرے جد بزرگوار میرے مددگار ہین یہہ کہکے سات ہزار سوار
کی جمعیت سے رخصت حاصل کرکے روانہ ہوے مہتر زیرک بن ظرفناک بھی شہزادے کے ہمراہ ہوا
اب دیکھیے انکی داستان کب آئے لیکن دو کلمہ اوس راندۂ درگاہ ذوالعرش المجید کے عرض
کرتا ہون کہ جسوقت وہ نابکار معہ دو ہزار سوار کے شام سے کوچ کرکے متوجہ مغرب ہوا اول ذکر
ہوا ہی کہ راہ مین جس دیہہ و قریہ مین پہونچتا ہی اگر وہان کے ساکنون کو اپنے مذہب کے خلاف
پاتا ہی قتل کرتا ہے ہرچند لوگ اوس سے سفارش کرتے ہین وہ قبول نہین کرتا یہانتک کہ ایسی
راہ پہ پہونچا کہ یمن صغری وہان سے تین منزل بسمت راست کی طرف تھا جاسوسون نے اوس ملعون کو
خبر دی کہ خواہرزادہ امیر فیروز کا اوسکا نام امیر نجم الدین ہی یمن صغری مین ہی اور خزانۂ علویان
بھی یمن صغری مین بہت ہی اوس ملعون نے یہہ حال سنکے عنان شرارت قلعۂ مذکور کی طرف پھیری
امیر نجم الدین کو بھی خبر معلوم ہوئی امیر مذکور مرد فہمیدہ و جہان دیدہ تھا باوجود شجاعت و قوت
و جرأت کے حق تعالے نے عقل متین اور رای جہان آفرین اوسکو عنایت کی تھی برادر سہیل نامی
بھی امیر نجم الدین کے پاس ہی اور راقم امیر فیروز مین اکثر مرقوم ہین صغری نے بھی سپاہ پوشی

اختیار کی تھی اور سہیل بھی سیاہ پوش تھا القصہ سہیل نے خبر تحقیق شکر ملحدین کی امیر کو پہونچائی
امیر نجم الدین نے اسمین مصلحت دیکھی کہ بغیر جنگ کے قلعہ بند ہو چنانچہ تمام رعیان بیرون قلعہ کو اندر
طلب کرکے قلعہ کا دروازہ بند کیا اور برج و باری کو توپ و تفنگ سے آراستہ کرکے خندق کو پانی سے
بھر دیا اور پل تختہ اوٹھا لیا لیکن جب ابو یزید قلعے کے نزدیک پہونچا امیر نجم الدین کو اس مضمون کا
نامہ لکھا کہ نوکری علویون مین کر اب اونکا اقبال بعد وفات ابو القاسم کے ادبار سے بدل ہوا ہے
کیا حاصل ہوگا خزانہ لیکے میرے پاس چلا آ اور میری نوکری قبول کر تیری نہایت عزت کرونگا اور اگر
اسکے خلاف کریگا تو مردم قلعہ سے ایک شخص کو بھی زندہ نچھوڑونگا میری عادت سے واقف ہو کہ جہان
مین پہونچتا ہون اگر وہان کے لوگون کو اپنا مطیع نہین پاتا تو ایک آدمی بھی اون مین سے زندہ نہین
چھوڑتا القصہ یہہ نامہ تیار کرکے قریح بن جریح ملحد کے ہاتھ بھیجا چونکہ وہ ایلچی تھا سو آدمیون کی جمعیت
قلعہ مین گیا امیر نجم الدین جب مضمون نامہ پر مطلع ہوے بسبب غصہ قتل امیر فیروز کے ایلچی کے
روبرو نامہ پر پیشاب کر نیکا حکم دیا بعد ازان قریح کو مع اوسکے توابع کے گرفتار کرکے اونسے اسپ و
سلاح چھین لیے اور اونکے منہ کالے کرکے رفیقون سمیت قلعہ سے نکال دیا جب یہہ حال ابو یزید نے یہہ
حال سنا غصہ سے اپنی تمام ریش نوچی شداد نے کہا ای نظر کردہ یزید و مروان تو نے برا کیا کہ اس
قلعہ پر بے طمع مال آیا اس تمام قلعہ کو دیکھ کہ بغیر بد دامن ملحم یہہ فتح نہوگا ابو یزید نے کہا اب یورش کرو
غرضکہ سوار ہو کے قلعہ پر یورش کیا امیر نجم الدین دلاور نے طرف دست راست قلعہ بارہ ہزار
تیرانداز بٹھلائے اور طرف دست چپ توپخانہ تھا القصہ جب یورش ہوا حارث سنگدل سب کے
آگے تھا اور ملحدین اوسکی عقب مین تھے شداد بھی موجود تھا شداد نے قلعہ کو دیکھکے حارث سے کہا
کہ تم دست راست جاؤ کہ توپخانہ اوس طرف کم ہے اور دیوار تک پہونچ کے فوراً دیوار مین رخنہ کرنا اور
مین کوشش کرکے دروازہ لیتا ہون غرضکہ یہہ مشورہ کرکے راست و چپ روانہ ہوے حارث نے

جب تیر کی زد پر پہونچا ایک دلاور نے اوسکو تیر مارا چونکہ اوسکی اجل تھی تیر کی زد سے اوسکا خود سر
اوڑ گیا مگر غازیان اسلام کی سہام سے ہزار ملحد جہنم واصل ہوے اور باقی بھاگے جب حارث
تنہا رہ گیا وہ بھی بھاگا اور دوسری طرف شداد نے بذات خود تردد نمایان کیا لیکن قریب تین ہزار
آدمی کے ضرب توپ سے ہلاک ہوے اس عرصہ مین شام ہوئی اور کوئی کام نہوا ابویزید نہایت
برہم ہوا اور اس قلعہ پر آنے سے پشیمان ہوا راوی کہتا ہی کہ اس قلعہ مین ایک نقب ہی کہ اوسکا دہنہ
کوہستان مین ہی اور اسقدر وسیع ہی کہ چار سوار نیزہ دار اوسمین برابر جا سکتے ہین امیر نجم الدین کو
جب اوس نقب کا حال دریافت ہوا ہزار سوار کی جمعیت سی اوس نقب سی نکل کے سلطان کو چیک
کے نام سے لشکر کفار پر شبخون مارا اور وقت بازگشت اہرمن خرس دندان کو قتل کیا اور صحیح و
سالم نکل گئے اور قریب دو ہزار ملحدین کے قتل ہوے القصہ ہرچند ابویزید قلعہ پر یورش کرتا تھا
لیکن کچھ نہو سکتا تھا اور امیر نجم الدین بھی بعد دو تین شب کی ایک شب نقب کی راہ سے نکل کے
شبخون مارتے تھے اور ملحدین کو قتل کرتے تھے اور دہنہ نقب ایسی غار سے پیدا ہوا تھا
کہ کوئی اوسکے حال سی واقف نہین ہوتا تھا اور اسی سبب سی قریب چودہ ہزار ملحد کے چند شبخون
مین قتل ہوے اور یورش مین جمع کثیر قتل ہوے ابویزید سمجھا کہ یہہ قلعہ کسی طرح فتح نہوگا ناچار ہوکے
ایک دن صبحکو ترسان و لرزان خواب سی اوٹھا اور لوگون کو طلب کرکے اور شداد سی مخاطب ہوکے
کہا کہ اے شداد سنکو مین نے اپنے جد ابن ملجم کو خواب مین دیکھا کہ مجھپر نہایت برہم ہوکے کہا
کہ اسی نابکار مین نے تجکو اسواسطے نظر کردہ کیا ہی کہ میرے دشمنون کی بنیاد قطع کرے نہ اسواسطے
کہ مال پر طمع کرے اور ایک ادنی قلعہ پر عمر بسر کرے اور لشکر کو ضائع کرے اس قلعہ کی فتح دوسرے
وقت پر موقوف ہی اب اس قلعہ کی تسخیر سے درگذر اور مدینہ مین جاکے علویون سی جنگ کر لہذا
اب مجکو یہان قیام کرنا مناسب نہین ہی شداد نے کہا مین نی پیشتر ہی کہا تھا کہ یہہ فعل لغو ہے

کہ اس قلعہ پر آسے اسکے بادشاہ کی فکر کرنا چاہیے جب اونکو زیر کر لیتے تو پھر کوئی قلعہ تمہرا باغی نہوتا القصہ
ابو یزید وہان سے کوچ کرکے مہدیہ کی جانب روانہ ہوا امیر نجم الدین کو جب یہہ حال معلوم ہوا تین
منزل تک ہر شب برسم شبخون اونکی خدمت کی الغرض ابو یزید کو تسخیر مین صغرٰی کا داغ تھا او منزل
بمنزل چلا آتا تھا اور اس غصہ مین جس جگہہ کسیکو توابع سلطان سے پاتا تھا قتل کرتا تھا اور وہانکی آبادی کو
غارت کرتا تھا تا حدیکہ قلعہ قیروان کے متصل پہونچا ملک رشید قیروانی اور اوسکا پسر ارشد بن رشید
اوس قلعہ مین تھے ملک رشید نے قصد کیا کہ مثل قلعہ مین صغرٰی کے حصاری ہون لیکن شاہزادہ
ارشد نے بسبب غرور جوانی کے قبول نکیا اور احتیاطاً معہ اپنے لشکر کے کہ پچاس ہزار سوار تھے قلعہ سے
نکل آیا حمران بن حمزہ نے افریقیہ سے جاکے ابو یزید کی ملازمی کی تھی اوسنے یہہ خبر ابو یزید سے
بیان کی ابو یزید نے دل مین کہا کہ یہہ قلعہ باسانی دستیاب ہوتا ہی کیونکہ شاہزادہ ارشد بن رشید
بسبب غرور جوانی و ورزش پہلوانی کے قلعہ سے نکل آیا ہی اور بیرون قلعہ خیمہ کیا ہی اب اس سے
مکر کرنا چاہیئے یہہ تصور کرکے شداد سے کہا کہ تو نشتر ہزار سوار کی جمعیت سے اس طریق سے تین چار
فرسخ جا کہ گویا مین نے تجھکو مہدیہ کی طرف بھیجا ہی اور ظاہر مین سب کو وہ مین تجھکو رخصت بھی کرونگا بعد
ازان تو قلعہ کے اوس طرف اپنے کو پہونچا لوگ اس سبب سے مطمئن ہونگے کہ لشکر گران بیرون قلعہ ہی
تو دفعتاً شہر پر جا پڑنا اور قتل و غارت شروع کرنا مجھکو یزید و مروان نے خبر دی ہی کہ یہہ شہر اس تدبیر سے
مسخر ہوگا شداد نے قبول کیا اور اوس ملعون نے دوسرے روز شداد کو خلعت دیکے کہا کہ تو
مہدیہ کی طرف جا مین بھی قیروان کو مسخر کرکے تیری عقب مین آتا ہون شداد کوچ کرکے چار فرسخ
مہدیہ کی طرف گیا بعد ازان عنان بگردانیدہ قیروان کی طرف منعطف کی شاہزادہ ارشد بن رشید
کو بھی یہہ خبر پہونچی کہ ابو یزید نے شداد کو مہدیہ کی جانب روانہ کیا اور خود معہ حارث سنگدل وغیرہ
کے اسطرف متوجہ ہوا شہزادہ خوش ہوا کہ بارے جسقدر راونکی جمعیت کم ہو بہتر ہی القصہ جب ابو یزید

لشکر شاہزادہ کے برابر پہونچا اول نامہ لکہکے ارشد بن رشید دلاور کو اپنی مذہب باطلہ کی دلالت کی
شاہزادے نے نامہ دیکھہ کے منشی کو دیا اور کہا جواب جنگ لکھدو ایلچی نے کہ خرغال بن نادر
اوسکا نام تھا اور پہلوان زبردست تھا نصیحت شروع کی اور بسبب غرور پہلوانی کے کلمات ناشایستہ
بہی بکے شاہزادہ ارشد نے دو مرتبہ اوسکو منع کیا اور کہا کہ ایلچی کو ایسی باتون سے کیا سروکار
تو ایلچی ہی جواب نامہ لے اور بخیریت چلا جا خرغال نے کہا کہ مین او نہین نہین ہون کہ تجسے خوف
کرون تمہاری مہم کو فقط مین کفایت کرونگا شاہزادے نے کہا ای مغرور تو اپنے کو کیا سمجہا ہی اپنی عزت
کا خیال کر خرغال نے کہا کہ ای خیرہ سر مجہکو نہین پہچانتا ابو یزید نے مجکو اسی واسطے ایلچی گری پر نامزد
کیا ہی کہ جبراً و قہراً تجکو اوسکی خدمت مین لیجاؤن شاہزادے نے اس کلام سے برہم ہو کے اوسکو
بہت گالیان دین وہ تلوار کہینچکے شاہزادے کیطرف دوڑا مہلواق قیروانی درمیان مین آکے
شہید ہوا اوسوقت شاہزادہ ارشد بیتاب ہو کے تخت سے اوترا اور اوسکے مقابل ہو کے اوسکے
ہاتہہ سے تلوار چہین لی اور اوسکی کمر زنجیر پکڑ کے بآسانی اوٹھالیا اور اوسکو قتل کیا اوسکے ہمراہ جو لوگ
آئے تھے اونکو مار کے نکال دیا ابو یزید کو جب یہ حال معلوم ہوا نہایت برہم ہو کے شبکو طبل جنگ کا
حکم دیا القصہ دوسرے روز صف کشتی ہوئی اقواس سنگدل میدان مین آیا شاہزادہ ارشد
نے جا کے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے مقواس آیا وہ بہی قتل ہوا افروس بہی مارا گیا غرضکہ اوس
روز سات آدمی شاہزادہ ارشد کے ہاتہہ سے واصل جہنم ہوے روز سوم حارث شاہزادے
کے مقابلہ کو گیا وہ بہی زخمی ہوا ابو یزید نے برہم ہو کے جنگ مغلوبہ کا حکم دیا جسوقت کہ بازار مغلوبہ
گرم تہا اوسی وقت شداد بدنہاد شہر کے دوسری طرف سے پیدا ہوا اور دفعتاً شہر پر جا پڑا جو لوگ
دروازۂ شہر پر تھے اونسے نگہبانی نہو سکی اور فوج شداد شہر مین داخل ہوئی غلغلہ عظیم شہر مین بلند ہوا
ملک ارشد بد سوار ہو کے شداد کے مقابلے کو آیا اور قتل ہوا شداد جنگ کنان شہر کے اوطرف

نکل گیا شاہزادہ ارشد نے یہہ خبر سنکے گریبان چاک کیا اور رشداد کے مقابلہ کو گیا مگر زخمی ہوا اوسکا
مرکب اوسکو لیکے جنگ مغلوبہ سے نکل گیا اب دیکھئے انکی داستان کب آئے اب شہر کا حال سنئے کہ ابویزید
نے خاطر خواہ قیروان مین قتل عام کیا چنانچہ قلم عجلت رقم اوسکی تفصیل نہین لکھ سکتا اور روضۃ الصفا مین
مسطور ہے کہ عفوا ابویزید یکتب وارکے مذہب مین جائز تھا چنانچہ اکثر لوگون نے مردمان قیروان کی شفاعت کی
مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا کہ یہہ شہر مرتبہ مین بیت المقدس سے زیادہ نہین ہے جب وہان قتل و غارت واقع ہوئی
تو یہان کیا مضائقہ ہے غرضکہ حسب لخواہ قتل عام کیا اور مال بحساب قلعہ قیروان سے اوسکو ملا بعد جشن مہدیہ کی
طرف روانہ ہوا جاسوسون نے یہہ خبر سلطان کوچک و سلطان بزرگ کی خدمت مین عرض کی سلطان
یہہ خبر سنکے نہایت بیدماغ ہوئے اور فرمایا کہ ای ولاوران نامدار دو فتنۂ عظیم نے دو طرف سے سر اوٹھایا ہے
ایک تو فتنۂ ابویزید دوسرا قیس بدکار ہے خدا انکے شر سے مسلمانون کو اپنی حفظ مین رکھے سلطان کوچک
نے کہا کہ ای پدر بزرگوار عجب مقدمہ ہے اور کوئی چیز ہمارے پاس باقی نہین ہے کہ جس سے ہم ساحرونکا سحر دفع کر سکین
بعضے امرا نے کہا کہ ای شاہ فلک جاہ و ای سلطان ادون بارگاہ عجب مقدمہ ہے کہ ہم قیس کا
حال اسطرح سنتے ہین کہ جو اوسکی اطاعت کرتا ہے اگرچہ بتقیہ ہو تو وہ اوسکو جان و مال سے امان دیتا ہے
اور یہہ دوسرا یعنی ابویزید بغیر قتل مسلمانان راضی نہین ہوتا سلطان کوچک نے فرمایا قیس
لعین تو دشمن ایمان ہے اور اوسکو اضلال امت خیر البشر منظور ہے اور ابویزید کو جان و ایمان دونون چیزونکا
دشمن ہے سلطان فلک جاہ نے فرمایا اللہم اشغل الظالمین بالظالمین القصہ جب یہہ معلوم ہوا کہ
ابویزید قریب پہونچا سلطان کوچک نے فرمایا کہ ہمارا خیمہ مہدیہ سے باہر نکالو اور اپنے پدر بزرگوار
کو قلعہ مین چھوڑکے خود خیمہ معلی مین داخل ہوئے اور سلطان فلک جاہ بسبب بیماری کے قلعہ مین رہے
اور حکیم عبد السلام اونکے معالجہ مین مشغول ہوئے ⁘

انکو تو کارسازی جنگ ابویزید مین چھوڑی اور دو کلمہ احوال فیروزان اور محاصرہ

قیس البلیس کا اور پہونچنا شاہزادہ حیدر کا اور گرفتاری اوس شہریار کی بیان کرتا ہون

جس وقت قیس لعین کہ اپنے کو نجم الحق کہتا ہے قلعۂ فیروزان کو قتل و غارت کرکے جشن مین مشغول ہوا
ہر روز خواجہ عزیز الدین سے پیغام کرتا تھا کہ اگر اپنی اور مردم شہر کی خیریت چاہتے ہو تو گردنمین
تیغ ڈال کے چلے آؤ اور دین حق کی متابعت کروان بیچارون کو عبث قتل کراتے ہو و الا ہر چہ بینی از
خود بینی اور مین جو حکم کرتا ہون اپنی طرف سے نہین کرتا شعر بار ہا گفتہ ام و بار دگر میگویم ٭ کہ من دل
شدہ این رہ نہ بخود می پویم ٭ حکم فرمودہ بمن مہدی موعود ازان ٭ نقش بطلان ز دل اہل جہان می شویم
ای عزیز الدین تو قلعہ میرے ہاتھ سے نہ بچا سکیگا یورش سخت کرونگا اور اگر اوس سے کوئی کام
نہوا تو اپنے مطلب کی جناب امام مین دعا کرونگا خواجہ عزیز الدین نے جواب مین کہا کہ مینے سنا ہے
کہ شہزادہ حیدر ابن سلطان فردوس مکان آتا ہے اوسوقت تک تو بھی صبر کر اور اگر مجکو مرگ سے
ڈراتا ہے تو مین مشتاق شہادت ہون اور بغیر ملک فیروز و سید امجد زندگی مجہپر دشوار ہے قیس نے
چند روز بہچایا الغرض ایک روز اکراد اور شمتاج وغیرہ کو حکم یورش دیا آخر قلعہ پر یورش ہوا لیکن چونکہ
ابتک سحر درمیان مین نہ تھا اس سبب سے کوئی کام نہوا شبکو قیس تخت پر بیٹھکے لوگون کو تسلی
دیتا تھا اور کہتا تھا کہ بجز میری ایک دعا کی قلعہ فتح ہوگا تم اوسکے محاصرہ سے دل تنگ نہو اور
شراب بھی ایام جشن مین لوگون پر مباح کی تھی ہفتہ مین دو روز جشن کرتا تھا اور اوس دو روز مین خود
بھی علانیہ شراب پیتا تھا اور سوای ان دو روز کے اسقدر صلاح و تقوی لوگونپر ظاہر کرتا تھا کہ لوگونکو
حیرت ہوتی تھی راوی کہتا ہے کہ عصر اسمعیلیا مین دو شخص پیدا ہوے کہ اونہون نے امت محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ پر شراب مباح کی ایک تو یہہ ملعون کہ جہود امت محمد تھا اور دوسرا حسن صباح
تھا کہ اوسکی اولاد سے بھی ایک نے یہہ کام کیا تھا یعنی امت محمد پر شراب مباح کی القصہ قیس لعین
اسی قبیل کی باتین کرتا تھا کہ ایک جاسوس نے آکے خبر ابو یزید اور اوسکا حال بیان کیا قیس البلیس نے

خوش ہوکے کہا کہ کسیکو یاد ہی جو مینے کہا تھا کہ علامت مہدی ہونے ابوالقاسم کی یہہ ہی کہ دجال اونپر
خروج کرے اور شہرونکو قتل و غارت کرے بعض لوگون کو اوسکی یہہ بات یاد تھی اونہون نے اوسکے
قول کی تصدیق کی کیونکہ قیس کو اوضاع حرکات فلکی سے معلوم ہوا تھا کہ ایک کور چشم علویون پر
خروج کریگا بعد ازان ایک حدیث بیان کی کہ جسکا یہ مضمون تھا کہ دجال قائم پر خروج کرے اسکے بعد
کہا کہ ای تابعان دین حق آگاہ ہو کہ وقت خروج دجال ابھی نتھا بلکہ ظہور کبری مین تھا اور ظہور کبری کا زمانہ
ابھی دور ہی اور یہہ جو ظہور واقع ہوا ظہور صغری تھا لیکن اب کہ دجال نے خروج کیا یہہ اوسکا خروج امامزادونکی
تنبیہ کے واسطے ہی کہ وہ اپنے پدر کی قدر نہین جانتے اور اونکے نزدیک مہدی موعود محمد ابن حسن
عسکری علیہما الصلوۃ والسلام ہین اسی سبب سے دجال نے قبل از وقت کے خروج کیا تاکہ وہ خوف
کرین اور اپنا عقیدہ ترک کرکے راہ حق اختیار کرین اور اس دجال کو بھی کوئی شخص بحکم امام سے قید کریگا
تا ظہور کبرا ای امامین خر پر سوار ہوکے خروج کریگا اور ابھی اوسکا خر پیدا نہین ہوا ہی اور یہہ بھی کہتا تھا کہ امام
حقیقتاً زندہ ہین مگر نظر مردم سے غائب ہین اور جو اونکا کفن و دفن واقع ہوا بسبب اسباب ظاہری کے تھا والا
وہ زندہ ہین چنانچہ مین ہمہ روز اونکی صحبت مین جاتا ہون الحاصل اسیطرحکے مزخرفات کہتا تھا تا اینکہ
ایکبار دیگر قلعہ پر یورش کیا اور اوس روز قریب تھا کہ قلعہ لے لے کہ شہزادہ عالیمقام یعنی شہزادہ وحید
کی آمد ہوئی قیس نے لوگون سے کہا کہ یہہ وہی امامزادہ گمراہ نائب پدر کی جنگ کو آتا ہی دیکھون اوسکا
کیا ہوتا ہی لیکن شہزادہ نامور نے پہونچکر قیس کے مقابل صف کشی کی شبکو اپنے خیمہ مین قیام کیا خواجہ
عزیز الدین محل کے شہزادے کے لشکر سے ملحق ہوا اور ملازمت بجالایا شہزادے نے اوسکی حال پر نہایت
مہربانی فرمائی دوسرے روز خود سوار ہوکے محل سر کے دروازہ پر گئے اور زن و دختر امیر فیروز کو تعزیت
دی اور سید امجد کے حال پر چشم پر آب ہوکے اپنے خیمہ مین چلے آئے اوسی شب ایک شخص نے لشکر
قیس سے آکے شہزادے سے عرض کیا کہ قیس نے سلام کہا ہی اور کہتا ہی کہ مذہب حق کا برباد کرنا

سہل جانتے ہو اولی یہہ ہے کہ اپنے پدر کے حق کو پہچانو آخر روز قیامت مین کیا جواب دوگے
اگر تم اپنے عقیدت سے پہر کے مذہب حق اختیار کرو تو صاحب حق تم ہی ہو اور اگر ایسا نکروگے تو
تمکو اختیار ہے مینے اپنا حق نصیحت ادا کر دیا و ما علی الرسول الا البلاغ تمہارے جد کی کتاب مین نازل
ہوا ہے والسلام شہزادہ اوس نامہ کو دیکھکے بہت برہم ہوا نامہ کو چاک کرکے دور پہینکدیا اور جواب مین
یہہ بیت پڑہی شعر چو فردا بر آید بلند آفتاب ؛ من و گرز و میدان افراسیاب ؛ بعد اوسکے ایلچی کو
رخصت کیا ایلچی نے آکے تمام حال قیس سے کہا قیس نے طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز صفوف
جدال و قتال آراستہ ہوئی عمرو کوہ تن قیس کی طرف سے میدان مین آیا اور شہزادہ کیطرف سے
عبد الاحد مدنی میدان مین جا کے اوسکو واصل جہنم کیا اجرفو وغیرہ دس نفر اوسکے عقب مین آئے
سید نے اون سبکو دوزخ کی طرف روانہ کیا آخر شتہاج نے قیس کے حکم سے میدان مین
جا کے سید عبد الاحد کو شہید کیا شہزادہ حیدر یہہ حال دیکھکے نہایت آزردہ ہوئے اور
اوس روز طبل مراجعت بجایا اور سید کو بعزت دفن کیا دوسرے روز پہر طبل جنگ بجا اور صف آرائی
ہوئی ارسو و بن اکراد میدان مین آیا شہزادہ حیدر خود میدان مین گئے بعد ہمزبانی ورد حملات
اوسکو مانند کرپاس کے چیر ڈالا قیس نے دل مین شہزادے کے زور و قوت کی تعریف کی اور کہا
مین دیکھتا ہون ان محمدی سے کسقدر کام ہوتے ہین آخر اوتال کوہ تن کو بہیجا شہزادہ نے بعد رد حملات
اوسکو مانند گربہ کے قتل کیا اوسکے بعد دس آدمی اور آئے شہزادے نے اون سب سے یہی سلوک کیا
یعنی پاؤں اونکے پکڑ کے چیر ڈالے یا اونکا سر اوکھیڑ لیا دوسرے روز دس آدمیون کو گرز سے مارا
اور تیسرے روز تیرہ آدمیون کو شمشیر سے قتل کیا یہہ حال دیکھکے قیس کے ہوش و حواس
باختہ ہوئے شتہاج و شتویل و ملک محمود نے قیس سے جا کے کہا کہ یا نجم الحق اگر جناب امام مین
رجوع نکروگے تو یہہ امام زادہ ہم سبکو قتل کریگا قیس نے کہا کل یہہ قصہ فیصل ہوگا غرضکہ

طبل مراجعت بجی اور دوسرے روز صف آرائی ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ تابوت پیدا ہوا شہزادی نے
کہا کہ یہہ حرامزادہ طرفہ ساحر زبردست ہی اور ہر تازہ اختراع کرکے یہہ تابوت بنایا ہی خواجہ
عزیز الدین نے کہا ای شہریار جنکو اہل میدان کے سامنے قتل نہین کرتا اونکو اس تابوت مین
قید کرتا ہی پھر اونکا حال معلوم نہین ہوتا چنانچہ امیر مظفر الدین سی بھی یہی سلوک کیا القصہ جب صفین
آراستہ ہوئین قیس نے اشارہ کیا اور اوسکا تخت وسط میدان مین لائے دونون لشکرون کے
لوگ حیران تھے کہ یہہ خود کیا جنگ کریگا قیس نے وسط میدان مین پہنچکے بآواز بلند کہا کہ اے
شاہزادہ حیدر مین چاہتا ہون کہ میرے پاس آؤ تا دو کلمے تمسے کہون شاہزادہ مرکب اوٹھا کر
اوسکے مقابل آیا وہ کافر ظاہر انیل بیٹھا کے تخت سی اوترا اور زیر تخت شاہزادے کے روبرو
کھڑے ہوکے کہا کہ ای امامزادہ برحق جانتے ہو کہ بیٹے تمہاری امامزادگی کی نظر سے یہہ سلوک
کیا اگر اپنے حق پدری کو پہچانو اور اوسکے حق کی پامالی نکرو تو یہہ تخت تمہارے واسطے ہی اور مین تمہارا
بندہ ہوکے تمام عالم کو تمہارے واسطے مسخر کرونگا اور اگر تمنے اپنا عقیدہ ترک نکیا اور اپنے دین
باطل پر قائم رہے پھر تمسے بھی وہی سلوک کرونگا جو اورون سے کیا ہی اور تم مین اور دوسرون مین
تفاوت نکرونگا شاہزادہ حیدر نے کہا ای کافر بدکیش تجکو اس امر کی کب سی لیاقت ہوئی اور یہہ
کیونکر ہوسکتا ہے کہ امام اپنے فرزندون سے حال امامت نہ کہے اور تمسے کہ جو والاصل ہے
اس بات کا اظہار کرے قیس نے کہا ای حیدر فرزندون کو اوسکی لیاقت نتھی کہ جو مجکو ہے
جو کچھہ لازم تھا بحکم الٰہی وہ مجھسے کہا شاہزادے نے فرمایا اپنے وقت حیات مین لوگون پر اپنا حال
کیون ظاہر نکیا حالانکہ یہہ امر حجت اللہ پر واجب ہے قیس نے کہا کہ اونھون نے مصلحت نہ دیکھی
اور حکم الٰہی بھی اسیطرح تھا جیسا کہ تمہارے جد پیغمبر خدا نے اکثر راز اویس قرنی سے کہے اور دوسرون
نکہے اور یہہ کہکے جو ورق شیخ وحید الدین کے نام سے بنائے تھے وہ نکال کر بآواز بلند پڑھے

شاہزادے نے کہا کہ ای ضالّ مضل یہہ بھی شیخ وجد الدین پر تو نے تہمت کی ہے والا اوس
بزرگ کا ہرگز یہہ اعتقاد نتھا قسیس نے کہا مینے حجت تمام کی اب تم جانو اس تابوت کو دیکھتے ہو
اسکا تابوت پیران و سکینہ آخر الزمان نام ہے تمکو قید کرکے اس تابوت مین بند کرونگا شاید
راہ راست پر آؤ اور اگر اسپر بھی دین حق قبول نکیا تو قتل کرونگا شاہزادے نے کہا جو کچھ تجھسے
ہوسکے او مین تقصیر نکر القصہ وہ حرامزادہ مکّار و ساحر غدّار پھر کے اپنی جگہہ پر آیا اور لتسویل کو
طلب کرکے کہا کہ جا کے اس صاحبزادۂ عاصی کو قید کر جوان ہے شاید راہ پر آئے لتسویل نے
اوس مردود کے ہاتھ سے جام شراب زہرمار کیا اور میدان مین آیا بعد ہمزبانی نیزہ بازی شروع ہوئے
شاہزادے نے بعد چند طعن کے اوسکے ہاتھ سے نیزہ بدر کیا اور شمشیر بازی مین لاحاصل ہو
آخر کشتی کی نوبت آئی تین روز تک کشتی ہوئی آخر روز چہارم لتسویل نے بسبب سحر کے شاہزادے کو
بھی مثل امیر معظم کے اوس تابوت مین بند کیا اور تابوت نے ہوا کی راہ لی لشکر مسلمانان مین
عجب ماتم برپا ہوا خواجہ عزیز الدین نے اسکی اطاعت مین مصلحت دیکھی تا کہ شہر قتل عام سے محفوظ رہے
فی الواقع خواجہ نے ظاہر مین اوسکی اطاعت کی اور وہ بھی شہر سے دست بردار ہوا کیونکہ اوسکو
گمراہ کرنا منظور تھا نہ قتل و غارت بعد تسلط شہر کو خواجہ کے حوالے کرکے وہان سے کوچ کیا
راہ مین سنا کہ ابو یزید نے شام پر قبضہ کر لیا اور اب اوسکے قبضہ مین ہے خیال مین آیا کہ اول شام کو
مسخر کیجیے بعد اوسکے مہدیہ کی طرف متوجہ ہو اس ارادے سے شام کی جانب روانہ ہوا

اب اس کیدی کی داستان اس جگہہ پر موقوف رکھ کے دو کلمہ حال اردوی معلّی کا اور پہونچنا ابو یزید کا اور جنگ غازیان و دشمن شکاری اور شہید ہونا بعضی سادات عالی مقدار و امرای نامدار کا عرض کرتا ہون ؛؛

راویان اخبار و ناقلان آثار نے روایت کی ہے کہ قبل اسکے کہ ابو یزید سرحد مہدیہ مین داخل ہوا ایک شب

سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ نے عجب خواب ہولناک دیکھا تفصیل اس واقعہ بالذی یہ
کہ سلطان نے خواب مین دیکھا ایک دریای خون رواں ہے اور دروازہ قلعہ پر تخت بچھا ہے اور اوس پر
مین بیٹھا ہون اور سلطان کوچک معہ فوج کے اوس دریای خون کو کنارے ایستادہ ہین ناگاہ نہنگان
سیاہ رنگ اوس دریا سے نکلے اور امرای اسلام سے جنگ کی بعض امرا نے نہنگونکو قتل کیا
اور اکثر امرا کو نہنگ دریای خون مین کھینچ لیگئے سلطان فلک جاہ اس خواب ہولناک سے
بیدار ہوے اور سمجھے کہ بعض امرا کی شہادت قریب ہے تھا یہ خواب سلطان کوچک سے بیان کیا
اونہون نے بھی یہی تعبیر دی اس واقعہ کے تین روز بعد جاسوسون نے ابو یزید کی خبر آ کر عرض کی
سلطان نے آہ جگر سوز کھینچکے سلطان کوچک سے فرمایا کہ ای فرزند عالی قدر اب میرے خواب کی
تعبیر ظاہر ہوئی ظاہرا سادات عالی درجات و امرای نامدار کی شہادت اس شکی کے ہاتھ سے
معلوم ہوتی ہے افسوس مجکو نہین معلوم میرا آزار کب برطرف ہوگا مجکو گمان ہے کہ مین اس آزار جانکاہ
۱۱ سے جان بر نہونگا کیونکہ عرصہ ہوا آزار مین روز بروز ترقی ہوتی ہے سلطان کوچک اپنے پدر بزرگوار
کے حال پر گریان ہوے اور خیمہ بیرون شہر بھیجا اور خود معہ امرا کے خیمے مین داخل ہوے اور سلطان
کے واسطے دروازہ شہر پر ایک مقام ترتیب دیا کہ روز جنگ سلطان وہان سے تماشای جنگ
دیکھین سلطان نہایت رنجیدہ ہوے سمجھے کہ مین بھی تماشے مین رہونگا مگر سلطان کوچک نے قبول نہ کیا
راوی کہتا ہے کہ بعد وفات سلطان فردوس مکان اور قبل زمان دولت صاحبقران عمر الدین
کوکب اقبال ان سادات عالی درجات کو چندان قوت نہ تھی بلکہ سلطنت مین ضعف پیدا ہوا تھا اور شاہ
آگاہ نے بھی اس فتنے کی خبر دی تھی اس سبب ابو یزید کے آنے سے مسلمانون کے دل مین خوف
پیدا ہوا تھا چنانچہ جو بہادر شیر کو ایک ضرب شمشیر سے ہلاک کرتے تھے اور اژدہای دمان کو قتل
کرتے تھے وہ ابو یزید کے نام سے خائف تھے باوجود اس حال کے کہ کریم پر توکل کرکے مستعد

شہادت تھے اور اوسطرف ابو یزید نے مہدیہ سے چہہ فرسخ پہونچکے خیمہ برپا کیا دوسرے روز سلطان
فلک جاہ کو نامہ لکھا اور اوسمین یہ مندرج کیا کہ اے قایم بامر اللہ آگاہ ہو کہ اب ابو تراب ہونکا دور گذر گیا اور
تمہاری بلندی اقبال کا کوکب انتہا کو پہونچا اور تمہارا اقبال ابو القاسم محمد مہدی کے قدم کی برکت سے تھا
وہ زیر خاک گئے اقبال علویون پر ادبار آیا اب اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو میری خدمت مین آ کر مجھسے بیعت کرو
تا میرے لشکر کی سطوت تیغ سے امان ملے مہدیہ بطریق خیرات آل تمغہ تمکو عنایت کرونگا کیونکہ تم اولاد محمد کہ
کہلاتے ہو اور اگر اسکے خلاف کیا تو آمادہ مرگ ہو کہ شداد جہان پہلوان کی شمشیر مانند قضاے مبرم کے
تمہاری گردنون پر ہے جب نامہ تیار ہوا قرش شامی کے ہاتھ سلطان کوچک کے پاس بہیجا سلطان
نے وہ نامہ دیکھکے سلطان فلک جاہ کے پاس بہیجا سلطان نے کہلا بہیجا کہ اس نامہ کے جواب مین سواے
لعنت کے اور کچھ نہ لکھنا کہ اسکا جواب یہی ہے سلطان کوچک نے اوس ملحد کے جواب مین یہ کلمات لکھے
کہ لعن اللہ قاطبۃ یا ایہا اللعین لعنک اللہ و خذلک اللہ و قتلک اللہ مع الاتباع والاجداد الی یوم التناد و مالکتابک
عندنا جواب فقد حقت لعنک العذاب جب جواب نامہ تیار ہوا ابو یزید کے پاس بہیجدیا جب اوسنے وہ
جواب دیکھا زمانہ اوسکی نظر مین تاریک ہو گیا اور شداد سے کہا کہ دیکہو باوجود اس ضعف سلطنت کے وہ
لوگ کسقدر متمرد ہین کہ میرے حق مین سواے دشنام کے اور کچھہ نہین لکھا شداد نے کہا اے منظور نظر
یزید و مروان انکو نامہ لکہنا مناسب نتہا طبل جنگ بجاکے انکو مستاصل کرنا لازم تہا ابو یزید نے کہا اب کیا گیا
القصہ طبل جنگ بجا ابو یزید کے لشکر سے ربیع بن حبیب شامی کہ ایک پہلوان زبردست تہا میدان مین آیا
اور حریف طلب کیا لشکر اسلام سے سید عبد اللہ قاری کہ اونکی ستر برس کی عمر تھی اونہون نے سلطان
کوچک سے کہا کہ اے شاہزادہ عالیقدر مجکو رخصت عنایت ہو مین چاہتا ہون کہ اپنی محاسن سفید کو
خون شہادت سے رنگین کرون سلطان کوچک نے چونکہ سرکار سے وقف تھی گریہ کنان اونکو اجازت دی
سید مذکور میدان مین آئے اور اوس گبر کے ہاتھ سے نیزہ ہوائی کیا اور جنگ شمشیر مین اوسکو جہنم واصل کیا

اوسکے بعد اعظم بن علقمہ شامی میدان مین آیا اور اوس سید بزرگوار کو شہید کیا لشکرون مین طبل
بازگشت بجا دوسرے روز قیمون بن لطمہ شامی میدان مین آیا سید اکمل نے جا کر اوسکو واصل جہنم کیا
اور خود بھی اوسکے پسر عبدالرحمن کے ہاتھ سے شہید ہوے اور عبدالرحمن نے سید کامل و سید عبدا لصمد کو مار کر
بھی شہید کیا دوسرے روز حنظلہ بن و مطلہ شامی نے میدان مین جا کے سید ہاشم و سید جنید
و سید اعظم کو شہید کیا امیر جلال نے جا کے اوسکو معہ مرکب چار پر کالہ کیا اور پانچ نفر دیگر واصل جہنم کیے
دوسرے روز حارث سنگدل نے میدان مین جا کر امیر بند کو زخمی کیا طبل بازگشت بجا اور لشکر اپنے اپنے
قیام گاہ پر چلے گئے شب کو سلطان کوچک اونکی عیادت کو گئے اور سماجت کرکے اونکو شہر مین بھیجا
دوسرے روز حارث سنگدل میدان مین آیا سالم بصری و بکران مصری و جندل مغربی
اور سید عبدالرؤف ملکی اور سید حسن بن سید زبیر کو شہید کیا امیر مجاہد الدین نے جا کے معہ مرکب
اوسکو قتل کیا اور جولاق و مولاق و فضل سنگدل وغیرہ کو قتل کیا اور پندرہ آدمیونکو زخمی کیا اور
اسی طرح تین روز متواتر دس شامیونکو جہنم واصل کیا اور چالیس ۴۲ آدمیونکو زخمی کیا ابو یزید نے شداد سے
کہا کہ تو نے اس قوم کی شجاعت دیکھی کہ اوبار مین بھی کیا اقبال شجاعت رکھتے ہین شداد نے کہا بالفعل چند روز
جنگ موقوف کرنا چاہیے تا مین شرب خمر مین مشغول ہون اور زخمی بھی اچھے ہون بعد ازان میرے نام پر
طبل جنگ بجا اور یزید و مروان کی قدرت دیکھ القصہ جنگ موقوف ہوئی اور دونون جانب سے جو کچھ کا
معالجہ شروع ہوا شداد بدنہاد نے شراب پینا شروع کی اور ابو یزید اپنی عادت قدیم مین مشغول ہوا لیکن
سلطان خاک جاہ مسلمانون کے قتل پر بہت رنجور کیونکہ قریب نوے آدمیون کے سادات او غیر سادات
شہید ہوے تھے اونکو تو اس حال مین چھوڑیئے

اور بار دگر دو کلمہ اوس شقی بدمآل یعنی قیس ابن اسید کے سنیے

کہ وہ لعین نہایت جلد یعنی دو منزل کو ایک منزل کرکے شام پر گیا اور حاکم شام ابو یزید کیطرف

عتبہ بن ولید شامی تہا اور جرأت و قوت مین اپنے کو سرآمد روزگار جانتا تہا عتبہ کو خبر پہونچی کہ ایک
شخص نے کہ اوسکا یہہ عقیدہ ہی خروج کرکے اپنا قیس نام رکہا ہی اور نجم الحق خطاب کیا ہے وہ شام کی
طرف آتا ہے ولید بہی بجمعیت ستر ہزار سوار جرار شام سے نکلا اور بمقابل قیس لشکرکشی کی قیس نے
پہلے اوسکو کہلا بہیجا کہ تجہکو کیا لازم تہا کہ جو شہر امامزادون کی قبضہ مین ہو تو اوسمین حکومت کرے اور جو
شخص اپنے امام کو نہین پہچانتا حق تعالی نے اوسکی تنبیہ کے واسطے مجہکو مقرر کیا ہی تاکہ دین حق کی اوسکو تعلیم
دون تو اور تیرا آقا اہل بیت پیغمبر کے دشمن جانی ہین اول تجہکو قتل کرونگا بعد ازان مجہکو اور علویون کو اختیار ہے
اور یہہ بندو بست کرونگا کہ ابوتراب تمسے زبون ہون اولی یہہ ہے کہ شہر کو ہمارے حوالے کر اور خود میری
خدمت مین حاضر ہو یقین ہے کہ تیری تقصیر سے درگذر دون والا آمادہ جنگ ہو ولید نے جواب مین لکہا کہ
ای قیس جیسا کہ تو اپنے کو نظر کردہ امام جانتا ہی اوسی طرح مین بہی ابو یزید کو اپنے امامون کا نظر کردہ جانتا ہون
اور وہ مہدیہ مین اپنے دشمنون سی جنگ مین مشغول ہی تو بہی مہدیہ مین جا اگر ابو یزید پر غالب آیا اوسوقت جو کہیگا مین
قبول کرونگا و الا ابہی تجہکو اس شہر سی مزاحم ہونا بیجا ہی اور اگر مجہکو اپنے سحر سی ڈراتا ہی مین ہرگز نہین ڈرتا کیونکہ مین
جانتا ہون یزید و مروان کو ارانکے تیرے سحر سی مجہکو اذیت پہونچی وہ نہین یا ارادہ جنگ شہر سی نکلکے صف کشی کی قیس نے
یہہ جواب سنکے رسول سے کہا کہ اہل بیت رسول سے اسکو بہت عداوت ہی اور واجب التعذیب القتل ہے
قیس نے اوس سے کہلا بہیجا کہ ای ملعون میری نظر کردگی اور ابو یزید کی نظر کردگی مین بہت فرق ہے
اول تجہکو اپنی نظر کردگی کا حال دکہلاؤن بعد ازان تیرے قتل پر قیام کرون اور آخر جو کچہ مجہکو منظور ہے
اوسی کیواسطے مہدیہ کی طرف جاونگا اور ابو یزید کیا سگ ہی کہ مین اوسکی جنگ کو جاؤن اور امام نے
مجہکو یہہ قدرت دی ہے کہ جس جگہہ وہ کافر جاہل ہو وہان سے بایوش زنان اوسکو طلب کرسکتا ہون
اور ای حرامزادے تو مجہکو ساحر جانتا ہے مین ساحر پر ہزار ہزار لعنت کرتا ہون ولید نے ان باتون سے
مشتعل ہوکے پیچ و تاب کہایا اور طبل جنگ بجاکے میدان مین آیا شمشاج نے حکم قیس سے میدان مین جاکر

اوسکو زندہ گرفتار کیا اور اوسکے لشکر کو پس پا کر کے شہر مین قتل عام کیا اوسکے بعد جشن کر کے اکرادوین
اکراد کوہ نشین کو وہانکا حاکم کیا اور خود معدیہ کی طرف روانہ ہوا لیکن ہر منزل مین دو سو پاپوش ولید کو
مارتا تھا اور وقت کفش کاری اپنے روبرو طلب کر کے کہتا تھا کہ ای ملعون نظر کردہ امام زمان کو سحر سے
منسوب کیا ہے ایک روز ولید نے وقت کفش زنی کے کہا کہ روح مروان و یزید مجھسے ایسی غافل ہوئین کہ
اس ظالم سے میرا انتقام نہین لے سکتے اور میری اس ذلت و مصیبت پر راضی ہین اور نظر کردہ ابن ملجم یعنی
ابو یزید بھی میرے حال سے غافل ہے ای قیس اون سے خوف کر کہ جس دن نظر کردہ یزید و مروان
و ابن ملجم یعنی ابو یزید میرے حال سے واقف ہو کے تجھسے انتقام لیگا اوسوقت تجھسے بھی تیرا پیش رفت نہوگا
قیس ولید کی اس بات سے بہت ہنسا اور کہا ای نابکار تیرے اعتقاد مین وہ لوگ بزرگان دین ہین ولید نے
کہا بیشک قیس نے کہا اب مجھپر واجب ہوا کہ جناب امام مین رجوع کر کے چند موکل نہی بھیجون اور اوس
دجال کو ای کہ طلب کرون اور بیان سے تا معدیہ کفش زنان اوسکو لیجاون اور اوسکی شہادت سے صاحبزادہ
نا خلف کو آگاہ کرون اوسوقت وہ بھی سمجھینگے ولید نے کہا اوسوقت مین سمجھونگا کہ تو اپنے موافق اپنی کہنے کے
ابو یزید کو اوسی جگہ طلب کرے قیس نے کہا البتہ دجال کو طلب کرتا ہون اور تجھسے اور ابو یزید کو ہمیشہ
دجال کہتا تھا القصہ وہ اپنی خلوت مین گیا اور عمل عزایم مین مشغول ہوا آدمی کہتا ہے کہ اوس کافر کے پاس
قیس ابلیس نے بزور سحر بادشاہ شیاطین شمہورش سے چالیس شیاطین اپنے پاس مقرر کرا رکھے
اور اونمین چار سردار تھے اور چالیس اونکے ملازم تھے ضلیل و نعایل و طلوس و شغال اونکے
نام تھے از انجملہ ضلیل مع آٹھ آدمیون کے تابوت پر ان پر یہ عین تھا کہ بموجب حکم قیس کے اوسکو
جنگ مین حاضر کرتے تھے قیس نے افسون پڑھکے ضلیل کو طلب کیا اور اوس سے کہا کہ معدیہ مین جا اور
ابو یزید یکتب دار کو پہنا اوسکو دجال لقب یا ہی معہ اوسکے سپہ سالار شداد کی کفش زنان تابوت
پران مین داخل کر کے لے آ ضلیل نے قبول کیا اور تابوت کو لیکے روانہ ہوا قیس ابلیس اسی انتظار مین

شام سے تین منزل پر اوترا اب بار دگر ابو یزید کا ذکر سنئے کہ اوسنے جب دیکھا کہ لشکر کے زخمی اچھے ہوے
تب شداد سے کہا کہ ای پہلوان آل مروان اب ترا ہون کو بہت فرصت دینا چاہیے شداد نے کہا کچھ
مضائقہ نہین ہی آخر شر ہم اوپر غالب ہونگے اور وہ ہمارے ہاتھ سے اسقدر عاجز ہونگے کہ حصاری ہو
القصہ بعد چند روز کے شداد کے نام طبل جنگ بجا جاسوسون نے یہہ خبر سلطان کو پہنچائی بیان کی
اوس شہریار نے بھی طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز دو دریا لشکر موج زن ہوے دلاوران صاحب جنگ نے
صف کشی کی اور اوج بن شخص نے عزم میدان کیا شداد بدنہاد تھا یعنی ابو یزید سے رخصت حاصل کر کے
میدان مین آیا تمام سردار اوسکے جلو مین تھے او شوکت تمام میدان مین آکے نعرہ کیا اور بعد رجز خوانی کے
حریف طلب کیا سید حامد کہ سادات میں رفیق قدیم سلطان کے تھا اور دوران سے تھے میدان مین گئے شداد نے
اونکو مرد معتبر دیکھکے کہا حیف ہی کہ مین تم ایسے مرد پیر سے جنگ کرکے اپنا نام بدنام کرون کسی جوان کو
میرے مقابلے کو بھیجو سید جلیل القدر نے کہا ای گبر مجوس و مغرور اور رحمت الہی سے دور جنگ مین پیر و جوان
برابر ہین حملہ کر تا کہ مین تیرے ہاتھ سے بہشت مین جاؤن یا تجھکو جہنم واصل کرون شداد نے کہا یہہ شدنی نہین
کہ مین تمسے جنگ کرون اگر بہت بجد ہو تو دوسریکو تمھاری جنگ کیواسطے طلب کرتا ہون یہہ کہکے ایک آدمی کی
زبانی ابو یزید سے کہلا بھیجا کہ ایک سید پیر میرے مقابلے کو آیا ہے یہہ امر میری شان کے خلاف ہی کہ اوس سے
جنگ کرون کسی دوسریکو بھیج تا کہ وہ اوس سے جنگ کرے اور مین تماشا دیکھون اخنس شامی کہ وہ بھی
زبردست تھا میدان مین آیا اور سید حامد سے مقابل ہوا سید حامد نے کہا مین جنگ کیواسطے آیا ہون
جو آئیگا اوس سے جنگ کرونگا القصہ عرصۂ تین ساعت مین سید نے بعد رد حملات اوسکو واصل جہنم کیا
اور چند آدمی اور سید کے ہاتھ سے قتل ہوے شداد متعجب ہوکے سید کے مقابلے کو آیا اور کہا ای سید حامد
یعنی ناحق اسقدر آدمی اپنے لشکر کے قتل کرائے مین نہین جانتا تھا کہ تم اس پیری مین بھی بلای روزگار ہو
یہہ کہکے جنگ شروع کی آخر سید حامد کو تیغ اژدر دم سے شہید کیا سید ابراہیم اونکے برادر بھی شہید ہوے

سید اسحاق بھی شہید ہوے شام کو طبل بازگشت بجا دوسرے روز پھر صف آرائی ہوئی شداد نے کہا
کہ آج مین اس فرقے کے ہیرو جوان کو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا یہ کہکے میدان مین آیا اوس روز سید احمد
و سید اسلم و سید اعظم وغیرہ بارہ سیدونکو شہید کیا سلطان فلک جاہ بالائی فیل بلند دروازے سے
سید سعدات دیکھتے تھے اور روتے تھے لیکن بسبب شدت مرض کے طاقت حرکت نتھی اور یہ بھی جانتے تھے
کہ ان سبکی تقدیر مین شہادت ہی القصہ دوسرے روز بھی شداد نے میدان مین آکے حریف طلب کیا
شاہزادہ رکن الملک نے سلطان سے کہا کہ ای سلطان فلک جاہ مجکو آرزو ہے کہ مجکو بھی میدان مین
بھیجئے بیٹے کہ برادرونکی شہادت دیکھی ہے اوس واسطے میرا دل بھی دنیا سے تنگ آیا ہی اور مجکو اونکے حال پر
رشک آتا ہے سلطان نے فرمایا ای برادر تمکو اس آتش سوزان مین کیونکر بھیجون حالانکہ مین جانتا ہون
کہ جو اس گبر سے مقابلہ کریگا وہ شہید ہوگا شاہزادہ نے فرمایا کہ جو شخص بدبخت سے غازی ہو وہ ایک روز
شہید بھی ہوگا مین ضرور میدان مین جاؤنگا مینے شب کو اپنے جد و پدر کو خواب مین دیکھا ہے اور وہ مجکو
ریاض جنت مین لیگئے مین جانتا ہون کہ میرا وقت قریب آیا ہے اس سے بہتر کیا ہے کہ شہید ہون
سلطان کو چیک بھی موجود تھے دونون شاہزادے رونے لگے بعد ازان شاہزادہ نامدار
اوسیوقت محل مین گئے اور اپنے فرزند عالیہ خاتون وغیرہ سے رخصت طلب کی عجب فغان ماتم محل سے
بلند ہوا شاہزادہ رکن الملک نے اونکو منع کیا اور اپنے فرزند کو صلاح و تقوی کی وصیت کرکے فرمایا کہ کوئی
شخص اپنی اجل سے واقف نہین ہے لیکن موت ہر وقت موجود ہے اس سبب مین تمکو وصیت کرتا ہون
لوگ حیران تھے کہ یکایک شاہزادے سے کہ دل مین ارادہ میدان ہوا اور اوس طرف شداد تکلم کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ عرصے سے کوئی میدان مین نہین آیا اگر کوئی بہادر باقی نرہا ہو تو مین حکم سلطان دون سلطان
کو چیک نے اوس سے کہلا بھیجا کہ جلدی نکر شاہزادہ رکن الملک تیرے مقابلے کو آتے ہین القصہ شاہزادہ
شتاب رخصت ہوکے میدان مین گیا اور ایسا نعرہ کیا کہ قریب تھا اوس گبر کا غش پریشان ہو جاے آخر

نیزہ بازی شروع ہوئی شاہزادے نے اندک تلاش مین اوسکے ہاتھہ سے نیزہ ہوائی کیا اور
گرز بازی مین اوسکے مرکب کی کمر توڑی اوسنے قصد کیا کہ شاہزادے کو تلوار مارے شاہزادی نے
ہاتھہ بڑھا کے اور اوسکا بند دست پکڑ کے قصد کیا کہ شمشیر اوسکے ہاتھہ سے چھین لے اوسنے شمشیر
زمین پر پھینکدی جمران بن حمزہ عیار نے وہ شمشیر اوٹھا لی لیکن شاہزادے نے اوسکا گریبان پکڑا
اور اوسنے بھی شاہزادے کی کمر زنجیر مین ہاتھہ ڈال دیا الغرض ایک روز و شب کشتی ہوئی شداد
ہر وقت شراب زہر مار کرتا تھا اور جنگ کرتا تھا روز سوم صبحکو شاہزادے نے اوسکی کمر زنجیر پکڑ کے
زور کیا اور اوسکو اوٹھا کے گرد سر پیچ دیا مگر چونکہ اوسکی حیات تھی بلکہ شاہزادی کی اوسکے ہاتھہ سے
شہادت تھی اس سبب سے اوسکی کمر زنجیر ٹوٹ گئی اور وہ زمین پر گرا شاہزادی نے قصد کیا کہ پھر اوسکو تنہا
گرفتار کرے ابو یزید نے یہہ حال دیکھہ کے جنگ مغلوبہ کا حکم دیا شاہزادہ عالیقدر کو چونکہ شوق شہادت
اور سیر دار الخلد گریبان گیر ہوا تھا تلوار کھینچ کے لشکر مین در آیا جسکے سر پر تلوار پہونچتی تھی اوسکو
واصل جہنم کرتا تھا ؎ ہر جا کہ شمشیر او کار کردہ • یکی را دو کردہ دو را چار کردہ • مگر تیغ او آیت سجدہ بود
کہ پوشش سر سروران در سجود • سوای سلطان کو چاہئے کہ زیر سایہ علم قلب لشکر مین کھڑے تھے
تمام دلاوران اسلام اوس مغلوبہ مین شریک تھے اوسطرف ابو یزید اپنے لشکر کو جنگ کی تحریص و
ترغیب کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ ارواح یزید و مروان تمسے خوشنود ہو کوشش کرو اور ان اولاد ابو تراب کو
زندہ نجانے دو شداد نے بھی چند جام شراب زہر مار کئے اور اوسی تیغ اژدرہم سے جنگ کرتا تھا
سلطان فلک جاہ بھی بالاے دروازہ سے تماشاے جنگ دیکھہ رہے تھے لیکن شاہزادہ
رکن الملک نے اوس روز قریب سات سو آدمی کے قتل کئے اور علمدار خاص کو بھی قتل کیا اور علم کو
نگونسار کیا اور اونکے سرداروں سے حنظل شامی و خنیطل سنگدل و ملیم بن تمیم زہری اور
اخرس وغیرہ چندرہ سردار خورد و کلان کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا کسی شخص کو تاب مقابلہ نہ تھی اور اوس

سر و گلشن جنت کی جراحت بدن کا حساب تھا جنگ کنان تخت ابو یزید کے برابر ہو پہنچکے نہیب دیا
کہ ای کور ناپاک وای دشمن خدا و رسول اگر جوہر مردی ہے تو تخت سے اوتر آ اور شمشیر غازیان شہادت
نصیب کا جواب دے ابو یزید خوف سے اودہر اودہر دیکھنے لگا شاہزادے نے اوسکو تلوار ماری اوسنے
تخت سے اپنے کو گرا دیا اوس بدبخت کا تخت قلم ہوا اوسی حال مین عقب سے شداد نے آکے تیغ اژدر دم سے
اوس سید عالیقدر پر حملہ کیا اور تلوار نے تا ابرو کاٹا اور حال بد ہوا سمجھے کہ اب ملاقات جد و پدر قریب ہے
تب عنان مرکب پھیری اور اوسی حالت مین جنگ کنان سلطان کوچک کے پاس آکے کہا کہ ای فرزند
مبارک ہو کہ اب دیدار قیامت پر موقوف رہا یہ کہکے مرکب سے گرے اور بیہوش ہوگئے سلطان کوچک نے
گریبان چاک کیا ابو یزید نے جب دیکھا کہ شداد نے شاہزادۂ رکن الملک کو شہید کیا مرکب پر سوار
ہوکے لوگون سے کہا کہ عین شکست مین یزید و مروان نے ہماری فتح کی اب طبل بازگشت بجاؤ القصہ
جب طبل بازگشت بجا دونون لشکرون نے جنگ موقوف کی شاہزادۂ رکن الملک کو اوٹھا کے
سلطان فلک جاہ کے پاس لائے سلطان کا قبل سے حال تباہ تھا اب زیادہ تباہ ہوا
اور شدت غم سے بیہوش ہوگئی شہر مدینہ و محل سرای سلطانی مین قیامت آشکار ہوی بعد ایک ساعت کے
شاہزادۂ رکن الملک نے آنکھ کھولی اور بار دگر سب سے رخصت ہوکے سنہ تین سو تنتیس ۳۳۳ ہجری مین سفر آخرت
اختیار کیا ع آه از شاہزادہ رکن الملک ۰۰ کہ قدم در ریاض خلد نہاد ۰۰ بسخاوت شجاعت و تقوی ۰۰ بمثل او
مادر زمانہ نزاد ۰۰ آسمان زین الم سیہ پوشید ۰۰ در غم او زمین بخاک افتاد ۰۰ اوس سید شہید کی لاش کو
امانت رکھا کہ عند الفرصت مقبرۂ سید رکن الدین مین دفن کرینگے سلطان فلک جاہ نے مدت
فرزندون کے ماتم کیا اور عالیہ خاتون نے اپنے پدر کے ماتم مین سیہ پوشی اختیار کی چونکہ ابو یزید کے
لشکر مین زخمی بہت تھے اس سبب سے ابو یزید نے بعد چند روز کے سلطان سے کہلا بھیجا کہ رکن الملک کا
ماتم کب تک کروگے اب اپنی فکر کرو جبتک مین تم سب کو مستاصل نکرونگا آرام نکرونگا آج کی شب طبل جنگ بجاتا ہون

شداد رستم نژاد موجود ہے تم سب کو قتل کریگا مستعد فنا رہو اور ایک دوسرے کو وصیت کرو جب
یہہ پیغام سلطان کو پہونچا سلطان کوچک نے کہلا بھیجا کہ ای کور پلید مجکو قتل و قتال سے ڈراتا ہی
بخدا دشمنان دین سے جنگ کرنا ہماری عادت ہی اور شہید ہونا ہماری سعادت ہی جو کچھہ تجھسے
ہوسکے اوسمین تقصیر نکر القصہ بار دگر لشکر ابو یزید سے صدای طبل جنگ بلند ہوئی لشکر اسلام مین
بھی طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی ہوئی شداد دست شراب ابو یزید کے پاس آیا اور کہا
کہ ای خلیفہ مردانیان مجکو اجازت دی تا جاکے ان لوگون کو قتل کرون الغرض شداد بدنہاد نے
میدان مین آکے نعرہ کیا اس طرف سے دلاور نصرت قرین امیر مجاہد الدین سلطان کوچک سے
رخصت ہوکے میدان مین آئے بعد ہم نکاوری و ہمزبانی کے نیزہ بازی شروع ہوئی ابو یزید نے
شداد سے کہلا بھیجا کہ ای شداد حریف زبردست ہی آج اسکو امان نہ دینا اور تیغ اژدرم سے
اسکو قتل کرنا اس عرصہ مین امیر مجاہد الدین نے اوسکے ہاتھہ سے نیزہ بدر کیا شداد نے مانند
مار کے پیچ و تاب کھایا اور تیغ اژدرہم دکھا کر کہا کہ سواے اس شمشیر کے تمہارا علاج نہین ہی لیکن ہنوز
اوس تیرہ روزگار نے شمشیر غلاف سے کھینچی نتھی کہ آسمان سے صدای رعد اہل لشکر کی کان مین پہونچی
امیر مجاہد الدین وغیرہ نے نظر بالا کی کہ بغیر ابر کے یہہ صدای رعد کیسی ہی ناگاہ دیکھا کہ ایک ابر خلاف
ابر معروف نمایان ہوا اور اوس ابر سے ایک تابوت مع آٹھہ آدمیون کے کہ اونکی شکل جلادان سرخ
چشم کی تھی ہاتھون مین جوتی لیے ہوے باتیغ و خنجر پیدا ہوے اور فورًا وقت پہونچنے کے رستے
چپا و نکیلے آواز دی کہ ابو یزید و شداد کسکا نام ہی بعضون نے کہا کہ یزید و مروان کی فرستادہ ہین
یہہ تصور کرکے کہا کہ ای رسولان ابن ملجم ابو یزید تخت روان پر موجود ہے اور شداد وہ میدان مین کھڑا ہے
اور یہہ فوج ابو ترابیون کی ہے یہہ سنکے چار آدمی ابو یزید کی طرف متوجہ ہوے اور چار آدمی شداد بدنہاد
کی طرف گئی جبتک شداد خبردار ہو اون چار آدمیون نے جبرًا قہرًا اوسکے ہاتھہ باندہے اور خود و عمامہ

اوسکے سرسے اوتار کے کفش زنی شروع کی شداد نے ہرچند زور کیا مگر کچھ نہو سکا آخر گالیان دینا
شروع کین اور اوسطرف وہ چار جلاد ابو یزید کے پاس گئے جاون نے اوسکا تخت بسبب خوف کے
پھینکدیا اور بھاگے جلادون نے بیہوشی کے اوسکو بھی باندھا ہرچند وہ کہتا تھا کہ ای فوج غیبی تم کون ہو
اور مجھسے کیا گناہ سرزد ہوا ہے کہ یہ سلوک کرتے ہو اونہون نے کچھ جواب ندیا اور سو کفشین دونون کے
سرپر مارکے اور اونکو تابوت مین بند کرکے راہ ہوا اختیار کی اور نظر مردم سے فوراً غائب ہوگئے اوس
مردود کا لشکر بغیر جنگ متفرق ہوا اکثر اہل اسلام نے اونکا تعقب کرکے بعضونکو قتل کیا ابو یزید کا مال و
اسباب اونچیا ہی دولت اسلام کو ہاتھ لگا لیکن سلطان کوجیکٹ نے طبل بشارت کا حکم ندیا اور فرمایا کہ اسکو
فتح نکہو کیونکہ ابو یزید گیدی قیس کی بلای سحر مین گرفتار ہوا کسواسطیکہ سلطان کوجیکٹ کو اوس
ملحد کے سحر و تابوت کا حال معلوم تھا القصہ ماتم شاہزادہ رکن الملک و معالجہ زخمیون مین مشغول
ہوی اور نعش اوس شہید کی امیر ناصر الدین بن ملک منصور طنجوی کے ہمراہ سید شہید
رکن الدین کے مقبرے کی طرف روانہ کی اور ملکہ عالیہ خاتون مع اپنے فرزند شاہزادہ معز الدین کے
کہ اوسوقت مین اوس شاہزادیکا سن نو برس کا تھا افریقیہ کیطرف روانہ ہوئین امیر جلال الدین
اور بعض سردار ہمراہ گئے ابو الحسن جو ہمراہ امیر یوسف ابن یعقوب مع امیر یعقوب کے ہمراہ تھے
اور دوسری روایت یہ ہے کہ امیر یعقوب و امیر یوسف سواری پہونچا کے پھر آئے اور شاہزادہ
معز الدین دو چہر ساتھ سے افریقیہ مین سے عالیہ خاتون اکثر فراق میں رہین گریہ کرتی تھین
شاہزادہ معز الدین کو عنقریب سایہ علم دولت صاحبقرانی اونکا عالم کو گھیر لیگا انواع سخن سے
اونکو تسلی دیتے تھے اور اس شاہزادہ عالیقدر نے اس سن سال مین ہمقدر فضل و کمال حاصل کیا تھا

کہ پیران ہفتاد سالہ اون سے علم و ادب تحصیل کرتے تھے

القصہ انکو افریقیہ مین اور سلطان کو مدینہ مین چھوڑ دی اور دو کلمہ اون دونون

مردودِ درگاہ الٰہی یعنی قیس و ابو یزید کی سرگذشت

راویان اخبار و ناقلان آثار اس قصۂ رنگین کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب قیس ابلیس نے ولید بن عقبۂ شامی کے کہنے سے ابو یزید کو معہ شداد کے کفش زنان تابوت سحر کے ذریعہ سے طلب کیا ضلیل شیطان نے کہ یہہ موکل سحر تھا اوس تابوت کو لاکے بارگاہ مین موجود کیا قیس تخت پر بیٹھا تھا کہ شیاطین نے تابوت اوسکے روبرو رکھدیا ضلیل نے نظر مردم سے غائب آہستہ قیس کے کان مین کہا کہ جو کچھہ تو نے کہا تھا مین اوسکو بجالایا قیس نے خوش ہوکے ولید بن عقبۂ شامی کو طلب کیا اور اوسکے روبرو اون دونون کو صندوق سے نکالا بسبب قید سحر کے اونکے دست و پا مین طاقت نہ تھی قیس نے ابو یزید سے مخاطب ہوکے کہا کہ ای دجال بدخصال و ای کور سراپا ضلال اگرچہ مین جانتا ہون کہ قبل از وقت یہ تیرا خروج بے سبب نہ تھا کیونکہ امام زادے اپنے پدر کی قدر نہین جانتے اور ابو القاسم محمد مہدی کو امام آخر الزمان نہین سمجھتے اس سبب سے حق تعالے نے تجکو اونپر مقرر کیا لیکن اس بات سے واقف نہ تھا کہ حق تعالے نے مجکو بھی مقرر کیا ہے تا تجکو بار دگر گرفتار کرکے قید کرون تاکہ زمانہ موعود تک مقید رہے اور ابھی وہ خر کہ جو تیری سواری کے واسطے مقرر ہے تجھہ تک نہین پہونچا اور ای دجال کور تو بھی ایک علامات قیامت سے ہے تجکو ابھی خروج سے کیا کام ای ناپاک ہرچند کہ امام زادے بھی بسبب انحراف دین حق کے قابل تعذیر ہین لیکن تیرے ہاتھہ سے اونکی تعذیر مقدر نہین ہوئی اب وہ وقت ہی کہ قصاص سادات مین تجکو کفش کاری معقول کرکے جزیرۂ اسود مین کہ حکم امام سے تیرے واسطے مقرر ہی مقید کرون تاکہ ظہور اکبر امام تک تو بھی قید رہے جسوقت کہ امام ظہور اکبر کرین تو بھی خروج کریگا اور تیرا قتل امام کے ہاتھہ سے ہی ابو یزید نے دیکھا کہ خواہ مخواہ یہ جادوگر نابکار قید توکریگا بلکہ اب بھی قید ہون اور اسپر کسیطرح غالب نہونگا یہہ تصور کرکے کہا کہ باش اے نابکار ساحر جبکہ سحر نے انبیا پر اثر کیا تو مین کس شمار مین ہون لیکن بہت جلد

کوئی ایسا سبب بھی ہوگا کہ تو بھی قتل ہوگا اور جہان تیرے وجود ناپاک سے پاک ہوگا بالفعل جو کچھ
تجھسے ہو سکے اوسمین تقصیر نکر بلکہ اگر تجھسے ہو سکے تو میرا سر قطع کر قیس الہیس نے برہم ہوکے کہا
کہ ای دجال کیا کرون تیری مرگ سبب ہاتھسے منہین ہر بعد اسکے لوگون سے مخاطب ہوکے
کہا کہ جو شخص نائب امام کو ساحر کہے اوسکی کیا سزا ہے لوگون نے کہا کہ یہ حال بھی نائب امام کو معلوم ہے
قیس نے کہا کہ بالفعل تھوڑی نجاست لاکے اسکے حلق مین ڈالو اور چند کفش نجاست آلودہ
اسکے سر پر مارو اور ہر روز اس سے یہی سلوک کیا کرو جب شداد نے یہ سنا کہا کہ ای ساحر ناپاک
نظر کردہ یزید و مروان سے یہ سلوک کرتا ہے سنگ سیاہ ہو جائیگا قیس نے کہا کہ اسکو بھی اس
سلوک سے محروم نرکھو القصہ ایک سو پچاس کفش نجاست آلود راتب ابو یزید اور سو کفش راتب شداد
اور بیست کفش راتب ولید بن عتبہ مقرر کیا شداد نے کہا ای ابو یزید لعنت ہو اس زندگی پر عجب
مصیبت مین ہم گرفتار ہوے ابو یزید نے کہا صبر کر اسکے بعد موافق تکالیف کے مرتبہ بھی لیگا اور یکپا
علم دولت فلک تک پہونچیگا القصہ قیس الہیس نے اسی طرح سے اونکی ایذا پر کمر باندھی اور بمضمون
اللھم اشغل الظالمین بالظالمین کا ظاہر ہوا جب لشکر قیس مین مصعب کے [illegible] پہنچا جاسوسون
خبر ابو یزید ایسے ملک امیر نجم الدین کا حال اوس سے بیان کیا قیس کے خیال [illegible] اگر ابو یزید
و شداد و ولید [illegible] بن مصعب کی [illegible] کے مقابل بھیجکے گفتگو کی کراور اس حیلے سے [illegible] تالیف
قلوب کر وہ [illegible] امیر نجم الدین کو اس مضمون کا نامہ لکھا کہ ای بہادر نجیب اور تیری بہادری پر
آفرین ہے چونکہ سنا ہے کہ تونے بھی اس کافر کے ہاتھ سے کہ جسکا اسم دجال اور کنیت ابو یزید ہے
اذیت پائی ہے لہذا مجکو منظور ہے کہ مین مصعب کے مقابل وسکو گفتگو کی کرون اور انکو معہ مروان
شہر کے اس تماشے سے داخل ثواب کرون دوسرے یہ کہ بالفعل مجکو تمھارے عقیدے سے بھی سروکار نہین
جسوقت لا امام زادون کو اس مذہب کی حقیقت ظاہر ہوگی اور وہ قبول کرینگے تم اونکے [illegible]

قبول کروگے اور اگر شاید اوسوقت قبول نکیا تو سمجھا جائیگا اور اب مین تمسے فقط ضیافت پر راضی ہون
امیر نجم الدین نامہ پڑھ کے راضی ہوے اور کہا کہ مین اس شرط سے قبول کرتا ہون کہ ضیافت
تو بھیجدونگا مگر دروازۂ قلعہ نکھولونگا اور خود بھی بیرون قلعہ نآؤنگا قیس نے منظور کیا اور کہلا بھیجا
کہ مجکو یہہ منظور ہے کہ اس دجال کو شہر بشہر کشان کشان مہدیہ تک لیجاؤن اور امام زادونکو دکھا کے
اسکو قید کرون اور اگر مجکو قلعہ کا لینا منظور ہو تو حکم امام سے میرے نزدیک قلعہ کا لینا کیا مشکل ہے
القصہ ابو یزید و شداد و ولید کو قلعہ کے روبرو بٹھا کے گفتگو کاری کی امیر نجم الدین نے
قیس کے واسطے ضیافت معقول بھیجی بعد ازان قیس کوچ کر کے روانہ ہوا بعد قطع مراحل و منازل
قیروان کے قریب پہونچا ارباغ بن مثلثہ کوفی کو بعد فتح ابو یزید نے وہانکا حاکم کیا تھا جب
قیس کو حال قیروان معلوم ہوا ارباغ سے کہلا بھیجا کہ ای مردک تیرا پیر و مرشد میری قید مین
پاپوش نجاست آلود پر اوقات بسری کرتا ہے تو قلعہ مین کیون ہے مناسب یہہ ہے کہ میرے پاس
چلا آ اور اپنے ہاتھ سے ابو یزید کے سر پر چند کفشین لگا کے میرا مقرب ہو والا تجکو اختیار ہے
ارباغ نے جواب مین سخنان سخت کہلا بھیجے اور برج و بارۂ قلعہ کو توپ و تفنگ سے آراستہ کیا قیس نے
یہہ حال سنکے حکم یورش دیا عین گرمی کارزار مین قیس بعنوان تماشا سوار ہوا اور اوسی حالت مین
ایک اسم سحر پڑھ کے قلعہ کی جانب دم کیا کہ جسسے توپ بند ہوگئی شہاج و نتویل نے خندق سے
گذر کے دیوار مین رخنہ کیا اور اہل قلعہ کو قتل کر کے اور ارباغ کو زندہ گرفتار کر کے قیس کے پاس لائے
اوس بحاری نے اوس کافر کو بدترین عذاب سے جہنم واصل کیا اور شہر مین منادی کی کہ جو شخص خوف لشکر
ملک رشید سے اس شہر مین مخفی ہو وہ آئے مین اوسکو حاکم قیروان کر کے سکہ و خطبہ بدستور
سابق امام زادہ قائم بامر اللہ کے نام مقرر رکھونگا اور اوسکے دین سے بھی متعرض نہونگا جسوقت
مذہب کی حقیقت امام زادون کے ذہن نشین کر کے اونکو راہ پر نہ لاؤنگا اوسوقت میرا دعوی امام زادونکے

ملک احمد نامی ایک مرد معمر کہ خواہر ملک شید قیروانی اوس سے منسوب ہو اور وقت قتل
عام کے کسیکے مکان مین وہ پوشیدہ ہوگیا تھا یہ منادی سنکے قتیس کے پاس آیا اور تمام حال
بیان کیا اوسنے شہر کو اوسکے سپرد کیا اور کہا کہ ہرچند مین مقدمہ مذہب مین کچھ تعرض نہین کرتا لیکن
تم خود انصاف کرو کہ اگر امام میری مدد نکرتے تو یہ قلعہ باین آسانی ایک روز مین کیونکر فتح ہوتا ملک احمد
نے کہا تسخیر قلعہ ایک طرف ابو یزید کو کیونکر گرفتار کیا ہو البتہ تمھارے امور غور طلب ہین خواہ کوئی
اسکو جادو سمجھے یا مدد غیبی تصور کرے قتیس کو ملک شید کی گفتگو پسند ہوئی اور اوسکو خلعت دیا
اور ابو یزید کو ساتھہ روز تک چارسو بازار مین سعد شداد و ولید کی کفشکاری کی اور ہر وہان شہر کو
خوش کیا بعد اسکے وہان سے کوچ کرکے سرحد ہند مین داخل ہوا جاسوسون نے تمام اخبار آ
لشکر قتیس اور اوسکا ارادہ سلطان فلک جاہ اور سلطان کوچک سے عرض کیا سلطان نے
اسباب مین دلاوران لشکر سے مشورہ کیا سلطان کوچک نے کہا اسمین کوئی شک نہین ہے کہ وہ
حرامزادہ یعنی قتیس ساحر ہے کیونکہ سلطان فردوس مکان نے شیخ وحید الدین کی زبانی
اس کافر کے حال کی خبر دی ہے بعضون نے کہا اس صورت مین ہمکو اوس سے کیا کرنا چاہیے
سلطان کوچک نے فرمایا کہ بغیر جنگ کے چارہ نہین ہے اگر مرضی حق تعالی اسمین ہے کہ دین حق بدستور
قائم رہے تو البتہ بہر صورت ہمکو اوس پر فتح عنایت کریگا اور اگر رضائی الہی دوسری صورت پر ہے تو
ہمکو سوائے قتل ہونیکے چارہ نہین ہے لیکن ہمکو امید ہے کہ حق تعالی ہمکو اوسپر مظفر کرے تمام
سردارون نے سلطان کوچک کے قول کی تصدیق اور اپنی فتح وظفر کی حق تعالی سے دعا کی اسی
اثنا مین خواجہ صندل ریا باری نے ملکہ بلالہ کا رقعہ سلطان کو دیا سلطان نے بعد مطالعہ
اپنے فرزند سلطان کوچک کو دیکے فرمایا کہ بعد مطالعہ اپنی جدہ کے رقعہ کا جواب لکھکر بھیجدو
سلطان کوچک نے اوس رقعہ کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فرزند عالیقدر و اے بادشاہ فلک جاہ

تمہارے پدر بزرگوار کا فراق اس ضعیفہ کے واسطے کیا کم تھا کہ فلک نے فراق فرزند مین بھی گرفتار کیا جس وقت سے مین نے سنا ہے کہ قیس نے شاہزادہ حیدر کو تابوت سحر مین بند کر کے نظر سے غائب کیا دو مرتبہ مین نے اپنی ہلاکت کا قصد کیا اور ہر مرتبہ عالم غیب سے مجکو بشارت ہوئی اور مجکو امیدوار کیا والا ابتک مین اپنے کو ہلاک کیا ہوتا لیکن ابتک اوس قرۃ العین کی نجات کا اثر ظاہر نہین ہوا امیدوار ہون کہ فکر اوسکی خلاصی کی کرنا چاہیے کہ اب مجکو اس سے زیادہ تاب مفارقت نہین ہے سلطان کوچک نے جواب مین لکھا کہ ای جدۂ ماجدہ غم جدائی شاہزادہ تنہا آپکو نہین ہے ہم سب بھی اسی غم مین مبتلا ہین اب وہ کافر ساحر یہان آتا ہے یقین ہے کہ آپکی بشارت صحیح ہو اور شاہزادہ شاہزادہ حیدر بسلامت آپسے ملے اس عرصہ مین جاسوسون نے عرض کی کہ اکراد کوہ نشین کہ سپہ سالار نجم الحق ہے بعنوان ایلچی گری آتا ہے سلطان کوچک نے بارگاہ جباری کو آراستہ کیا دوسرے روز اکراد آیا سلطان کوچک نیم تخت پر بیٹھے تھے اور سلطان قائم بامر اللہ کہ اونکو فلک جاہ کہتے ہین بسبب بیماری کے شہر مین تھے اور اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ روز جنگ دروازہ پر بیٹھکے تماشای جنگ دیکھتے تھے القصہ اکراد کوہ نشین نے داخل بارگاہ ہو کے موافق تعلیم قیس کے اسطرح سلام کیا کہ السلام علیک یا ابن الامام المنتظر السلام علیک یا ابن المہدی الموعود سلطان نے فرمایا لا علیک السلام ای طاغی و ای ملازم باغی اکراد نے کہا اے شہریار حیف ہے کہ اور لوگ تمہارے جد امام محمد مہدی کے طفیل سے منزل مقصود کو پہونچین اور تمہارے نزدیک امام مذکور کی کچھ قدر نہو سلطان کوچک نے ہنس کے کہا کہ ای اکراد تجکو قیس نے گمراہ کیا ہے اور وہ لعین چاہتا ہے کہ امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ کو ضلالت مین ڈالے اور اوسنے کہین سے سحر حاصل کرکے یہ فتنہ برپا کیا ہے اکراد نے کہا ای شہریار عالی قدر تعجب ہے کہ نجم الحق تمہارے جد کا نائب ہو اور تم اوسکا کہنا قبول نکرو حالانکہ اسی ایام مین تمہارے دشمن قوی ہوئے ہین

بعد امام موکلان غیبی کے ہاتھ طلب کرکے ہر روز گفتگو کرتا ہے اور وہ دجال ہے کہ شاہزادہ
رکن الملک کو جسنے شہید کیا اور تم اوس سے ایسا سلوک کرتے ہو اور اوسکو ساحر کہتے ہو
سلطان کوچک نے فرمایا کہ اوس بدبخت کو قید ابو یزید سے بھی سوای ضلال ہت محمدیہ کے اور کچھ
منظور نہیں ہے مگر ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد اور میرے نزدیک ابو یزید اوس سے بدتر ہی
اور وہ اوس سے اکرا دنے کہا کہ ای شہریار مین مرد سپاہی ہون اور سیہ کچھ نہین سمجھتا مگر یہ عرض
کرتا ہون کہ اب نجم الحق اسواسطے آیا ہے کہ تمکو اپنے عقیدت مین لاوے اور تم بہت لطف ہو
اس صورت مین البتہ جنگ ہوگی پس اگر تم اوسپر غالب ہوے تو تمہارا دین برحق جان کے تمہاری
رفاقت اختیار کرونگا اور اگر وہ تمپر غالب ہوا تو جو میرا مذہب ہے وہ ہی اگر وہ تمھارے گمان مین ساحر
تو یقین ہے کہ تمھارا حق اوسکو سحر سے ہو تمکو بھا ئیگا چنانچہ سابق مین تمنے اور تمہارے پدر نے ساحرونکو قتل کیا
اور طلسم فتح کیے ہین سلطان کوچک نے فرمایا خدا بزرگ ہے خیر اب تم نامہ لاؤ مین دیکھون کیا لکھا ہے
اکرا دنے نامہ سلطان کو دیا سلطان نے منشی کو دیا اور کہا کہ باواز بلند پڑھ جب وہ نامہ
پڑھا گیا اوسمین لکھا تھا کہ بعد حمد الہی و نعت رسالت پناہی ضمیر انور امام زادہ القائم بامر اللہ پر
پوشیدہ نہ ہو کہ آفتاب کو ستارہ نہ سمجھنا اور مشعل جہان افروز کو چراغ سے کم نور جاننا اور امامت ابو القاسم
محمد مہدی بن عبداللہ کو مانند ساٮر سلاطین شمار کرنا آئین عقل سے بعید ہے حالانکہ یہ بات تمہارا
آگہی ہو اور تم اوس سے محروم ہو آگاہ ہو امامت بعد صادق علیہ السلام کے اونکے پسر بزرگ
اسمعیل کو پہونچی اور اسیطرح نوبت بنوبت تمہارے جد کی طرف منتقل ہوئی تا اینکہ تمھارے پدر بزرگوار
ابو القاسم محمد مہدی پر ختم ہوئی اور وہ جناب قدوہ مہدی موعود ہین اگر تم سے یہ بات لکھا
لیکن خود وہ تعنت ہے اور شیخ وجیہ الدین دروغ گو تمہارا ہے کہ تمھارے اعتقاد مین تمھارا
پدر نے وفات پائی مگر ایسا نہین ہے بلکہ وہ تمھاری نظرون سے غائب ہے اور وقت پر ظاہر ہوگا

چنانچہ ایک اونکے امامت کی علامت خروج دجال ہے کہ واقع ہوا یعنی ابویزید دجال نے
خروج کیا اور اوس سے تمکو ضرر تین پہونچین لیکن یہہ ظہور دجال میری زمانہ مین کہ نائب امام ہون واقع ہوا
اور مین اوسکو پھر جزیرۂ اسود مین مقید کرونگا اور جس قدر اوسنے تمھاری خون ریزی کی ہے اوسقدر
اوسکو بھی ایذا پہونچاتا ہون لیکن تم اپنے حق پدر کو پامال نکرو اور مانند پسر نوح کے جہان سے گمراہ نجاؤ
مجکو اپنے پدر کا نائب تصور کرو اور اگر اسکے خلاف کروگے تو تم مین اور دوسرون مین کچھ فرق نہین ہے
تمھارے بہادر شاہزادہ حیدر کو مینے قید کیا ہے اور اوسکی کچھ پرواہ نہین ہی کیونکہ پیغمبر و امام
اعلان حق کے واسطے آئے ہین جو شخص دین سے منحرف ہو موافق مرتبے کے واجب التعذیر ہے ؎
بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست ❊ اگر میرا کہنا قبول نکروگے تو اچھا نہوگا اور اگر قبول کروگے تو شاہ
شاہان ہوگے ورنہ بحکم امام تمکو قید کرکے حبس دائم کرونگا اور موکلان عالم غیب میرے حکم مین ہین اور
تابوت پران کتابی تابوت سکینہ ہی خدا نے مجکو دیا ہی چنانچہ تمنے بھی اوسکا حال سنا ہوگا اور
آپ خود دیکھ لینا ؎ اول از در سلامت کردم ❊ انچہ حق بود بیامت کردم ❊ سخنی من نکنی گر تو پسند ❊
عمر خود را بسرای و ربند ❊ سلطان کو جات نے یہہ مضمون نامہ سنکے نہایت پیچ و تاب کھایا اور جواب مین
لکھا کہ ای حرامزادہ ساحر و ای ضال مضل تیری اور تیرے مذہب کی حقیقت روز اول سے ہمکو معلوم ہے
کہ جہود امت محمدؐ تو ہی ہے اور مانند یونس جہود کے کہ امت حضرت مسیح علیہ السلام کو ضلالت مین ڈالا تو بھی
چاہتا ہے کہ امت محمدؐ کو ضلالت مین ڈالے اور تیرا تابوت پران بھی سراسر سحر ہے اور اے گیدی زندگی
سلطان مین اونکو ناحق امامت سے متہم کیا اور شیخ وجد الدین پر بھی تہمت کرکے اوسکو شہید کیا
حق تعالے تیرے شر سے مسلمانون کو اپنی حفظ مین رکھے اور تو چاہتا ہے کہ ابویزید کی گرفتاری سے
ہمکو بھی فریب دے ہم ایسے نہین ہین کہ تیرے فریب مین آوین جو کچھ تجھسے ہو سکے اوسمین تقصیر نکر
الغرض نامہ لکھکے اکراد کوہ نشین کو دیا اور وہ رخصت ہوا اور قیس کا نامہ معہ مسودۂ جواب

سلطان فلک جاہ کی خدمت مین بھیجا سلطان فلک جاہ نے اس جواب پر سلطان کوچک کی
نہایت تعریف کی لیکن جب اوس لعین کو جواب نامہ پہونچا اوس نامہ کو دیکھکے کہا کہ تا مقدور مین نے
قائم بامر اللہ کی امامزادگی کی رعایت کی گروہ کو سمجھین اور حق کو نہ پہچانین تو اسمین میرا کیا قصور ہے چنانچہ
آج شب کو امام نے مجھسے فرمایا کہ تو اعلان دین حق مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا مخالفون کو اگرچہ میرے
فرزند ہون قتل کرنا چاہیئے کہا کہ یا امام اول تمھارے فرزندون کو قید کرونگا اگر اونہون نے اسپر بھی
قبول نکیا تو تا قیامت اونکو قید رکھونگا فرمایا تو مختار ہے پس ای دلاوران نصرت قرین و ای محبان دین تم
شاہد رہنا مینے اونکی رعایت مین تقصیر نہین کی اب کہ وہ اصلا راہ پر نہین آتے پھر مین کیا کرون مینے
کہا نائب امام اونکے قتل و حبس مین مختار ہے قیس نے کہا اول مہدیہ کے برابر دجال کو
گرفتاری کر کے جزیرہ اسود مین بھیج کے مقید کراون بعد ازان ان سے سمجھون یہہ کہکے اور
کوچ کر کے مقابل لشکر ظفر پیکر کے خیمہ کیا بعد دو روز کے شب کو طبل جنگ بجایا لشکر اسلام مین بھی
طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی ہوئی قیس لعین تخت اقبال پر سوار قلب لشکر مین کھڑا ہوا
سلطان فلک جاہ دروازہ مہدیہ پر بیٹھے اور سلطان کوچک سایہ علم شیر پیکر مین مرکب
استادہ ہوے کہ یکایک قیس کے تخت کو میدان مین لائے لوگون نے باہم کہا کہ یہہ کیا بارادہ حرب
میدان مین آیا ہے قیس نے باواز بلند کہا ای سلطان اسمعیل بن امام قائم میری باتون کو تم نے
سراسر غلط سمجھکے وہ جواب لکھا اگرچہ قیامت مین میرا صدق و کذب تم پر ظاہر ہوگا لیکن دنیا مین بھی
سمجھنا چاہیئے مینے حکم امام سے دجال کو گرفتار کیا اور سب کے روبرو اوسکو گرفتاری کر کے جزیرہ
اسود مین بھیجتا ہون کہ زمانہ موعود تک مقید رہے یہہ کہکے ابو یزید و شداد و ولید کو طلب کر کے
اول گرفتاری کی بعد ازان خلیل شیطان کو طلب کر کے کہا اسکو جزیرہ اسود مین لیجاؤ اور اسکو
قید سے آزاد کرو لیکن دو شیطان اسپر مقرر کرنا تا وہ اسکی نگہبانی کرین شداد و ولید نے بھی کہا

کہ ہمکو بھی ابو یزید کے پاس بھیجدے القصہ اون تینون کو تابوت مین بند کیا اور شیاطین اونکو لیکے روانہ ہوے اور جزیرہ اسود دریائے محیط مین واقع تھا اور ایک عمارت بھی وہان تھی اونکو لیجا کے اوسمین قید کیا قیس بعد بھیجنے ان تینون آدمیون کے باردگر مرکب پر سوار ہو کر سلطان کوچک کے سامنے آیا اور نصائح مذکور کا اعادہ کیا جواب مین گالیان سنین اور خجل ہو کے پھر گیا اور کہا ای اسمٰعیل شعر من انچہ شرط بلاغ است باتو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ٭ بالفعل ایک بات اور تجسے کہتا ہون تم محمد ابن حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام دوازدہم جانتے ہو اور مین تمھارے جد محمد ابن عبداللہ ابوالقاسم کو امام جانتا ہون اگر مین حق پر ہون تو جنگ مین تم پر غالب ہونگا اور اگر تم حق پر ہو تو تمھارے ہاتھ سے قتل و مقہور ہونگا کل مجھمین اور تم مین جنگ ہوگی یہہ کہکے پھر گیا اون بیدینون نے کہ مطیعان قیس تھے اوس حرامزادے کے قدم کو بوسہ دیکے کہا ایسا تو نائب امام ہے کہ باوجود سب دشنام سننے کے فروتنی اور تحمل کو کار فرمایا وہ ملعون مکار اس بات سے خوش ہوا اور یہہ قصد کیا کہ ایک سحر سے کام نہو آہستہ آہستہ کام کروان دونون لشکرون کو کہ سامنے جنگ مین چھوڑو

اور داستان غرائب بیان احوال شاہزادہ حیدر دلاور اور مقیدان دیگر کے کہ جو ابلیس ثانی یعنی قیس کے قید سحر مین گرفتار ہین سنئے

راویان اخبار نے اسطرح روایت کی ہے کہ جب قیس ابلیس نے شاہزادہ نامور حیدر کو تابوت پران مین رکھکر محیط آباد کی طرف بھیجا مہتر زنگ بن مہتر طرفنگ کہ شہزادہ عالیقدر کے ہمراہ آیا تھا اوسنے یہہ حال دیکھکے آہ سرد جگر پر درد سے کھینچی ہرچند کہ اوسکو نہین معلوم تھا کہ شہزادی کو کہان لیگئے لیکن بصورت مبدل اوسکے لشکر مین داخل ہوکے اور اوس مردود کی کتخدائی کا حال معلوم کرکے عقل سے دریافت کیا کہ البتہ اسنے اون مقیدون کو وہین بھیجا ہوگا یہہ

تصور کرکے محیط آباد کی جانب روانہ ہوا اور بعد گرفتاری شہزادہ لشکر شہزادے نے جنگ مغلوبی کی
کچھ لوگ شہید ہوئے اور باقی نے متفرق ہو کے اردوی معلی کی راہ لی اب مہتر زرنگ کا حال سنیے
کہ مہتر زرنگ شہزادہ حیدر کی تلاش میں محیط آباد کو تلاش کرتا ہوا با دل غمناک و چشم نمناک
قطع مسافت کرتا تھا بعد چند روز کے کنارہ دریای عمان کے پہونچا سواد محیط آباد اوسکو معلوم ہوا
شہر میں داخل ہو کچھ فکر کرتا تھا کہ شہزادے کا حال کس سے پوچھیے تمام روز شہر کوچہ بازار میں پھرا شہر کو
نہایت معمور پایا شبکو ایک سرائے میں قیام کیا اور سرائے دار سے اختلاط گرم کر کے پوچھا کہ ای برادر
مین مرد مسافر ہوں اور اس شہر کے حال سے واقف نہیں ہوں مجھسے بیان کرو کہ اس شہر کا کیا نام ہے
اور بادشاہ کون ہے اور اوسکی ملت کیا ہے اوسنے کہا ای مرد مسافر اس شہر کا نام محیط آباد ہے
اور ملک محیط بادشاہ کا نام ہے اس سے قبل اوسکا دین نصاری تھا اور اب نجم الحق نائب امام کی توجہ سے
مسلمان ہوا ہے اور اپنی دختر کو کسبہ کا اوس سے عقد کر کے اوسکے ہمراہ تسخیر ممالک کو گیا ہوا ہے مہتر زرنگ نے
کہا نجم الحق وہی بزرگوار ہیں کہ جنکے ہمراہ تابوت پران ہے سرای دار نے کہا ہاں وہی ہے
کہ مخالفوں کو تابوت مذکور میں قید کر کے زندان میں بھیجتے ہیں مہتر نے پوچھا کہ زندان کہاں ہے
سرای دار نے کہا میں نے سنا ہے کہ اسی شہر میں ہے یقین ہے کہ وہ تہخانہ بادشاہی کے قریب
کسی جگہہ ہوگا مہتر زرنگ نے فقط اسیقدر اوس سے حال دریافت کر کے شب بسر کی دوسرے روز
ہر چند زندان کو تلاش کیا مگر کہیں سراغ نہ پایا شبکو پھر سرائے میں بسر کی دوسرے روز پھر تلاش پر
کمر باندھی القصہ چند روز تلاش کیا لیکن ہرگز زندان شہزادے کا سراغ نپایا ایک روز دلتنگ
ہو کے صحرا کی جانب نکل گیا ایک مرغزار میں پہونچا کہ جوش گل و لالہ سے اوسکو بہشت بریں کہنا چاہیے
اوس صحرا میں شکار بھی تھا مہتر سیر کنان ایک درخت چنار کے قریب پہونچا ایک چشمۂ آب بھی وہاں تھا
مہتر کو وہ مقام پسند آیا اور ایک لمحہ وہاں توقف کیا قضارا ایک آہو بھی وہاں آگیا مہتر نے تیر ناوک

اوسکو مار کے ذبح کیا اور کباب پکا کے بقدر رشتہا کھایا اور آب چشمہ نوش کرکے شہزادیکی فکر مین گیا

لیکن اب حال زندان شہزادہ وغیرہ اور اوسکی حقیقت عرض کرتا ہون

کہ قیس لعین نے قلعہ محیط آباد مین ایک حجرہ اپنی محلسرا مین بنا کے ان دلاورون کا زندان
مقرر کیا تھا چنانچہ شیاطین تابوت ایران لاکے درحجرہ پر رکھتے تھے اور غلام وخواجہ سرا
قیدیون کو اوس صندوق سے نکال کے حجرہ مین قید کرتے تھے اور قیس لعین نے اپنی
زوجہ کوکبہ کو بھی اپنا ہم مشرب کیا تھا یعنی بت جہودمین اوسکو لاکے اپنے راز سے آگاہ کیا تھا
اور قلیل سحر بھی اوسکو سکھایا تھا بالفعل ربط وضبط اس حجرہ کا کوکبہ سے تعلق رکھتا ہے اکثر اوقات
کوکبہ واسطے دیکھنے قیدیون کے اوس حجرہ مین تنہا جاتی ہے اور آب ونان اونکو دیتی ہے
ایک روز کوکبہ مست جام ہوس تھی داخل حجرہ ہوئی اور ہر ایک کو دیکھنے لگی قضارا اوس وقت
جبلان کو وہ چپکر کی توسن سرکش خواہش نے بدلجامی کی تھی اور اوسکے زیر جامہ کو بلند کیا تھا
کوکبہ نے یہہ دیکھکے دل مین کہا کہ جبلان کے پاس عجب چیز ہے کہ موجب تیری سیری کا ہوسکیگا
الحاصل عاشق ہوئی اور اوسی شبکو پھر حجرہ کھولا اور شمع لیکے اندر گئی سبکو معہ جبلان کے
خواب مین پایا آہستہ آہستہ آکے جبلان کے سرہانے بیٹھی اور اوسکے لب کے بوسہ لیا سبب
بوی بد کے کہ سحر کی وجہ سے کوکبہ کے دہن سے آتی تھی جبلان بیدار ہوا کوکبہ نے اوس حالتمین
دوسرا بوسہ لیا جبلان نے کہا ای گندہ خوری تو کون ہے کہ مجکو تیری بوی دہن ناپاک نی عجب
بلا مین گرفتار کیا کوکبہ نے ایک اسم سحر پڑھا کہ سوای جبلان کے سب بیہوش ہوگئے اوسوقت جبلان سے
ناز ونیاز شروع کیا اور کہا ای جبلان تیرا کوکب اقبال اوج عزت پر پہونچا ہے کہ بیچم الحق تجپر عاشق ہوئی
ای جبلان مینے تجکو چند بار دیکھا لیکن مجکو کچھہ خیال بھی نہوا آج دیکھکے بے اختیار تجپر عاشق ہوئی
سبحان اللہ ہر چیز وقت پر موقوف ہی اب مجسے انکار نکر کہ عشرت تازہ موجود ہے اور قتل ہی بھی

امان مین رہیگا جبلان اوسکی بو بدسے نہایت بدحظ ہوا تھا کہا کہ ای زانیہ نابکار وای ساحرہ مکارہ مین
تجھسے ہرگز مختلط نہونگا ایک تو تیرا شوہر موجود ہے دوسرے تیری بوے دہن نے میرا حال تباہ کیا
یہہ شدنی نہین کہ مین تجھسے اختلاط کرون القصہ کوکبہ نے ہرچند سماجت کی لیکن جبلان کو اپنی
حال پر مہربان نپایا کوکبہ نے کہا ای جبلان اگر یہہ میری آرزو نہ برلائیگا تو میرے ہاتھ سے تجھکو
اذیت پہونچیگی جبلان نے کہا ای نابکار اس سے زیادہ اور کیا اذیت پہونچائیگی کہ ہر وقت تیری
قید مین ہون لیکن اب حکم دے تاکہ مجھکو قتل کرین کوکبہ اوسوقت تو چلی گئی مگر اوسکا حال روز بروز بدتر
ہوتا تھا اکثر شب کو تنہا جبلان کے پاس جاکے اپنی خواہش کی اوس سے درخواست کرتی تھی لیکن
جبلان قبول نہین کرتا تھا مہرافروز نامی طالع افروز کی ایک دایہ تھی ایک روز طالع افروز نے
اوس سے کہا کہ ای دایہ مین اندنون مین اپنی مادر کا حال تباہ دیکھتی ہون اور مینے اوسکی ہرچند فکر کی
مگر کچھ حال نہ معلوم ہوا اگر تجھسے ہوسکے تو اوسکا حال آزردگی دریافت کرکے مجھسے بیان کر مہرافروز نے
قبول کیا اور اکثر اسی فکر مین تھی تا آنکہ ایک شب دیکھا کہ کوکبہ تنہا اوٹھی اور کلید زندان لے کے
زندان کی طرف روانہ ہوئی دایہ بھی اوسکے عقب مین روانہ ہوئی کوکبہ نے در زندان پر آکے
قفل حجرہ وا کیا اور اندر گئی اول بدستور اسم سحر سے سبکو بیہوش کیا بعد ازان کہا کہ ای خانہ خراب
مجکو اپنے عشق مین قتل کیا ہای خدا میری مراد پوری کر نزدیک ہے کہ تیرے ہجر مین ہلاک ہون اگر تو
میری آرزو پوری کریگا اوسوقت جو کچھ کہیگا ویسا ہی کرونگی بلکہ تجکو لیکے یہان سے نکلجاونگی مگر کیا کرون
شوہر میرا دسترس مین نہین ہے والا تیری خاطر سے اوسکو بھی قتل کرتی اور اگر اب بھی قبول نکریگا تو تقصیر نکرون
لیکن مین جانتی ہون کہ بسبب سحر کے زہر و شمشیر اوسپر کارگر نہین ہوسکتی جبلان نے اس بات کا
اوسکو جواب ندیا بلکہ گالیان دین آخر کوکبہ مایوس ہوکے کمال اندوہ سے اوٹھی لیکن مہرافروز نے
دایہ نے طالع افروز سے آکے یہ تمام حال بیان کیا طالع افروز نے سنکے کہا اسکو کیا ہوگیا

کہ اس سن و سالگی مین عشق بازی کی اور مجھسے بہی کہ دختر جوان ہون شرم نہ کی لیکن ان باتون سے دایہ کو
منع کیا اور خود بہی خاموش رہی تا اینکہ شاہزادہ حیدر کو تابوت زران مین مقید کرکے لائی کوکبہ نے
بدستور بند و زنجیر مین گرفتار کرکے شاہزادی کو بہی صندوق سے نکالا کنیزین اور خواجہ سرا شاہزادی کے
گرد جمع تھے اور شاہزادہ اثر سحر سے بیہوش تھا کیونکہ قاعدہ تھا کہ قیدی تابوت دوسرے روز
ہوش مین آتا تھا لیکن کوکبہ نے شاہزادے کے جمال پر حیران ہوکے دل مین کہا کہ جوانان
خوب خوب میری قید مین گرفتار ہوتے ہین لیکن مین جبلان کی عاشق ہون کہ عجب ذات العمود
در ادر کہتا ہے الغرض شاہزادے کے جمال کا شہرہ ملکہ طالع افروز نے سنا اور وہ بہی
مشتاق ہوئی اور یہہ دختر سحر نہین جانتی القصہ ملکہ بہی آئی اور اوس حالت بیہوشی مین شاہزادہ کو
دیکھکے ہزار جان سے عاشق ہوکے آہ سرد جگر سے کھینچی اور وہان سے ہٹ کر اپنے دلکو سمجہایا
اور شاہزادی کو بدستور دیگران زندان مین لیگئی دوسرے روز شاہزادے کو ہوش آیا
اپنے کو اوس حجرہ مین دیکھکے آنکھہ کھولی اسطرف اور اوسطرف دیکھا امیر معظم الدین محبوب شاہ و
جبلان کوہ شکن بہی وہان موجود تھے انہون نے بہی شاہزادے کو دیکھکے سلام کیا شہزادہ
اون سے پوچھا اونہون نے کہا ای شاہزادہ عالیقدر کیا عرض کرین قید سحر مین گرفتار ہین قبل اسکے ایک
ایک نان جو اور کوزہ آب ہمکو ملتا تھا لیکن چند روز سے طعام لذیذ و آب سرد و شربت ہمکو ملتا ہی
اسکا سبب ہمکو معلوم نہین ظاہرا مین قدم گرامی سے ہو جبلان نے اس بات سے ہنسکے کہا
کہ یار وہ نان جو اور آب گرم اس نعمت سے بہتر تھا اور اوسکو زوال نہ تھا اور اس نعمت سے
مجھکو خوف ہی کہ آخر زہر سے مبدل نہو اور ہمکو قتل نکرائے شاہزادہ حیدر نے کہا ای جہان پہلوان
جبلان تمہاری باتین اسرار سے خالی نہین بیان کرنا چاہیے جبلان نے اول انکار کیا
آخر کو کوکبہ کے آنیکی اور عاشق ہونیکی نقل بیان کی اور کہا یہہ طعام لذیذ اسیواسطے بہیجتی تہی

تا کہ مطلوب اوسکا الا نہو نگر مین اوسکو ہرگز قبول نکرونگا اسی باعث سو بیٹے کہا کہ آخر زہر سو بدل ہو شہزادے نے خوش طبعی سے کہا کہ پہلوان اوسکو کیون قبول نہین کرتا جبلان نے کہا اے شہزادے اول تو وہ ضعیفہ ہے دوسرے ایسی بو بدبو اوسکے دہن سے آتی ہے کہ اوس سے مرگ ہزار درجہ بہتر ہے امیر مظہر الدین و مجبول شاہ نے کہا اے پہلوان ہم بھی اس سحر مین ہین ہمنے نہین دیکھا کہ کو کبہ تمھارے پاس کب آتی ہے جبلان نے کہا وہ ایسا اسم سحر پڑھ کے تکو بیہوش کر دیتی ہے شہزادۂ حیدر نے فرمایا ہم عجب بلا مین گرفتار ہین حق تعالی ہمکو اس سے نجات دے اور معلوم نہین اوس حرامزادہ ساحر یعنی قیس نے لشکر و شہر قیروان پر کیا بلا نازل کی ہو عجب مردود ہے دیکھو کہ اضلال امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کیواسطے کیا حیلے اوٹھا رکھے ہین اگر یہ مردود ہم واصل ہی ہوا تا اوسکا مذہب باقی رہیگا اور اوسکا فرقہ بھی فرقۂ ہفتاد و سہ مین داخل ہوگا القصہ شہزادہ ہر وقت مناجات کرتا تھا اور اپنی اور مسلمانون کی نجات اوس ابلیس جادوگر کے ہاتھ سے طلب کرتا تھا اور اکثر شبکو آرام نہین کرتا تھا اور تضرع و زاری کرکے مناجات کرتا تھا کہ خداوندا میرے پدر اور برادر و برادرزادے نے طلسم فتح کیے اور ساحرونکو قتل کیا لیکن مجھسے ابتک کوئی کام نہین ہوا کہ جس سے میرا نام باقی رہے اور یہ ساحر جو تیرے حبیب کی امت کو ضلالت مین ڈالتا ہے امیدوار ہون کہ مجکو اوسپر ظفر عنایت کرتا کہ عالم مین میرا نام بھی باقی رہے اور وقت عطا انبیا و اوصیا کو شفیع کرتا تھا

لیکن اب داستان محبت بیان طالع افروز بنت قیس لعین کی سنیے

کہ جسوقت ملکہ مذکور کی نظر شاہزادۂ حیدر کے جمال پر پڑی فورا عاشق ہوگئی لیکن دل مین کہا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ کیا ہوا مین اپنی مادر پر طعنہ زن تھی چنانچہ خود دام عشق مین مبتلا ہوئی طرفہ یہ کہ یہ لوگ یعنی اولاد سلطان ابو الفاسم اور اونکے پہلوان ہماری طرف التفات تک نہین کرتے چنانچہ کوکبہ ہر شب جبلان کے پاس جاتی ہے اور منت و خوشامد مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کرتی مگر وہ

پہچان اسکا اظہار قبول نہین کرتا اور یہہ تو پیر سلطان مرحوم ہے کیونکہ دختر دشمن سے مشتاق ہونا
گوارا نکریگا اور اپنی خیال مین اپنا راز دل کسی سے بیان نکیا مگر گاہی گاہی اپنی مادر کے ہمراہ ندیمین
جاتی تھی اور اپنے دلدار کے نظارۂ جمال سے دل کو تسکین دیتی تھی اور اوسکی مادر بھی نظارۂ جمال جمیلا
کو غنیمت جانتی تھی لیکن جب شاہزادہ حیدر نے طالع افروز کو دیکھا شاہزادہ بھی اوسپر
عاشق ہوا مگر اظہار نکیا اور اسیطرح چند روز گذرے راوی کہتا ہے کہ ملکہ طالع افروز کو شکار کا نہایت
شوق تھا اور اکثر اوقات شکار کو جاتی تھی ایک روز ایام عشق مین کمال بیدماغی سے شکار کو گئی اور
ایک آہو کے پیچھے گھوڑا اڑا الا تقدیر اوسکو وہان لائی کہ جہان مہتر زرنگ بن مہتر طرفنگ
لب چشمہ خواب مین تھا ملکہ طالع افروز نے وہان پہونچکے آہو کو شکار کیا لیکن اوسنے دیکھا کہ ایک
شخص سوتا ہے حیران ہوئی کہ میرے شکارگاہ مین یہہ کون ہے کہ جرأت کرکے داخل ہوا ہے
اور بآرام تمام سوتا ہے وہان سے اپنے مقام مقررہ پر آئی اور گلزار نامی ایک کنیز سے کہا کہ یہہ
شخص جو سوتا ہے اوسی بیدار کرکے میرے پاس لے آتا مین اوس سے پوچھون کہ وہ کون ہے
اور اوسکا سبب جرأت کیا ہے اور خود شراب طلب کرکے پینا شروع کی جب ملکہ کا دماغ بادۂ ناب سے
گرم ہوا گل و گلزار و صحرا کی طرف دیکھا اور اوس مستی مین شہزادہ حیدر کو یاد کرکے اوسکے غم مین
زار زار روئی اور یہہ بیت بار بار تکرار کرتی ہے شعر بی یار سیر جلوۂ باغ و بہار حیف ٭ گل خندہ زد
به بیکسی ما هزار حیف ٭ کشتی آرزو ست غریق محیط غم ٭ دور فلک نمی بردش برکنار حیف ٭ دستی کہ صد
بگریبان هزار بار ٭ نگرفته است گوشهٔ دامان یار حیف ٭ لیکن گلزار خواص ملکہ مہتر زرنگ کے
پاس آئی اور اوسکو بیدار کرکے کہا ای برگشتہ بخت تو کون ہے کہ قدم جسارت شکارگاہ ملکہ مین رکھا
کیا اپنی جان سے سیر ہوا ہے مہتر زرنگ نے جو آنکھہ کھولی شعر نازنینی دید چون ماہ تمام ٭
سرو قامت گلبدن نازک خرام ٭ قامتی مانند سروا فراخته ٭ وز ادای کار عاشق ساخته ٭

از غضب ہر دم نگاہی میکند ؛ ہم بہم گاہ گاہی میکند ؛ او مہتر اوٹھا اور مانند عشق پیچان کے اوس سے
لپٹ گیا عیار بھی تھا اور جوان بھی اوسکو بغل مین لیکے اوسکے لب سے بوسہ لیتا تھا اور کہتا تھا کہ ای
ماہ خوبان مین کیونکر برگشتہ بخت ہون کہ آفتاب میرے سر پر سایہ فگن ہے یہہ کہتا تھا اور بوسہ لیتا تھا
گلزار بھی اگرچہ راضی تھی مگر شرم کے کہتی تھی کہ ای بدبخت کیا کرتا ہی ملکہ کے ہاتھ سے قتل ہوگا زرنگ
کہتا تھا آخر تو قتل ہونگا پھر اپنی آرزوی دل کیون نہ نکالون اس اثنا مین چند کنیزان دیگر بھی آئین زرنگ
گلزار کو چھوڑ کے دور کھڑا ہوا اور احوال پرسی شروع کی یعنی کہا تم کون ہو اور تمہاری ملکہ کا کیا نام ہی
اور مجکو خواب سے کسواسطے بیدار کیا گلزار نے ہنسکے دل مین کہا کہ کیا مرد آدمیون کی طرح حال پوچھتا ہے
بعد ازان کہا ای واجب القتل یہہ ملک طالع افروز دختر نجم الحق کی شکارگاہ ہی زرنگ نے کہا لعنت ہو
اوسکی پدر پر پھر مجکو کیون بیدار کیا اوسنے کہا ملکہ تجکو خواب مین دیکھکے برہم ہوئی ہے کہ تجکو
قتل کرے اور مجھے فرمایا کہ اوسکو بیدار کرکے میرے پاس لے آ اول مین دریافت کرون کہ کون ہے
شاید کوئی غریب نا واقف ہو مہتر نے ہنسکے کہا البتہ اوسکے پاس جانا چاہیے شاید کوئی کام
صورت پذیر ہو یا مجکو قتل کرے بہر حال اوسکے ہمراہ روانہ ہوا زرنگ اوس وقت پہونچا کہ ملکہ شہزادہ کے
عشق مین گریہ کرتی تھی اور اوس وقت چہرے پر نقاب بھی نہ تھی اور ہنوز تک اپنے حال مین مستغرق تھی
کہ مہتر زرنگ کے آنیکا حال اوسکو معلوم نہوا حالت مستی شراب مین زانوے اندوہ پر سر رکھے
روتی تھی زرنگ نے قرینہ سے دریافت کیا کہ یہہ کسی پر عاشق ہے لیکن گلزار نے اوس سے کہا کہ ای
ملکہ آفاق تمکو ان روزون مین کیا غم ہے کہ اس طرح گریہ کرتی ہو مصرع چہ غم داری کہ بخت خصم مبادا
اگر تمہارا گریہ اس سبب ہی کہ بیگانہ میری شکارگاہ مین کیون داخل ہوا تو یہہ حاضر ہے لیکن مسافر ہی
اور اس شہر کا رہنے والا نہیں ہے ای ملکہ برای خدا گریہ نکن شعر در جہان کس بو چہ زندہ باد کہ تو گریی
و گل کند خندہ ؛ ہمنے اپنی تمام عمر مین تمکو اسقدر ملول گریان نہیں دیکھا آج کیا امر واقع ہوا کہ اسقدر

حال کو پہونچی ہو سچ کہو کچھ جن کا خلل تو نہین ہوا گلنار نے کہا احتمال ہے کہ کسی پریکا سایہ ہوگیا ہو
سرو قد نے کہا میرے گمان مین یہہ ہے کہ ملکہ نے کسی بزرگ کی قبر پر پیشاب کیا ہوا اور اوس سے
یہہ حال پہونچا ہو مہتر زرنگ ہر ایک کی گفتگو سنکر خندہ کرتا تھا دایۂ مہر افروز بانو نے کہا کہ ای بدبخت
کیا تو سودائی ہے کہ اس حالت مین خندہ کرتا ہے ایک طرف تو تیرے قتل کی فکر ہے اور ایکطرف
ملکہ کا یہہ حال ہے ہم سب تو حیران ہین اور تو خندہ کرتا ہے تحقیق کہ دیوانہ ہے گلنار نے کہا
سچ ہے لیکن ہکار خود ہشیار ہے مہتر زرنگ نے کہا دایہ صاحب مین اسواسطے ہنستا ہون کہ
اسرار ملکہ سے مجکو خبر ہے اگر تم سب دور ہو تو مین ایک افسون اوسپر دم کرون پھر دیکھو کہ اسیوقت
اوسکا گریہ خندہ سے مبدل ہو اور اس عیار دلیر نے اپنے دل مین یہہ سمجھہ لیا تھا کہ ہیں اوس سے
کہونگا کہ ای ملکہ تم کہین عاشق ہو اور ظاہر تمہارا معشوق تمھارے ہاتھہ نہین آتا اس سبب ملول ہو
پس اگر میرا گمان سچ ہے تو البتہ یہہ اپنا راز دل کہیگی اور یقین ہی کہ اس تدبیر سے یہہ محبوبہ یعنے
گلنار بھی مجکو ملے اور طریق نجات شہزادہ بھی معلوم ہو اور اگر یہہ ملکہ میری بات سے
آزردہ ہو اگر ہوسکے تو گلنار کو بغل مین لیکے بھاگون اور اگر یہہ ممکن نہو تو اپنی جان سلامت لیجاون
القصہ دل مین یہہ اندیشہ کرکے وہ بات کہی ملکہ بھی حیران تھی کہ آیا یہہ عیار پیشہ کون ہی اور
مجھسے کیا بات کہیگا الغرض مہر افروز دایہ اور کنیزین علیحدہ ہوگئین اور مہتر زرنگ نے آگے بڑھکے
کہا کہ ای ملکۂ آفاق تمکو کچھہ مرض نہین ہے بلکہ تم کسی پر عاشق ہو اور تمھارا معشوق تمھارے ہاتھہ
نہین آتا اور مین وہ افسون کرہون کہ تمہارے معشوق کو تمھارے پاس حاضر کردون بشرطیکہ مجھسے
عہد کرو جو کچھہ میری مراد ہو تم بھی اوسکے حصول مین سعی کرو ملکہ اس بات سے خوش ہوئی اور کہا
ای عیار افسون ساز شاید کہ تو علم غیب سے بھی خبردار ہے اپنا حال بیان کر کہ تو کون ہی او کس ولایت کا
باشندہ ہی مہتر زرنگ نے کہا میرا قصہ دور و دراز ہے اگر مجکو اطمینان ہوگا تو بیان کرونگا ملکہ نے کہا

کہا پس افسون مجھپر دم کرتا ہین اپنے حال مین آؤنگی ور تیری عنایتون مہتر زرنگ نی ایک افسون دروغ
پڑھکے ملکہ پر دم کیا ملکہ نے خندہ بلند کرکے دایہ اور کنیزون کو طلب کیا اور کہا کہ مجھکو کیا ہوگیا تھا
کہ بے اختیار مین روتی تھی اور عجب میرا حال تھا کہ خود مین اوس حال سے واقف نہین ہون اس مرد
افسون ساز کو خدا نے گویا عالم غیب سے اسیواسطے بھیجا تھا مہتر زرنگ نے کہا ابھی تمکو صحت کامل نہین
ہوئی چند روز متواتر اگر تمپر افسون پڑھون تو تمکو صحت کامل ہو ایک پیڑا و کاسا یہ تیر پڑا جی ملکہ نے
مہتر کے حال پر نوازش فرمائی اوسے صحرا کے قریب ملکہ کا ایک باغ تھا مہتر زرنگ کو ملکہ اوس
باغ مین لائی دایہ اور کنیزین مہتر کی نہایت خاطر اور مدارات کرتی تھین آخر ایک روز مہتر نے یہ بہانہ
افسون ملکہ سے خلوت کی ملکہ نے دایہ کو اپنے اوپر مہربان سمجھکے اوسکو بھی شریک کیا اور گلنار
و گلفام و گلعذار کو بھی محرم جانتی تھی یہ بھی حاضر رہین لیکن مہتر زرنگ نے ایک رقعہ لکھکے
ملکہ کو دیا اور اوسمین یہ مرقوم تھا کہ فلان روز تم پھر اپنے کو مدہوش بحال کرو مین دایہ سے کہونگا
کہ آج ایسا افسون پڑھتا ہون کہ جسکے سبب جو کچھ ملکہ کے دل مین ہو وہ بیان کرینگی اور معلوم ہوگا
کہ غم دلدار اونکو نہین ہے آخر ایسا ہی ہوا کہ ملکہ نے پھر ایک روز رونا شروع کیا اور یا شہزادہ دلوالو لینکے
بکنا شروع کیا مہتر نے ایک افسون پڑھ کے اوسپر دم کیا ملکہ ہوش مین آئی اور ایک آہ سرد جگر دوز
کھینچکے کہا کہ ای دایہ کچھ جانتی ہو کہ مجھپر کیا گذرتا ہے اوس روز کہ مین اپنی بادر پر طعنہ زن ہوئی تھی
وہی مجھکو پیش آیا یعنی اوس آئینہ تازہ پر کہ شہزادہ حیدر اوسکا نام ہے عاشق ہوئی ہون اور اب تک
تجھسے بھی اپنا راز نہین کہا آج مین نہین جانتی کہ اس مہتر نے مجھپر کیا افسون دم کیا کہ خود بخود میری
زبان سے میرا راز نکل گیا والا تا قیامت مین اپنا راز نہ کہتی دایہ نے متعجب ہوکے ایک لمحہ فکر کی
اور کہا کہ تو نے مجھسے اپنا حال کیون نکہا تاکہ مین سعی کرتی ملکہ نے کہا تیری سعی سے کچھ نہوتا کیونکہ مین
احوال بادرسے واقف تھی اور مجھکو معلوم تھا کہ وہ مجھسے مختلط نہونگے اسواسطے مینے دل مین کہا تھا

کہ بحث اظہار راز سے اپنے کو بدنام کروں اور کام بھی نہو پھر کیا فائدہ بعد ازان عمر نے کہا کہ اب
وہ کلمہ مجھسے سنیے کہ میں کون ہوں اور کس لئے آیا ہوں یہہ کہکے تمام حال بالتفصیل ملکہ کے روبرو
بیان کیا ملکہ نے کہا یہہ عجب اتفاق ہوا کہ تم اپنے کام کو آئے اور میں بھی تمہارے آقا سے
کام رکھتی ہوں زرنگار نے کہا اے ملکہ میرے آقا کا تمسے راضی ہونا مشکل ہے کیونکہ تمہارا پدر ساحر
اور امت محمد کا گمراہ کنندہ ہے اور اوسنے عجب مذہب اختراع کیا ہے اور اکثر سادات و دلاوران اسلام
قتل بھی کیا ہے اور اصل میں یہودی ہے قبل اسکے جبلستان میں خادم بت ہوکے بت پرستونکو
دام تذویر میں گرفتار کرتا تھا جب وہ ملک بقدم سلطان مرحوم و مغفور سے اسلام آباد ہوا
یہہ حرامزادہ شیخ وحیدالدین کے پاس جاکے بنفاق مسلمان ہوا اور اوس سے علم حاصل کرکے
اوسکو قتل کیا اور ایک فرقہ اوسکے نام سے موافق اپنے مذہب کے لگاکے اضلال امت محمد صلعم بہ
گمراہی اور اسکے جد یونس نے امت مسیح علیہ السلام کو گمراہ کیا تھا القصہ اوس لعین کا تمام قصہ
جسطرح سلطان سے سنا تھا ملکہ اور دایہ و خواصوں کے روبرو بیان کرکے سب کو اوس سے
منحرف کیا ملکہ نے کہا اے زرنگار مانا یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ میرا پدر ساحر ہے زرنگار نے کہا عمدہ علامات
سحر یہہ ہے کہ دہن کو بدبو اور متعفن کرتے ہیں ملکہ نے کہا یہہ تمنے سچ کہا میرے پدر کے منہ سے
عجب بوی بد آتی ہے طفلی میں گاہی گاہی جب مجھکو پیار کرتا تھا قریب تھا کہ بسبب بوی بد کے
میرا دماغ پریشان ہو جاے اور دوسرے یہہ کہ میری مادر کا بھی یہی حال ہے لیکن حق تعالی کو
مجھکو محفوظ رکھا میری مادر کبھی کبھی مجھسے کہتی تھی کہ ایک چیز تجھکو تعلیم کرونگی کہ جسکے باعث سے امور عجیبہ
تجھکو قدرت ہوگی لیکن تیرے دہن میں بوی بد پیدا ہوگی تو اس امر کو گوارا کر مگر مینے قبول نکیا ظاہرا وہ
سحر ہوگا عمر نے کہا سوا سحر کے اور کیا ہے بعد اسکے ملکہ نے عمر سے کہا کہ اے عیار کامل اب
کوئی ایسی فکر کرو کہ میں اپنے مطلب کو پہنچوں عمر نے کہا کہ یہہ قصہ مینے اسیواسطے بیان کیا تاکہ تمکو

معلوم ہو کہ تمھارا مطلب پر کامیاب ہونا بہت مشکل ہی مگر یہہ فکر کرنا چاہیے کہ کسی تدبیر سے تمھارا پدر
جہنم واصل ہو ملکہ نے کہا مجھ بیچاری سے یہہ فکر کیونکر ہو سکتی ہی سے جاینکہ عقاب پر بریدہ باز اندیشہ
لاغری چہ خیزد وہ جبکہ تمھارے مثل عیار اور پہلوانان نامدار اوسکے قتل مین عاجز ہون تو مجھسے کیا
ہوسکتا ہے وزیر نے کہا ای ملکہ مینے اس وجہ سے کہا کہ تم اوسکی دختر ہو شاید تمکو معلوم ہو کہ اوسنے
کوئی تلوار بنائی ہو کہ جس سے اوسکی موت ہو یا کوئی طلسم بنایا ہو کہ جسکی شکست سے اوسکا سحر باطل ہو
ملکہ نے کہا کہ قسم خدا مین اس حال سے واقف نہین ہون زرنگار نے کہا پس اس کام کا صورت پذیر ہونا بھی
مشکل ہی جب یہانتک گفتگو ہوئی ملکہ نے شاہزادے کے عشق مین آہ سرد کھینچی اور گریہ کیا دایہ ملکہ کی ایک
دختر ہے اوسکا شوہر مر گیا ہی اور وہ دختر حسن و جمال مین بے نظیر ہے اور اوسکا نام نقش نیا ہے
اوسوقت وہ بھی بیٹھی تھی اوسنے کہا ایک بات کا مجھکو خیال آیا ہی اور وہ مین عرض کرتی ہون بعد اسکے
اپنی مادر سے مخاطب ہو کے کہا کہ ای مادر تمکو یاد ہے کہ قبل اسکے ہمارا بادشاہ جزیرہ عمانیہ مین ایک
فقیر کی زیارت کو جاتا تھا دایہ نے تامل کر کے کہا کہ ای نقش نیا تو اوس وقت مین بہت کم سن تھی
اور یہہ بات بیس برس کی ہی تجھکو کیونکر یہہ حال معلوم ہوا ملکہ نے کہا ای دایہ تو بیان کر پھر افروز نے کہا
ای ملکہ عالم قبل اسکے کہ تمھارا پدر اس ملک مین آوے سال مین ایک مرتبہ ملک محیط جزیرہ عمانیہ مین
ایک فقیر کی زیارت کو جاتا تھا جب تمھارا پدر آیا اور تمھاری مادر سے اوسنے عقد کیا اوس سال ملک محیط نے
پھر جانیکا ارادہ کیا اور اپنے داماد سے بھی چلنے کو کہا تمھارے پدر نے کہا امسال جانا موقوف کرو سال
آیندہ مین بھی جاؤنگا جب وہ سال گذرا تم متولد ہوئین اور میری دختر اوسوقت مین پانچ برس کی تھی ملک
محیط نے پھر تمھارے پدر سے کہا کہ اب فقیر کی زیارت کو چلنا چاہیئے تمھارے پدر نے اوس فقیر کو
گالیان دین اور کہا کہ وہ واجب القتل ہے نہ قابل زیارت ملک محیط یہہ سنکے خاموش ہوا نقش نیا نے
کہا مجھکو اوسیوقت سے یاد ہی کہ ایک شب ملکہ کے پدر و مادر ایک جا بیٹھے تھے مجھے الحق سے اپنی

بی بی کو کچھ تعلیم کیا مین دورسے اونکی گفتگو سنتی تھی ملکہ کوکپ نے پوچھا کہ آیا عالم مین کوئی ایسا ہے
کہ تمپر غالب ہو نجم الحق نے کہا کہ مین کسی سے نہین ڈرتا الا اوس فقیر سے کہ جسکی زیارت کو تمھارا بیٹا
جاتا ہی اور وہ اپنے علم مین بہت کامل ہی ہر چند مینے فکر کی کہ اوسکو قتل کرون مگر ممکن نہوا کیونکہ جب مین
عمل سحر کرکے اوسکے مقام مین گیا اوسکو نپایا مینے اونکی تمام و کمال گفتگو سنی آج ملکہ کے کہنے سے
مجکو خیال ہوا اگر کوئی شخص اوس فقیر کے پاس جاوے یقین ہے کہ اوسکی توجہ سے تمام کام سرانجام
پائین مہتر زرنگ نے کہا بجا اگر کام ہوگا تو اسی طریق سے ہوگا بعد ازان نقش بیاب نے خلوت مین
مہتر سے کہا کہ مثل مشہور ہے کہ کوئی شخص بیغرض کام نہین کرتا لہذا مین بھی بیغرض نہین ہون تمہاری
توجہ سے مجبول شاہ جبتک پہونچیگا زرنگ نے کہا کہ تم سب سے زیادہ حقدار ہو لیکن دعا کرو کہ کام صورت پذیر ہو
القصہ سبکا اسپر اتفاق ہوا کہ مہتر زرنگ اوس بزرگوار کی خدمت مین جاوے دوسرے روز ملکہ سے رخصت ہوکے
شہر مین گئی اور مہتر نے کنارہ دریا آکے ایک ملاح سے ملاقات کی اور کہا مجکو جزیرہ عمانیہ مین پہونچا دو
تجکو مال دنیا سے غنی نیاز کردونگا ملاح نے کہا راہ پرخطر ہے مین نہین لیجا سکتا غرض کہ مہتر جس
ملاح سے کہتا تہا وہ یہی جواب دیتا تہا تا اینکہ ایک ملاح نے کہا کہ تمکو جزیرہ مذکور مین کیا کام ہی مہتر نے
کہا مینے سنا ہی کہ ایک فقیر خدارسیدہ اوس جزیرہ مین رہتا ہی اور مین حاجتمند ہون چاہتا ہون کہ
فقیر کی خدمت مین پہونچکے اوس سے عرض مطلب کرون ملاح نے کہا میری بی بی حاملہ نہین ہوتی تھی
اب بفضل خدا سے حاملہ ہی اور مینے نیت کی ہے کہ میری بی بی کے بطن سے اگر پسر متولد ہو تو مین بھی
نذر لیکے اوس فقیر کی خدمت مین جاؤن چنانچہ اب مدت حمل نو مہینے تک پہونچی ہی تم اس قدر صبر کرو
کہ وضع حمل ہو لے اوسوقت مین بھی چلونگا اور تمکو بھی اپنے ہمراہ لیچلونگا اور اسکے قبل ملک مجبور لڑکے
ہمراہ مین گیا تہا الغرض مہتر نے مناجات کرنا شروع کی کہ خدایا اس ملاح کو پسر عنایت کرتا کہ مین اپنے
مطلب پر فائز ہون بارے بعد چند روز کے زن ملاح کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا اور ملاح نے

جزیرۂ عمانیہ کا عزم کیا

جانا معتبر زرنگ کا ملاح کے ہمراہ جزیرۂ عمانیہ میں اور ملاقات کرنا شاہ آگاہ سے اور گلہ کرنا فلک کجرفتار کا اور ارشاد کرنا اوس درویش کامل کا وہ طریق کہ جس سے شاہزادۂ حیدر نے نجات پائی ❊

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اس طرح روایت کی ہے کہ اوس ملاح نے کہ جسکا سعید نام تھا جب دیکھا کہ حقتعالی نے اوسکو پسر عنایت فرمایا اپنے ایفائے عہد پر کمر باندھی اور معہ معتبر زرنگ کشتی کوچک میں بیٹھ کے بادبان کھولے اور خدا کو یاد کرکے جزیرہ کی طرف روانہ ہوا دوسرے روز دریا میں ایک نہنگ پیدا ہوا اور موہنہ کھول کے کشتی کی طرف متوجہ ہوا ملاح رونے لگا چار آدمی اور بھی ہمراہ تھے ملاح نے کہا کہ اگر فقیر فی الواقع صاحب باطن ہے تو ہمکو اس بلا سے نجات بخشیگا معتبر زرنگ بھی سراسیمہ تھا لیکن اوسی حالت میں حق تعالی نے اوسکو ہمت عنایت فرمائی اور معتبر نے سکان کشتی پر جا کے قارورۂ آتش نہنگ کو مارا قضارا وہ قارورۂ آتش نہنگ کے شکم میں پہونچا اور اوسکو جلا دیا اور کشتی سلامت رہی ملاح وغیرہ نے معتبر زرنگ کے قدم پر سر رکھا اور بہت تعریف کی القصہ روز ہفتم کشتی جزیرۂ مذکور میں پہونچی معتبر اوترکے جزیرے میں گیا جزیرے کو عجب فرحت افزا پایا سیر کنان مسجد میں پہونچا لیکن وہاں کسی کو نہ دیکھا یا ہوسن کہکے رونا شروع کیا ملاح نے کہا ہماری محنت ضایع ہوئی لیکن مینے جو نذر مانی ہے وہ اسی مسجد میں رکھ دونگا فقیر خدا رسیدہ شاید سیر کے واسطے گیا ہے جسوقت آئیگا ہمارے حال سے مطلع ہوگا اس عرصہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ دریا پر اسطرح چلا آتا ہے کہ جیسے کوئی شخص خشکی میں آتا ہے یہ حال دیکھکے سب متعجب ہوئے اور معتبر نے آواز تکبیر بلند کرکے کہا کہ حق تعالی نے ہم سب کی مراد پوری کی یہی بزرگوار صاحب خانہ ہے کہ جو آتا ہے جب وہ بزرگ آ پہونچے پانچوں آدمی قدم بوس ہوئے لیکن جب معتبر نے اوس برگزیدۂ داور کے جمال کو دیکھا

بعد مدت جمال باکمال شاہ آگاہ نظر آیا کمال شوق سے نعرہ کھینچ کے بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا گلہ شروع کیا اور کہا اے شہریار عالی مقدار و اے چارہ ساز اہل وزگار با این ہمہ تفضل و عنایت کہ دربارۂ ملکہ عالیہ خاتون اور اونکے اقارب کے تہی یکایک اونکو ایسا فراموش کیا کہ گویا کبہی کی شناسائی نہ تہی پدر عالی مقدار ملکہ عالیہ خاتون یعنی شہزادہ رکن الملک شہید ہوے اور حضرت تشریف نلائے دوسری کیا عرض کرون کہ بعد وفات سلطان عالی قدر کے لشکر پر کیا گذرا چند دلاور و سادات ایسے شہید ہوے کہ جو خورشید اوج شہامت تہے القصہ مختصر نے اول فتنہ ابو یزید پلیت وار بیان کیا بعد ازان قسیس ابلیس کا خروج بیان کیا تا اینکہ جیلان و مجبول امیر معظم الدین و شہزادہ حیدر کے قید کا حال بیان کیا مرشد کامل شاہ آگاہ نے فرمایا کہ اے فرزند زرنگ آگاہ ہو

سے ۵ تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست ؛ سودی نکند یاری ہر یار کہ ہست ؛ کل امر مرہون باوقاتہا

ہر چیز قضای الٰہی پر موقوف ہے آگاہ ہو کہ مشیت الٰہی مین اسیطرح جاری ہوا تہا کہ قبل ایام حضرت الی معز الدین اور بعد وفات سلطان صاحب خروج ابو القاسم محمد مہدی کے لشکر اسلام پر چند سے تکلیف و مصیبت گذرے اور جن لوگون کی قسمت مین مرتبۂ شہادت لکہا ہے وہ اپنے مرتبہ کو پہونچین آخر ایک روز سب کو مرنا ہے زہے طالع اوس شخص کے جو درجۂ بلند شہادت پر فائض ہو اور ہم لوگ محکوم امر الٰہی ہین جس وقت کسی کی مدد کیواسطے اوس جناب سے حکم پہونچتا ہے ہم بہی اوسکی مدد کو کمر باندہتے ہین زرنگ نے پوچہا کہ حضرت اس مقام مین بطریق سیر تشریف لاتے ہین یا ہمیشہ یہین رہتے ہین شاہ آگاہ نے فرمایا مدت تک کوہ اندلس مین عبادت کی اور مدت تک اس جزیرہ مین گذری لیکن ہم فقیرون کے واسطے مقام معین نہین ہے اور قسیس لعین نے میرے قتل کیواسطے بہی حیلہ کیے لیکن ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ؛ میری اجل اوس ضال مضل کے ہاتہ سے نہ تہی اور اوسکا حیلہ کوئی پیش رفت نگیا مختصر زرنگ نے کہا اے مرشد کامل اب شہزادہ حیدر کی نجات

اور قتل قسیس لعین مین سعی کرنا چاہیے کہ اوسنے اکثر اہل ایمان کو قتل کیا ہے شاہ آگاہ نے
فرمایا تم آجکی شب اسی جزیرہ مین رہو مین جناب الٰہی مین رجوع کرونگا اگر حکم ہوا تو کچھ مشکل نہین ہے
ورنہ مین معذور ہون زرنگ نے قبول کیا اور ملاح وغیرہ کو رخصت کرکے خود جزیرہ مین رہا اور شاہ
آگاہ نے اوسی مسجد مین بعد عبادت کے بطریق اہل باطن جناب الٰہی مین رجوع کی ایک طرف
مہتر زرنگ نے بھی مناجات شروع کی قصہ مختصر تین روز و تین شب شاہ آگاہ نے محنت کی شب
چہارم عالم واقعہ مین الہام ہوا شاہ آگاہ اوٹھے اور مہتر زرنگ سے کہا کہ ای عیار بیٹے کسی امر مین
اس قدر محنت نہ کی تھی لیکن الحمد للہ کہ کار بمدعا ہوا مہتر زرنگ نے کہا ای بزرگوار مجھ بیچارے عیار نے
بھی تین روز سے سوا سے چند بادام کے کچھ نہین کھایا اگر حکم ہو تو آج کچھ کھاؤن کہ نہایت گرسنہ ہون
شاہ آگاہ نے ہنسکے کہا کہ البتہ تمنے کہا تھا کہ تم گرسنہ ہو القصہ دو روز مہتر زرنگ کو
نہایت خوشی سے گذرا شاہ آگاہ نے فرمایا کہ اب تمکو جانا چاہیے اور شہزادہ عیار کو رہا کرکے
میرے پاس لانا چاہیے مہتر زرنگ نے کہا خوب فرمایا اگر مجھکو اونکی خلاصی کا اختیار ہوتا تو کیون
زحمت کھینچ کے یہان آتا اور حضرت کو تکلیف دیتا شاہ آگاہ نے فرمایا فی الواقع تم سچ کہتے ہو
سابق مین اگرچہ تمکو اختیار نہ تھا لیکن اب بحکم الٰہی سے مینے تمکو اختیار دیا آگاہ ہو کہ اور اسکے
کہ شہزادہ وغیرہ کو اوس ساحر نے حجرہ مین قید کیا ہے لیکن علم سحر سے ایک دیوار بھی حجرے کے
آگے بنائی ہے کہ اون قیدیون سے جو شخص باہر جانیکا ارادہ کرے وہ دیوار اوسکے حائل ہو اور
دوسرون کو نظر نہ آسکے اور اوسکا علاج یہ ہے کہ دو طرف سے حجرے کی دیوار کھودو دو طرف سے
دو شیشے روغن سیاہ کے ظاہر ہونگے اون دونون شیشونکو ویرانے لیجا کے توڑو وہ دیوار
برطرف ہو جائیگی اور جب مہتر زرنگ نے قصہ عاشق ملکہ طالع افروز بیان کیا شاہ آگاہ نے فرمایا
کہ بعد اسکے یہ اسم پڑھکے ساکنان قصر پر دم کرنا کہ سب پر خواب سنگین واقع ہوگا اوس وقت باسانی

طالع افروز وہ شہر کہ محل کے شہزادے کو ہلاک کرنا اور جب یہاں سے تمہارا اول چاہیے شہزادی کو
لے آنا کوئی شخص تمہارے حال کا متعرض نہوگا بعد ازان شہزادی کو میرے پاس لے آنا کہ طریق قتل قسیس ملعون کا
اوسکو تعلیم کرون کہ حق تعالی نے اوس کافر اور اوسکی اتباع کی اجل شہزادہ حیدر نامور کے ہاتھ سے مقرر کی ہے
اور یہہ مہم اوسکے نام سے مفتوح ہوگی اور مجکو یہہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ وہ شہزادہ بھی شب و روز مناجات
کرتا ہے مہتر یہہ سنکے خوش ہوا اور شاہ آگاہ کے قدمونکو بوسہ دیکے عرض کی کہ اے عالی جناب اب یہہ ارشاد ہو کہ
مین کس طرح یہان سے جاؤن ملاح تو کشتی لیگئے شاہ آگاہ نے فرمایا کہ چند چوب درخت سے ایک
ناؤ بناؤ اور یہہ اسم یاد کرکے ہمیشہ پڑھو اور کہو بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم اے ناؤ مجکو
منزل مقصود تک پہونچا دے حق تعالی تمکو کنارے پر پہونچا دیگا مہتر زرنگ نے ایسا ہی کیا
اور دریا سے عبور کرکے ملکہ طالع افروز کے باغ مین آیا ملکہ نے وقت جانے مہتر کے زن
باغبان سے کہ گلشنہ اوسکا نام تھا کہدیا تھا کہ جسوقت یہہ عیار آئے فوراً مجکو خبر کرنا اب کہ
مہتر زرنگ گلشنہ کے پاس آیا گلشنہ اوسکو دیکھکے خوش ہوئی اور میوہ و شربت پیشکش کیا
بعد ازان گل و میوہ لیکے شہر مین آئی اور داخل قصر ملک محیط ہوکے کوکبہ و طالع افروز کے
روبرو دستہ گل و میوہ رکھا اور ملکہ طالع افروز سے کہا کہ اے ملکہ عالم آجکل باغ نہایت پر بہار
و قابل سیر ہے اور اشارے سے کہا کہ وہ عیار آیا ہے ملکہ خوش ہوئی اور دوسرے روز باغ کیجانب
روانہ ہوئی ہمراہ فرخندہ دایہ اور نقش زیبا دختر دایہ اور گلنار و سرو قد و گلعذار و گلزار وغیرہ
کنیزان محرم ہمراہ ہوئین اور وہ ماہ خوبان مانند گل شگفتہ کے ساعت سعید مین داخل باغ ہوئی مہتر زرنگ
اس سبب کہ وہ شاہزادہ حیدر کی عاشق ہے مثل بادشاہون کے اوسکو سلام کیا ملکہ نے مہتر کے
حال پر نوازش فرمائی اور کہا اے برادر کہو کیا کام کیا مہتر نے بعد دعا کے تمام حال بیان کیا اور کہا
اے ملکہ اس ماجرا سے یہہ کام ہوتا ہے کہ تم اپنے عقیدے سے پھرو اور اپنے پدر پر لعنت کرو اور ہو جو

کہ شاہزادہ حیدر اور اوسکے بزرگون کا ہے وہی تم بھی قبول کرو ملکہ نے ہنسکے کہا کہ اے
برادر زرنگ بخدا جسوقت تمنے میرو پیر کا حال مجھسے بیان کیا اوسیوقت سے اوسکے دین سے
مجکو نفرت ہوگئی اور نور ایمان سے میرا دل روشن ہوگیا اور جو دین شاہزادے کا ہے وہی مینے
بھی قبول کیا اور اب تم مجکو دین حق تعلیم کرو مہتر نے کہا بعد اقرار وحدانیت الٰہی اور نبوت حضرت
رسالت پناہی اور دوستی آل و اصحاب آنحضرت کے مقدمۂ امامت مین امام اول حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو جانو اور امام دویم امام حسنؑ اور سوم امام حسینؑ اور
چہارم امام زین العابدین علی ابن الحسین اور پنجم امام محمد باقر اور ششم امام جعفر صادق اور ہفتم
امام موسی کاظم اور ہشتم امام علی ابن موسی الرضا اور نہم امام محمد تقی اور دہم امام علی نقی اور یازدہم
امام حسن عسکری اور دوازدہم [illegible]
تمام عقائد مسلمانی ملکہ کو تعلیم کئے اور وہ صدق دل سے معہ اپنے لونڈیون کے ایمان لائی بعد ازان
مہتر نے تمام حال بیان کیا ملکہ یہ قصہ سنتی تھی اور متعجب ہوتی تھی آخر شکر الٰہی بجا لائی اور صحبت
رقص و سرود شروع ہوئی گلزار خواص منظور نظر مہتر زرنگ کو خوانندگی اور ساز بجانے مین
نہایت کمال تھا اوسنے ساز اوٹھا کے گانا شروع کیا مہتر کو بھی اس کام مین نہایت دخل تھا
اوسنے بھی گانا شروع کیا چنانچہ ملکہ اور تمام اہل مجلس نے آفرین کی ملکہ کو معلوم تھا کہ گلزار کی طرف سے
مہتر زرنگ کی رغبت ہے لہذا گلزار کو مہتر کو عنایت کیا مہتر نے اگرچہ امر مباشرت شاہزادہ حیدر کے
حصول مطلب پر موقوف رکھا لیکن بوس و کنار سے اپنے دل کو خوش کرتا تھا القصہ بعد چند روز
اس امر کا مشورہ کیا کہ مہتر زرنگ اس طرح شاہزادے کے زندان تک پہونچے شاہزادہ حیدر کو
رہا کرے آخر اس امر پر قرار ہوا کہ مہتر زرنگ تن تیاری بصورت کنیز ملکہ کے ہمراہ قصر مین جاے اور ملکہ
کہے کہ یہ کنیز مینے ایک سوداگر سے تازہ خرید کی ہے باغبان و زن باغبان بھی اس امر پر

متفق ہوئی الغرض زرنگار نے حجرہ مین جاکے ایسی صورت بنائی کہ ملکہ بھی اوسکو دیکھکے حیران ہوئی
آخر ملکہ کے ہمراہ قصر ملک محیط مین آئی کوکب مادر ملکہ نے اس کنیز تازہ کو اپنی دختر کے ہمراہ دیکھکر کہا
کہ ای فرزند یہ کنیز کہان سے آئی ملکہ نے کہا ای مادر میرا باغبان دریای محیط کے کنارے پر گیا تھا
اوسنے ایک سوداگر سے اس کنیز کو اپنے واسطے خرید کیا جب مینے اسکو دیکھا باغبان کو قیمت
معقول و خلعت دیکے اوس سے اس کنیز کو لیلیا کوکب نے معتبر کو دیکھکے کہا کہ ای فرزند یہ کنیز نہایت
شوخ چشم معلوم ہوتی ہے مبادا وزدی نکرے ملکہ نے کہا وزدی کرکے کہان جائیگی القصہ
دو تین روز اسپر بھی گذرے معتبر نے حال زندان معلوم کرکے ایک شب وہ اسم بعد و تین پہر تھا
تا لہ سبکو غلبۂ خواب ہوا معتبر نے در زندان پر آکے اول دو طرف سے اوسکو کھودا اور دونون
شیشے نکالکے ایک گوشہ مین لیگیا اور اونکو توڑ ڈالا بعد ازان در حجرہ کھولکے اندر گیا
اور شمع روشن کرکے ان سبکو بیدار کیا معتبر سلام کرکے شہزادہ کے قدم پر گرا شہزادہ
اپنے عیار و رفیق زرنگار بن طرفنگ کو دیکھکے خوش ہوا اور کہا ای معتبر تو اس مقام تک
کیونکر پہونچا معتبر نے سوہان نکالا کہ شہزادے کو رہا کرے اور کہا کہ ای شہریار یہ وقت محل گفتگو
نہین ہے مین بعد اسکے حقیقت بیان کرونگا شہزادے نے کہا اگر تمکو رہا کرنا منظور ہے
تو امیر معظم الدین وغیرہ سبکو رہا کرو تنہا مجھکو کیون رہا کرتے ہو اوسنے عرض کی ای قبلہ و کعبہ
یہ لوگ بھی اپنے وقت پر رہا ہونگے بلکہ تمہاری نجات گویا انہین کی نجات ہے لیکن اب بموجب
حکم مرشد کامل شاہ آگاہ کے تمکو رہا کرتا ہون شاہزادہ سمجھا کہ اسمین کوئی اسرار ہے
القصہ شاہزادے نے قوت کرکے قید کو پارہ کیا اور معتبر زرنگ جبلان وغیرہ کو تسلی دیکے
شاہزادے کو باہر لایا اور شاہزادے کے سر پر ایک چادر سفید ڈالدی تھی تا اونکو کوئی
نہ پہچانے الحاصل جب دروازے پر پہونچے خواجہ نفیس نام ناظر دروازے کے درمیان مین

سوتا تھا اور چند کنیزان حبشیہ بیدار تھین کہ یہہ دونون پہونچے نگہبانون نے کہا کہ تم کون ہو اور
اسوقت شب مین کیا ارادہ کیا ہے معتبر زرنگ نے کہا کہ اسوقت ملکہ بسبب سایہ جن کے نہایت بیقرار ہے
ہم جاتے ہین کہ افسون خوان کو لائین اس گفتگو مین خواجہ نفیس بھی بیدار ہوا اور حال دریافت کرکے
کہا کہ جبتک مجکو حکم نہوگا ہم ہرگز نہ جانے دینگے زرنگ نے کہا او حرامزادے دیوانہ ہوا ہے کیا ہم
مستمند نہین ہین نفیس نے یہہ سنکے چوبدست اوٹھائی زرنگ نے چوبدست اوسکے ہاتھ سے چھین لی
اور وہی چوبدست اوسکے سر پر لگائی کہ اوسکا مغز پریشان ہوا پاسدارون نے فریاد کرنا شروع کی
معتبر زرنگ نے اوسی چوبدست سے چند کنیزون کو ہلاک کیا اور شاہزادے نے قفل دروازہ توڑا
دونون باہر نکلے دروازے کے اوس طرف مرد نگہبان تھے اونھون نے پوچھا کیا خبر ہے زرنگ نے
کہا کیا پوچھتے ہو اسوقت ملکہ کو شدت جنون ہے ہم افسون خوان کے لینے کو جاتے ہین نفیس مارا
مزاحم ہوا اپنی سزا کو پہونچا اونھون نے کہا صبر کرو ہم تحقیق کر لین اونکے سردار کا اخروق نیزہ باز
نام تھا اوسنے آگے بڑھ کے انکو روکا شاہزادہ حیدر نے اوسکو قتل کیا اور مشعل کو خاموش کیا
القصہ یہہ حال دیکھکے سب نگہبانان دروازہ بھاگے اور یہہ دونون نکل کے دروازۂ شہر پر آئے
دربانانِ دروازۂ شہر کو بھی قتل کرکے شہر کے باہر نکل گئے معتبر زرنگ شاہزادے کو دریا کے
کنارے لایا اور وہان بیٹھکے تمام حال بیان کیا اور ادھر جب صبح ہوئی شہر مین غل ہوا کہ دربانونکو
قتل کیا اور اوسوقت دروازۂ شہر کو کھولا معلوم نہین کہ یہہ کام کسکا ہے محلسرا مین بھی غل ہوا کہ ناظر
کو بھی قتل کیا دوسری خبر آئی کہ اخروق نیزہ باز بھی قتل ہوا پھر ملکہ محیط اپنی ملکہ سے [illegible]
جب یہہ حال معلوم ہوا اوسنے کسی کو محل مین بھیجکے دریافت کرایا کہ یہہ کیا ہنگامہ ہے کوئی بھی
اس حال سے متحیر تھی آخر اوسکو معلوم ہوا کہ کنیز تازہ اسیر تازہ کو لیگئی اوسنے ملکہ [illegible]
کہلا بھیجا کہ ظاہر چور آئے تھے اور اونھون نے یہہ کام کیا ہوگا باقی سب خیر و عافیت ہے ملکہ نے

جب یہہ سنا کہا کہ طرفہ خیر و عافیت ہو کہ ناظر واخروق دلاور اور چند کنیزان حبشیہ اور نگہبانان واز
شہر کو قتل کیا کوتوال شہر کو طلب کر کے تاکید کی کہ ان دزدونکو تلاش کر کے پیدا کرو لیکن جب
کوکبہ نے شہزادہ حیدر کو زندان مین نہ دیکہا شوہر کے خوف سے بہت ہراسان ہوئی اور
کہا افسوس یہہ کیا ہوا مین شوہر کو کیا جواب دونگی اور طالع افروز کو بلا کے کہا کہ ای گیسو بریدہ
مینے تجھسے نہین کہا تہا کہ یہہ کنیز شوخ دیدہ معلوم ہوتی ہے آخر تو نے دیکہا کہ اوسنے کیا کیا کہ
تیرے پدر کے دشمن قوی کو زندان سے نکال لیگئی ملکہ نے کہا ای مادر اس امر مین مجکو بہی حیرت ہے
کہ کنیز اسقدر جرأت کرے یعنی بادشاہ کے زندان کو توڑ کے اسیر کو نکال لیجائے پہر ملکہ نے ہنسکے
کہا ای مادر خوب ہوا کہ شہزادہ حیدر کو لیگئے جبلان کو لیجاتی تو تم کیا کرتین جب ملکہ نے یہہ کہا
کوکبہ نے شرم سے سر نیچا کر لیا اور دل مین کہا کہ اس عیارہ کو کس نے میرے راز سے آگاہ کیا
مجکو اس بات کی کمال حیرت ہی اوسوقت تو کچہہ نکہا مگر خلوت مین ملکہ سے کہا ای جان مادر سچ
کہو کہ تو نے وہ بات کس وجہ سے کہی تہی مجکو جبلان سے کیا کام ملکہ نے کہا تم خود اپنے گریبان
مین منہ ڈال کے سمجہو کہ بیٹی نے سچ کہا ہے یا دروغ اب کوکبہ کو یقین ہوا کہ یہہ دختر میرے حال سے
واقف ہے کوکبہ کے پانون پر سر رکہہ کے کہا کہ اس امر کا کسی سے اظہار نکرنا ملکہ نے ہنسکے کہا
کہ ای مادر مجکو کیا کام کہ کسی سے کہون لیکن کیا فائدہ کہ تو بہی اپنے مطلب کو نہ پہونچ سکیگی جبتک
سحر سے توبہ نکریگی کیونکہ یہہ لوگ ساحرون سے بالکل نفرت کرتے ہین اور تو دیکہتی ہے کہ بسبب
سحر کے کسقدر تیرے منہ سے بوئے بد آتی ہے کوکبہ نے دیکہا کہ ملکہ تمام حال سے مطلع ہے کہا کہ ای
میری مرشدہ سچ کہو کہ یہہ حال تجکو کیونکر معلوم ہوا مجکو گمان ہے کہ تو اسرار عظیمہ سے آگاہ ہوئی ہے
ملکہ نے کہا ایسا ہی ہے کہ جیسا تم سمجہتی ہو اس شرط سے تمسے بہی کہتی ہون کہ میرا کہنا قبول کرو
کوکبہ نے قسم کہائی کہ جو کچہہ کہو گی مین قبول کرونگی ملکہ نے کہا اول یہہ بیان کرو کہ اپنے شوہر کے

شوہر کے حق مین کیا اعتقاد رکہتی ہو کوکبہ نے کہا کہ وہ امام ہی اور نجم الحق لقب ہی ملکہ نے کہا
ابہی ہیہ بتاؤ کہ ہیہ سحر کس امام نے تعلیم کیا ہے کوکبہ نے ہیہ سنکے سر جہکالیا اور کہا کہ سچ تو ہیہ ہے
کہ تیرا باپ در اصل مین جہوو مذہب تہا مجکو بہی بسبب محبت کے اپنے مذہب مین لایا اور کسی قدر سحر بہی تعلیم
کرکے اپنا تمام حال میرے روبرو بیان کیا اور مجکو اپنے افشاے راز سے منع کیا ملکہ نے کہا ابہی
اسیے ملعون پر ہزار ہزار لعنت ہو کوکبہ نے کہا ای دختر تو سچ کہتی ہی لیکن ہیہ بتا کہ دنیا مین اوس سے
کیونکر اپنی جان بچاؤن ملکہ طالع افروز نے کہا خدا کو یاد کرو اور چند روز صبر کرو دیکہو خدا کیا کرتا ہے
عنقریب وہ ظالم گمراہ اور روسیاہ بیدین روسیاہ یعنی شیطین ابلیس جہنم واصل ہوگا اور ہم سب اپنے مطلب کو
پہونچینگے بعد ازان اوس ملکہ خوبان نے تمام قصہ مہتر زرنگ کے آنیکا اور اپنا مائل ہونا شہزادہ
حیدر پر تمام وکمال بیان کیا اور کوکبہ کو بہی اپنے سے متفق کیا چونکہ وہ جیلان کی عاشق تہی
ہیہ قرار کیا کہ حضرت سے توبہ کرکے دین حق قبول کرون گی

انکو تو اس انتظار مین چہوڑیئے اور چند کلمہ شہزادہ حیدر اور مہتر زرنگ کے سنیئے

راویان سخن پرور این چنین مرویست کہ اختصار سخن بہتر از زیادہ رویست راوی بیان کرتا ہے
کہ جسوقت شہزادہ حیدر اور مہتر زرنگ شہر محیط آباد سے باہر نکلے اوسی وقت دریا کے
کنارے پر آئے بعد ازان مہتر زرنگ نے تمام حال شہزادے سے بیان کیا شہزادے نے
نہایت خوش ہوکے کہا کہ ای مہتر تو نے عجب کام کیا اور مجکو یقین ہے کہ حق تعالے نے میری دعا
بہی قبول کی کیونکہ مین ہر وقت یہی دعا کرتا تہا کہ خداوندا اس ملعون کی فساد کو میرے ہاتہ سے دفع کر
تاکہ دنیا مین میرا بہی نام ہو اور وہ نازنین یعنی طالع افروز اگر مجہسے محبت رکہتی ہے تو مین بہی اوس
محبت رکہتا ہون القصہ وہ شب کنارۂ دریا بسر کی دوسرے روز مہتر زرنگ شہزادے کو لیکے اوس
کشتی پر سوار ہوا اور مہتر زرنگ نے کہا ای کشتی بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا ان ربی الغفور الرحیم مجہکو

جزیرۂ عمانیہ مین پہونچادے وہ کشتی روانہ ہوئی اور پانچ روز کی راہ ایکدن مین قطع کرکے جزیرۂ مذکور مین پہونچی شہزادہ و مہتر دونون اوس جزیرہ مین اوترے شہزادے نے وہ جزیرہ عجیب خوش و خورم دیکھا سیرکنان اوس مسجد تک پہونچے شاہ آگاہ گویا انکے انتظار مین تھے جسوقت شہزادے نے مرشد کامل کو دیکھا دوڑ کے قصد قدمبوسی کیا شاہ آگاہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیکے فرمایا کہ ای فرزند شیر کیا حال ہے شہزادے نے جفای وزرگا اور اون دونون ملحدین کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ اس مطلب مین کہ جو ہم پر گذرے حضرت ہمارے حال سے بالکل بیخبر ہوگئے شاہ آگاہ نے جو کچھ مہتر زرنگ سے کہا تھا وہی شاہزادے سے بھی کہا بعد ازان فرمایا ای شہزادے آگاہ ہو کہ اس کافر یعنی قیس نے علم سحر سے بادشاہ شیاطین یعنی شیدرطوس کو مسخر کرکے چالیس شیاطین اپنے پاس مقرر کرلیے ہین اور شیدرطوس جنیان تحت الارض سے ہے کہ بسبب کافر ہونے کے انکا شیاطین نام ہے یعنی اصطلاح مسلمانون مین جن کافر کو شیاطین کہتے ہین اور اصل حقیقت مین دونون ایک ہین اور شیطان بعد مسلمان ہونیکے رتبہ اور زور و قوت مین زیادہ ہوتا ہے بنا برین جن شیاطین پر غالب ہین بعد ازان شاہ آگاہ نے دو کاغذ لکھکے شہزادے کو دیئے اور فرمایا کہ انمین ایک کو بازو پر باندھو کہ بلیات سے تمہاری حفاظت کریگا اور دوسرا کاغذ احتیاطاً اپنے پاس رکھو اور وقت حاجت کار اوسکا مطالعہ کرنا اور بالفعل اسی کشتی پر سوار ہوکے وہی آیہ کریمہ پڑھو کہ وہ دعاے حضرت نوح علیہ السلام ہے یہ کشتی تمکو ایسی جگہہ پہونچائیگی کہ جہان ایک ماہی بزرگ ایک سنگ کے قریب دریا مین نمودار ہوگی تم کہنا ای سمک جنی مجکو شہر طیوریہ مین پہونچا کہ مجکو اخشرطوس سے ایک ضرورت ہے وہ ماہی منہ کھولیگی تم اوسکے منہ مین داخل ہونا ایک ایسی زمین پر پہونچوگے کہ جو سبز و خورم ہوگی اور وہان آفتاب ہمیشہ زیر ابر معلوم ہوگا اور وہ ابر ہوگا

بلکہ طبق زمین لپیٹا ہی تم سیر کنان روانہ ہونا ایک ایسے قلعہ کے پاس پہونچو گے کہ جسکا سنگ مانند
زمرد کے سبز ہوگا تم دروازے کے مقابل بیٹھ کے یہ اسم پڑھنا ہر طرف سے مرغ آوینگے اور
بزبان فصیح سلام کرکے تم سے پوچھینگے کہ تم کس کام کے واسطے آئے ہو تم اونسے مخاطب
بھی نہونا تا اینکہ ایک مرغ سب سے خوش رنگ اور عظیم الجثہ آکے تمکو سلام کریگا اور حال پوچھیگا تم اوس سے
ایسا ایسا کہنا القصہ جب شہزادے نے شاہ آگاہ سے سخنان مطلوب سنے یاد کرکے اوس کشتی مذکور
پر بیٹھا اور آیہ مذکورہ پڑھکے روانہ ہوا لیکن شاہزادۂ عالیقدر نامور شہزادۂ حیدر نے دس
فرسخ راہ دریا طے کی تھی کہ ایک سنگ نمایاں ہوا اور یکایک ایک مچھلی بھی اوس سنگ کے نیچے سے
پیدا ہوئی کہ اوسکے بال و پر کا عجب رنگ بوقلمون تھا شہزادے نے وہی سخنان مذکورہ بالا اوس سے
کہے مچھلی نے منہ کھولا شہزادے نے اپنے کو اوسکے منہ مین گرا دیا جب آنکھ کھولی زمین کو
جسطرح مرشد کامل نے کہا تھا اوسی طرح پایا روانہ ہوا بعد طے کرنے چار فرسخ کے ایک ایسے
مقام پر پہونچا کہ جوش گل و لالہ سے رشک بہشت برین تھا اور وہان کے پھول اکثر خاکستری رنگ کے تھے
اور دور سے قلعہ معلوم ہوتا تھا کہ اوسکے بروج و فصائل ہجوم مرغان سے پوشیدہ تھے شاہزادے نے
دروازے پر وہ اسم پڑھنا شروع کیا مرغ نوبت بنوبت آتے تھے اور شاہزادے کو سلام کرتے تھے
اور حال پوچھتے تھے شاہزادہ سوائے جواب سلام کے اور کچھ نہین کہتا تھا تا اینکہ بالائے
دروازے سے ایک مرغ عظیم الجثہ آیا اور شاہزادے کو سلام کرکے کہا کہ اے جوان نیکو رو تو کون ہے
اور یہان کس کام کو آیا ہے شاہزادے نے فرمایا مجھکو پہچانتا ہے مین اوس سید عالی قدر کی
اولاد سے ہون کہ جو جن و انس کیطرف مبعوث ہوا اور اب مین اسواسطے آیا ہون کہ ملک اخضر طوس سے
میرا ایک مطلب ہے تو جا اور اوس سے میرا سلام کہہ اور کہنا کہ ایک سید تمہارے پاس ایک کام کے واسطے
آیا ہے حسب حکم اوسیوقت پرواز کرکے روانہ ہوا اور شام تک نہ آیا شاہزادے نے وہ شب

اوسی صحرا مین بسر کی اور ایک درخت کے نیچے آرام کیا اور دل مین کہتا تہا کہ حبیب جنی ابتک
نہین آیا القصہ تمام شب اسی فکر مین گذری صبحکو اوٹھکے آب چشمہ سے وضو کیا اور نماز پڑہی
لیکن جب آفتاب بلند ہوا شاہزادے نے دیکہا کہ آج بالای قلعہ مرغ نظر نہین آتے اور برج و بارہ
قلعہ مانند زمرد کے درخشان ہین بعد ازان شاہزادے نے دیکہا کہ دروازہ قلعہ وا ہوا اور
جوانان خوشرو و سپاہ پاکیزہ پوش سوار نکلنا شروع ہوے بعد اوسکے بادشاہ کی سواری کمال
جبروت و جلال سے آئی پیادہ باعصاہاے زرین سواری کے پیشا پیش آگے تھے اور عقب مین
ایک تخت رواں پر ایک بادشاہ سوار تہا اور پیش سواری ایک جوان مسلح و مکمل ایک مرکب پر سوار
کمال جاہ و عظمت سے آتا تہا شاہزادہ کہڑا ہوکے یہہ تماشا دیکہنے لگا ناگاہ وہ جوان مرکب سے
اوترکے شاہزادے کے پاس آیا اور کہا ای فرزند سید عالم غلام کو پہچانا مین حبیب جنی ہون
کہ جناب عالی کا پیغام شاہزادہ اخضر طوس کو پہونچاکے اوسکو حاضر کیا جسوقت مین اوسکی
خدمت مین گیا تہا وہ محل سرا مین تہا نصف شب کو جب وہ باہر آیا مینے جناب عالی کا حال اوس سے
کہا اوسنے کہا کہ اسوقت شاہزادہ بہی استراحت مین ہوگا انشاء اللہ فردا اوسکی خدمت سے فائز ہونگا
اس گفتگو مین اخضر طوس کا تخت رواں بہی آیا اخضر طوس قریب پہونچکے تخت سے اوترا
اور مانند ملازمون بلکہ غلامون کے شاہزادے کے روبرو آیا اور بزبان فصیح دعا و ثنا بجا لاکے
شاہزادے کو تخت پر سوار کیا اور خود مرکب پر سوار ہوکے شہر کیجانب روانہ ہوے اور کہا ای
شاہزادہ عالیقدر ؎ ترا کہی کہ گذر بر مقام ما افتد ۔ ہمای اوج سعادت بدام ما افتد ۔ اب
شاہزادہ غلام کا مہمان ہے بعد اسکے جو کچہ حکم ہوگا بجان قبول کرونگا القصہ شہر مین داخل ہوے
شہر کو کمال آراستہ و آباد پایا مردان شہر سب صاحب جمال و خوش قیافہ تہے زنہای پریزاد
پشت بام سے شاہزادے کی آمد کا تماشا دیکہتی تہین کیونکہ اونکے ملک مین نبی آدم وارد ہوا تہا

شاہزادہ چپ و راست سیر کنان جاتا تھا تا اینکہ دولت خانۂ شاہی پر پہونچے الحاصل شاہزادے کو
لا کے تخت دیوان عام پر بٹھایا اور بادشاہ جنیان ملک خضرطوس و گلنوش و جلنوش
وغیرہ دست بستہ روبرو ایستادہ ہوئے اور انواع طرح سے شاہزادے کی خاطر و مدارات کی
پریزادان سازندہ و رقصندہ حاضر ہوئین تین روز تک شاہزادے کی نہایت تکلف سے
مہمانی کی روز چہارم ملک خضرطوس نے شاہزادے کی خدمت مین دست بستہ عرض کیا کہ
اے شاہزادۂ عالم اب ارشاد ہو کہ کیا مطلب ہے شاہزادے نے فرمایا کہ اے ملک خضرطوس یہ
کب جائز ہے کہ تمہارے بزرگ سورۂ جن سنکے آئے تھے کہ اپنی قوم کو دین خاتم الانبیا مین
لائین اور تمہارے جد صفرطوس نے وعدہ کیا تھا کہ ملک تحت الارض کو اسلام آباد کرونگا مگر اس
مدت مین اسقدر بھی نہوا کہ ملک شیدرطوس کو مسلمان کرتے اور وہ ابتک کافر ہے بلکہ کافرون
اور ساحرون کی مدد کرتا ہے چنانچہ کئی آدمی اپنے لشکر سے قیطیس ایک ملعون کو تابع کیے ہین
اور اوس ساحر نابکار نے اضلال ہست سید عالم پر کمر باندھی ہے اور ہر وقت لوگون کو گمراہ کرتا ہے بعد ازان
شاہزادے نے تمام قصہ قیطیس ابلیس کا بیان کیا خضرطوس نے یہ قصہ سنکے آہ سرد جگر سے
کھینچی اور زار زار روکے کہا کہ اے شاہزادے قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے تمہارے جد محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ و آلہ کو برحق سوی جن و انس بھیجا ہے جنکے احکام مین کبھی کوتاہی نہین کی میرے جد نے
جد شیدرطوس سے اور میرے پدر نے شیدرطوس سے مکرر جنگ کی لیکن وہ زبردست ہے
اور اوسکا لشکر بھی نہایت زبردست ہے اس سبب سے ہم اوس پر فتحیاب نہوئے اس سے قبل اوسنے
میرے پاس پیام بھیجا تھا کہ اپنی دختر لسانہ پری کا بیاہ ایلیبالطاق نوجوان سے عقد کر دے
مینے جواب مین اوسکو گالیان لکھین اوسنے مجھ پر لشکر کشی کی بارے فضل الہی سے اسقدر ہوا
کہ اگرچہ مین اوس پر غالب نہوا لیکن وہ بھی مجھ پر غالب نہوا طرفین سے جمع کثیر قتل ہوئے شیدرطوس چلا گیا

اور پھر اوسکو جرأت نہوئی کہ مجھپر لشکرکشی کرے کیونکہ ارکان دولت نے اوسکو مصلحت نہ دی
اخضر طوس شاہزادہ عالیقدر سے اسی گفتگو مین تھا کہ ورگہ سالار نے عرض کی کہ ایک قاصد
بہمیہ کی طرف سے آیا اور بار چاہتا ہے اخضر طوس نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
خدا خیر کرے فتنۂ خوابیدہ پھر بیدار ہوا شاہزادی نے پوچھا کہ یہہ قاصد کہان سے آیا ہے
اور بہمیہ کس ملک کا نام ہے اور تم اسقدر کیون ہراسان ہوے اخضر طوس نے عرض کی
کہ اے شاہزادۂ عالیمقدار و اے فرزند سید ابرار بہمیہ نام شید رطوس کا شہر ہے
اور یہہ قاصد وہین سے آیا ہے شاہزادی نے پوچھا کہ بہمیہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے اوسنے عرض کی
کہ اے شہریار جسطرح ہمارے ملک کا نام طیوریہ ہے اور ہم اپنی قوم مین بشکل طیور رہتے ہین
چنانچہ ہمارے شہر کا نام طیوریہ ہے اسیطرح شید رطوس اور اوسکی اتباع بیشتر بشکل بہائم
رہتے ہین اور اسی سبب اوسکے شہر کو بہمیہ کہتے ہین شاہزادے نے فرمایا بہرحال اب
اوس قاصد کو بلاؤ دیکھین اوسنے کیا لکھا ہے القصہ وہ قاصد آیا اور اوسنے مجرے گاہ سے
سلام کرکے کہا کہ اے بادشاہ یہہ نامہ الطاق نوجوان کا ہے اور اوسنے تمھاری خدمت مین
لکھا ہے الحاصل جب نامہ پڑھا اوسمین لکھا تھا کہ اے اخضر طوس آگاہ ہو کہ مین تمھاری دختر کی
تعریف سنکے غائبانہ عاشق ہوا اگرچہ میرا پدر تمھاری مہم سے دست بردار ہوا اگر مین چھیڑونگا
بارہ ہزار جوان زبردست میرے پاس موجود ہین اولی یہہ ہے کہ ملکہ لسانہ کو میرے پاس بھیجدو
اوسکے دینے سے تمکو کچھ سروکار نہین ہے اگر میرا کہنا قبول نکروگے تو بارہ ہزار سوار و لاور کی
جمعیت تمپر چڑہائی کرونگا آخر میرا پدر بھی یہہ گوارا نکریگا کہ مجھکو چشم زخم پہونچے حاصل یہہ کہ
جبتک ملکہ لسانہ کو نہ لیلونگا تمسے دست بردار نہونگا اس بات کو تم نہ سمجھو کہ مین تمھارے دین
اور ملک و مال کا متعرض نہین ہوتا والا اون دلاوروں سے کہ جو میرے پاس جمع ہین اگر مین تصدّ کرتا

توکوہ قاف کو برہم کردون سے منت انچہ بایست کردم پیام .:. تو دانی دگر بعد ازین والسلام .:.
اخضر طوس نے بعد مطالعہ وہ نامہ شاہزادے کو دیا اور کہا ای شہریار ملاحظہ ہو اوسکو کسقدر
غرور ہے شاہزادے نے نامہ کو دیکھکے پوچھا کہ نسب و حسب و ملک و مال مین وہ تمسے مساوی ہے
یا تم زیادہ ہو اوسنے عرض کی کہ ای قدردان سیادت نسب مین تو مساوی ہون مگر امورات دیگر مین
اوسکو مجھپر زیادتی ہے یعنی لشکر و مال مین وہ مجھسے زیادہ ہے شاہزادے نے فرمایا کہ اگر الطاق
مسلمان ہو تو تم اپنی دختر اوسکو دیدو اخضر طوس نے کہا اس بات کا مضائقہ نہین ہے پس فرمایا
کہ نامہ مین یہی مندرج کرو کہ بشرط مسلمانی یہہ نسبت قبول کرونگا والا جو کچھہ تمسے ہوسکے اوسمین
تقصیر نکرو غرضکہ یہی جواب لکھکے قاصد کے ہاتھہ روانہ کیا جب قاصد روانہ ہوا اخضر طوس نے
ایک کرسی کی جانب دیکھکے آہ سرد کھینچی شاہزادے نے پوچھا کہ آہ تازہ کا کیا باعث اوسنے کہا کہ
کہ ای شاہزادے اسمین شک نہین ہے کہ الطاق اور اوسکا پدر بار دگر مجھپر لشکر کشی کریگا اور بالفعل
میرے پاس فوج و سامان نہین ہے کہ جو پیشتر تھا چنانچہ صلیب سنگ انداز نامے حبیب کا برادر بزرگ
میرا سپہ سالار تھا اور اوس جنگ مین اوس سے کارہای نمایان ظاہر ہوے تھے اب اوس
دلاور نے سفر آخرت کیا ہے اور اوسکی کرسی خالی ہے حیرت مین حبیب کا منہ تکتا ہون کہ اپنے برادر کی کرسی پر
بیٹھیگا چونکہ وہ اپنے کو زور و شوکت مین اوس سے نصف بھی نہین سمجھتا اسواسطے نہین بیٹھتا
شاہزادے نے فرمایا خدا کو یاد کرو لیکن مین تم سے ایک چیز طلب کرتا ہون مجھکو دو تاکہ اوسکے
تمہارے اور اپنے حریف کا باسانی علاج کرون اور وہ تیغ قاطع الظلام اور سپر اسلم بن سلام
جنکی سلاح حضرت آصف اور سلاح اوسکے اسپ سالم بن اسلم کی ہے کہ وہ تمہارے جد تک پہونچی
اور اب بھی بطریق میراث تمہارے پاس ہوگی اور مجھکو بزرگان دین سے یہہ حال معلوم ہوا
کہ شمشیر قاطع الظلام کشندہ ساحران روئین تن ہے اور اوس سپر پر کوئی شمشیر تاثیر نہین کرتی اھ

اور اوس سلاح پر بھی سحر اثر نہین کرتا یعنی سحر سامری بھی اوس سلاح پر تاثیر نہین کرتا اور مین انہین
تینون چیزون کے واسطے آیا ہون تاکہ قسمین لعین کا اوس سے علاج کرون ملک اخضر طوس نے
جب یہہ سنا شہزادے کے پانون پر سر رکہکے کہا کہ بیشک تم فرزند رسول خدا ہو حقا کہ میرے
جد اصفر نوش کے پاس یہہ سامان تہا لیکن چونکہ وہ مرد حکیم اور منجم تہا اپنی اولاد مین کسیکو
اون اشیا کے لائق نہ دیکہا لہذا ایک طلسم باندہ کے وہ اشیا اوسمین رکہدیے اور یہہ بھی ہم نے
سنا ہی کہ ایک سید اوس طلسم کو فتح کرکے وہ شمشیر و سپر و سلاح اپنے قبضے مین لائیگا
کیا عجب ہی کہ وہ سید تم ہی ہو کہ اوس طلسم کو پیدا کرکے فتح کرو اور اون اشیا پر متصرف ہو بخدا
مین نہین جانتا کہ وہ طلسم کہان ہی اور اوسکی علامت کیا ہی شہزادہ حیران ہوا کہ اب کیا کرے
کیونکہ مرشد کامل نے جو کچھ لکہا تہا وہ سب کم و زیادہ عمل مین لایا لیکن اب اس امر مین فکر ہوئی

پہونچنا کاغذ دویم شاہ آگاہ کا شہزادۂ عالم پناہ کیواسطے اور مطالعہ کرکے روانہ ہونا
جانب طلسم اصفر نوش اور فتح کرنا اوس طلسم کو اور نکلنا شمشیر قاطع الظلام
اور سپر اسلم بن سلام اور سلاح سالم بن اسلم کا

صرافان جوہر بازار معانی و جوہریان رستۂ سخندانی نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب شہزادہ
اس مقدمہ مین متفکر ہوا شہزادے کے خیال مین آیا کہ مرشد کامل نے کاغذ دویم بہی
دیا تہا اور کہا تہا کہ وقت اندیشہ اوسکو پڑہنا غرضکہ یہہ خیال کرکے اوس کاغذ کو دیکہا لکہا تہا
کہ ای فرزند سلطان وای شہزادۂ عالیشان جب تم ملک اخضر طوس سی شمشیر و سپر
و سلاح مذکور طلب کرو اور وہ اپنے جد حکیم اصفر نوش کے طلسم کا حوالہ کرے اوسکو
اس قول پر صادق جاننا اور روز پنجشنبہ کو شہر سے نکل کے جانب دست راست روانہ ہونا اور
اپنے جا بجا جانا کہ قبل طلوع آفتاب ایک فرسخ زمین طی کرو بعد ازان ایک گنبد کے قریب پہونچوگے

کہ وقت طلوع آفتاب ایک مرغ یاقوت رنگ آئیگا اور اوس گنبد پر بیٹھکے تین مرتبہ یا مظفر
کہیگا تمکو چاہیے کہ ہنوز بار سوم نہ کہنے پاوے کہ ایک تیر اوسکے منقار پر لگاؤ اوسکے منہ سے
آگ نکلیگی اور وہ مرغ فریاد کنان گنبد کے گرد چرخ لگائیگا اوسوقت ایک دیو کہ اوسکا رنگ مانند
زعفران کے ہوگا سر اسی گنبد سے نکل کے قصد کریگا کہ اوس مرغ کو لیجاوے تم یہہ اسم اعظم پڑھ کے
شمشیر پر دم کرنا اور دیو کے مقابل جاکے اوسکو قتل کرنا طوفان برپا ہوگا بعد طوفان کے در گنبد
نمایان ہوگا گنبد مین داخل ہونا ایک صندوق سقف گنبد مین لٹکا دیکھوگے اور ایک اژدہا اوس
صندوق کے لینے کا قصد کرتا ہوگا جب تمکو دیکھیگا تمہاری طرف قصد کریگا تم اوسی شمشیر سے
اوسکو بھی قتل کرنا اور لکڑیان جمع کرکے اوسکو جلا دینا اور تم اوس سے علیحدہ ہوجانا جب دھوان
برطرف ہو تم گنبد مین جانا اور صندوق کھولکے لوح اوسمین سے نکال لینا بعد ازان جو کچھ
لوح مین لکھا ہو موافق اوسکے عمل کرنا شہزادے نے ایسا ہی کیا اور لوح نکال کے
دیکھی لکھا تھا کہ زمین گنبد پر نگاہ کرو ایک قلابہ دیکھوگے اوسکو پکڑ کے زور کرنا ایک تختہ سنگ
جدا ہوگا اور ایک نقب نمایان ہوگی اوس نقب مین داخل ہونا باقی جب کسی جگہ ضرورت ہو لوح کو دیکھنا
شہزادے نے ایسا ہی کیا اور نقب مین داخل ہوکے جب باہر نکلا ایک صحرا مین پہونچا کہ بوئی
زعفران سے وہ تمام صحرا معطر تھا چار طرف زعفران زار نظر آتا تھا اور ایک خلق تماشے مین
مشغول تھی اور وہ لوگ ہنستے تھے اور ایک درخت چنار سبز برگ وسط صحرا مین واقع تھا اور ایک
پیر مرد کو اوس درخت سے باندھا تھا اور اوس مرد پیر کا لباس زعفرانی تھا اور تاج یاقوت سر پر تھا
اور جس قدر وہ پیر گریہ کرتا تھا لوگ خندہ کرتے تھے اور جس وقت وہ رونے سے ساکت ہوتا تھا لوگ
گیند زعفرانی اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کیون چپ ہے گریہ کر تاکہ ہم خندہ کرین شہزادے کو اوسپر رحم آیا
کیونکہ جب یہہ لوگ اوسپر تہدید کرتے تھے وہ پیر رونا شروع کرتا تھا اور یہہ لوگ ہنستے تھے

شہزادے نے چاہا کہ اوس پیرکو رہا کرے اتنے لوگ غائب ہوگئے الغرض شہزادے نے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ جب ایسے مقام پر پہونچو سیاہ پیر کے رہا کرنے کا قصد نکیجیو امر وہ مرے وقت پر
موقوف ہے اور تم اس مقام سے جلد جاؤ اگر وہ لوگ تمکو پہچان لینگے تو مشکل ہوگی جسوقت کہ انکا علاج
تمکو دستیاب ہو لیے حرب کرنا اب سمت راست کی جانب جاؤ ایک جگہ پہونچوگے اور وہاں عجب
تماشا دیکھوگے وہاں بھی لوح کو دیکھنا شاہزادے نے دست راست نیم فرسخ راہ طی کی تھی کہ
ایک چشمۂ آب پر پہونچا لیکن اوسکی زمین ایک طرف سے بلند تھی اور ایک طرف نشیب تھا
شاہزادہ نے بلندی کی طرف جا کے دیکھا کہ ایک طفل بارہ تیرہ برس کا مانند آفتاب کے
برہنہ اوس چشمہ میں سراسیمہ شنا کرتا ہے جب اوسنے شاہزادہ کو دیکھا فریاد کی کہ اے جوان واسطہ
اپنے دین و مذہب کا مجھکو اس بلا سے نجات دے کہ میں عجب مخمصہ میں گرفتار ہوں
شاہزادے کو اوسپر رحم آیا اور کہا تو کون ہے اوسنے کہا اے شہریار ہرچند کہ یہ مقام
محل گفت و شنید نہیں ہے لیکن چونکہ شہریار استفسار کرتے ہیں اسواسطے عرض کرتا ہوں آگاہ ہو
کہ یہاں سے قریب میرا مکان ہے میں ہر روز وہاں سے اس چشمہ پر واسطے غسل کے آتا تھا
آج جب میں چشمہ پر آیا ایک شیر پیدا ہوا چنانچہ وہ شیر اب بھی اوسطرف کھڑا ہے اگر میں چشمہ سے
نکلتا ہوں تو شیر کا خوف ہے شاہزادے نے کہا کہ اے طفل صبر کر میں اول شیر کا علاج کروں
بعد اسکے تجکو نکالونگا طفل نے کہا اے شہریار اول مجھکو نکال لو کہ اب میرے ہاتھ پاؤں میں
طاقت نہیں ہے شاہزادے نے دیکھا کہ شیر چشمہ کی اوسطرف ہے ہاتھ بڑھا کے اوس طفل کو
نکال لیا بمجرد نکالنے اوس طفل کے شیر بغرّش تمام اوٹھا لیکن وہ طفل جب چشمہ سے نکلا ہاتھ پر ہاتھ
مار کے فریاد کی کہ اے شیران بیشہ جانفرسا اب جوان طلسم کشا تمہارے دام میں گرفتار ہوا
اب قرار واقعی اوسکی مہمانی کرو بمجرد اس فریاد کے یکایک تمام بیابان شیروں سے پر ہوگیا

اور وہ شیر شہزادہ پر غرش کنان دوڑا اور وہ طفل خوشی سے ناچنے لگا اور کہا کہ اے
طالسم کشا مجکو یقین ہوگیا تھا کہ تو طلسم کو فتح کریگا اس سبب سے مین اپنے حال پر گریہ کرتا تھا
لیکن دیکھا کہ اپنے کس طرح تجکو دغا دی اور تو باوجود دس مین وسال کے ایک طفل کے فریب مین
آگیا اب اگر ہزار جان رکھتا ہوگا تو ایک بھی سلامت نلیجایگا یہ کہکے وہ طفل ایک درخت پر چڑہ گیا
اور وہان سے شیرونکو نہیب دیا کہ ای درندون اس جوان کا دل وجگر تو میرا مال ہے اور باقی
تمہارا حصہ ہے شیر ہیبتناک دوڑے او شہزادہ نے ناچار ہوکے تلوار کھینچی اور اونمین
جا پڑا اگر ایک کو قتل کرتا تہا تو دو اور بیابان سے آتے تھے اور شہزادہ ہرچند فکر کرتا تہا کہ
لوح کو دیکھے مگر فرصت نہین ملتی تھی غرضکہ دو پہر تک شیر کشی کی لیکن جس قدر شیرونکو قتل کرتا تہا
اوس سے زیادہ پیدا ہو جاتے تھے اور وہ طفل بالاے درخت سے کہتا تہا کہ ای جوان اگر
تمام عمر شیر کشی کریگا تو بہی شیر کم نہونگے بلکہ زیادہ ہونگے اور جسوقت تیرے ہاتھ کی قوت جاتی رہیگی
یہ شیر تجکو پارہ پارہ کر ڈالینگے پس صلاح یہی ہے کہ لوح مجکو دیدے تا مین شیرونکو منع کر کے
تمکو طلسم سے سلامت نکالدون شہزادہ اوسکو گالیان دیتا تہا اور کہتا تہا کہ ای بادبخت مین کیا
جانتا تہا کہ تو اس قدر کوچک ایسا حرامزادہ ہے والا اول تیرا ہی علاج کرتا اوس طفل نے کہا اب بہی غلطی ہوئی
یا لوح دیدیا جان سے جا القصہ جب شہزادہ زیادہ مضطر ہوا درگاہ قاضی الحاجات مین مناجات کی
سبحان المضطر قال ترانی نظرت الیہ فاطلبنی تجدنی شہزادہ کمال اضطراب مین مناجات کرتا تہا کہ ناگاہ
ایک مرغ عظیم نے ہوا سے پیدا ہو کے شہزادہ کو اپنے پنجہ مین لیا اور پرواز کر کے ایک
کوہ پر گیا وہان جا کے کہا ای شہریار تمنے اتنی دیر لوح کیون کام کیا اب لوح کو دیکھو شہزادہ نے
لوح کو دیکھا لکہا تہا کہ جب چشمہ پر پہنچو اوس طفل کو آب سے نکالنا وہ اطفل جادو ہے
اس صورت سے تمکو دغا دیگا تمکو چاہیے کہ اوسکو پانی مین ڈالدو اور اوسکو اس طریق سے قتل کرو

کہ یہ اسم پڑھکے اوسکو زیر پشت رکھہ تو جب وہ مرجاے اوسکو شیرون کے آگے ڈالدو اور خود
پانی مین غوطہ لگاؤ اگر اوس طفل کو پانی سے نکال لیا تو اپنی جان برباد کی کیونکہ وہ طفل درخت پر چلا جاےگا
اور شیر تمپر ہجوم کرینگے اور قتل کرنے سے وہ زیادہ ہونگے اور جب تمہارے ہاتھہ پانون مین
طاقت حرب نہ رہیگی اوسوقت شیرون سے تمکو گزند پہونچیگا آخر مضطر ہوکے مدد غیبی کی محتاج ہوگے
اور میرے گمان مین مدد غیبی پہونچیگی اور تمکو اوس بلا سے نجات دیگی مدد کنندہ سے کہنا کہ مجھکو درخت پر
پہونچا دو وہ طفل جب تمکو درخت پر دیکھیگا اپنے کو پانی مین گرا دیگا تم بھی پانی مین کود پڑنا اور بطریق
مذکور اوسکو پانی مین ضرب مشت سے ہلاک کرنا اور کنارے پر پھینکدینا تاکہ وہ شیرونکا طعمہ ہو اور خود
پانی مین غوطہ لگانا اور آیندہ جو کچہ دیکہنا بے حکم لوح کوئی کام نکرنا الغرض شہزادے نے اوس
مرغ سے کہا کہ اے وکیل غیبی تو نے مجھپر بہت احسان کیا ہے اپنا حال مجھسے بیان کر تا تجھکو ہمیشہ
نیکی سے یاد کرون اوسنے کہا میرا حال بھی ظاہر ہوگا بالفعل یہہ کہو کہ لوح مین کیا دیکھا شہزادے نے
تمام حقیقت بیان کی مرغ پھر شہزادے کو اوٹھاکے اوس درخت پر لایا کہ جو لب چشمہ واقع تھا
اطفول جادو کہ بصورت طفل درخت پر بیٹھا ہوا شیرونکو تحریص و ترغیب کرتا تھا جب اوسنے
شہزادے کا حال اس طرح دیکھا شیرون سے کہا کہ اے شیاطین نابکار تمنے جنگ مین
اسقدر بکس کی کہ وہ نکل گیا خدا جانے اب کیا فتنہ برپا کرے شیر کہتے تھے کہ ہم کیا کرین ہمنے
اپنی طرف سے کوتاہی نہین کی بہت لوگ ہم مین سے قتل ہوے اور جس وقت ہماری خوراک
اور اوسکی ہلاکت قریب پہونچی تو نے اوسکو اوپر کھینچ لیا سابق تو کہتا تھا کہ اوسکا دل و جگر مین لونگا
مگر ظاہرا اپنے کہنے سے پشیمان ہوا اب ہم گرسنہ ہین کیا کرین تجھکو کھائین گے اطفول
کہتا تھا اے نابکارو تم دیوانے ہوگئے ہو مین کیا جانون وہ کہان گیا شیر کہتے تھے ہمنے خود
دیکھا ہے کہ وہ اوپر گیا اور اوپر تو بیٹھا ہے اب تیرا عذر کوئی قابل سماعت نہین ہے یا اوسکو پیدا کر

کہ موافق اقرار کے تقسیم کرین یا تو درخت سے اوترا تجکو کہا مین القصہ سید اسی مباحثہ مین تہی
کہ وہ مرغ شہزادے کو درخت پر اوسکے پہلو مین لایا جس وقت اوس ہاتہون کی شہزادی پر
نظر پڑی بے اختیار اپنے کو چشمہ مین گرا دیا شہزادہ اوسکے متعاقب چشمہ مین کود پڑا چنانچہ
شہزادے نے اوسکو راہ مین پکڑا دونون چشمہ مین گرے اوس جادوگر نے سحر خوانی شروع کی
شہزادہ بہی جو اسم لوح سے ارشاد ہوا تہا وہ پڑہتا تہا اور اوسکو زیر پشت لکہ لیا تہا اور
گرد چشمہ غرش کرتے تہرا طفول جادو نے دیکہا کہ میرا سحر اثر نہین کرتا شہزادے سے چمٹ کر کہا
کہ ایجوان حیف ہی کہ مجہ ایسے نازنین کے بدن پر پشت زنی کرتا ہی اگر ہو سکے تو خنجر گوشت
میرا علاج کر شہزادے نے کہا بائن ای حرامزادہ نابکار کیا مین لوط کی امت سے ہون القصہ
شہزادے نے چند مشت درشت ہو اوسکو چشمہ مین اصل کیا بعد ازان اوسکی لاش کنارے
پہینکا دی شیرون نے شہزادے کی دبر واوسکو پارہ پارہ کیا اور شاہزادے نے حکم
لوح سے چشمہ مین غوطہ مارا جب آنکہہ کہولی تو ایک باغ مین اپنے کو دیکہا اور دیکہا کہ دو زنگی
باہم کشتی لڑ رہے ہین شہزادہ حکم لوح سے اونکے درمیان مین گیا اور دونون کی کمر زنجیر
پکڑ کے اور اونکو اوٹہا کے زمین پر مارا کہ زمین سے نقش باندہا دروازہ باغ خود بخود کہل گیا
شہزادے نے اندر جا کے دیکہا کہ ایک باغ نہایت پر تکلف آراستہ ہی اور قریب لاکہہ درخت
کلان کے اوس باغ مین تہے اور ہر درخت گلہای رنگ برنگ سے آراستہ تہا اور ایک درخت
اون سب سے بزرگ تر تہا مگر اوسمین برگ و گل نہ تہے اور ہر درخت پر مرغان خوشرنگ بکثرت بیٹہے تہے
اور اونکی آواز نغمہ فلک تک جاتی تہی ناگاہ شہزادے نے دیکہا کہ ہر درخت کے مرغ اوڑ کے
اور اوس درخت خشک کے گرد پہر کے نوحہ کیا اور پہر درختان سبز و خرم پر بیٹہہ گئے او آواز شادی
بلند کی شہزادہ نے حیران ہو کے لوح کو دیکہا لکہا تہا کہ تم اوس درخت خشک کے نیچے بیٹہ کے ہیرا

شروع کرو جب ایک ساعت کامل گذریگی ایک مرغ زرد رنگ کہ تاج اوسکے سر پر ہوگا وہ
تمہارے پاس آئیگا اور کہیگا کہ ایجوان تم اس باغ مین کس واسطے آئے ہو تم کہنا کہ مین
اسواسطے آیا ہون کہ تمہارے بادشاہ کو نجات دون وہ مرغ کہیگا کہ تم میرے بادشاہ کو کیا جانتے
تم کہنا کہ مین جانتا ہون صفراق زرد پوش زرین تاج نام ہے ساحرون نے اوسکو
زعفران زار مین ایک درخت سے باندہا ہے وہ مرغ گریہ وزاری کرکے کہیگا کہ تم سچ کہتے ہو
لیکن ای جوان ہمارے بادشاہ کے نجات پانیکی علامت اس درخت کا سبز ہونا ہے
تم کہنا کہ سچ کہتے ہو ابھی یہہ درخت سبز ہوتا ہے لیکن تم تیر بای ترکش اظفر نوش لاؤ
وہ مرغ کہیگا کہ ہم نہین جانتے کہ وہ تیر کہان ہین تم کہنا کہ ساحرون نے اون تیرون کو
بیابان زقوم مین پراگندہ کیا ہے اور دیو اجلاق اون تیرون کا نگہبان ہے صبح کو ایک
ساعت وہ سوتا ہے تم اپنے لشکر کو لیکے بہ ہیئت اجتماعی جاؤ ہر مرغ ایک تیر
اوٹھاکے میرے پاس لے آئے مجموع پانچ سو تیر ہین سب میرے پاس لے آؤ وہ مرغ
کہیگا کہ ہمکو قید کیا ہی ہمکو یہہ قدرت نہین ہے کہ اس باغ سے نکل سکین جسوقت ہم قصد
پرواز کرتے ہین آتش ہمکو گھیر لیتی ہے تم کہنا اس اسم کی برکت سے کہ جو مین پڑہتا ہون
وہ حصار برطرف ہوا تم بخاطر جمع جاؤ اور وہ تیر لے آؤ وہ جائینگے اور تیر لیکے تمہارے
پاس آئینگے جب پانچ سو تیر تمہارے پاس آئین اس باغ مین ایک گنبد ہے وہان جانا
اور اسی اسم سے اوسکا قفل کھولکے اندر جانا ایک سانپ تمہارا سد راہ ہوگا اوسکو بھی
تلوار سے قتل کرنا ایک صندوق پیدا ہوگا اوسکو کھولنا ایک کمان و ترکش اوس مین سے
نکلیگا اوس ترکش مین وہ تیر رکھکے اپنی کمر مین باندھنا اور باغ سے باہر نکلنا اور
مرغون سے کہنا کہ ہر تیر سے ایک ایک ساحر قتل ہوگا اوسوقت اس درخت کی شاخین بھی

سبز ہونگی جب سب شاخین سبز ہو جائین تم سب اس حوض مین غوطہ لگانا اوسوقت بصورت
اصلی ہو جاو سگے اور قید سحر سے بر طرف ہو گے اوسوقت زعفران زار مین جاکے اپنے بادشاہ کی
ملازمت کرنا شہزادے نے ابتدا سے انتہا تک مطابق نوشتہ لوح عمل کیا تا اینکہ وہ ترکش و کمان
دستیاب ہوئی اور باغ سے نکل کے چند قدم طے کیے کہ سامنے سے وہ زعفران زار نمود ار ہوا
شہزادے نے لوح کو دیکہا لکہا تہا ای شہزادہ طلسم کشا جب بار دگر زعفران زار مین پہونچو جسوقت
وہ ساحر زعفران چننے مین مشغول ہون تم جاکے اوس درخت کے سایہ مین بیٹھنا اور اوس پیر تاجدار کو
کہ بادشاہ طلسم ہے کہول دینا اور کہنا کہ ای صفراق خاطر جمع رکہو مینے طلسم فتح کیا اور تمکو
رہا کیا اس مرتبہ اگر ساحر آکے تم سے رونیکے واسطے کہین تم ہنسکے کہنا کہ اب وہ وقت
آیا ہے کہ مین ہنسونگا اور تم روؤگے باقی اونکا جواب میرے ذمے ہی القصہ شاہزادہ
درخت کے نیچے پہونچا قضارا اوسیوقت ساحر زعفران چننے گئے تہے اور گنبد بنانے مین
مشغول تہے شاہزادے نے پہونچکے کہا کہ السلام علیک ای صفراق جنی صفراق اپنے
حال مین گرفتار تہا اور اپنے بخت پر گریہ کرتا تہا جب اوسنے شاہزادے کو دیکہا کہا وعلیک
السلام ای فرزند آدم و ای جوان [illegible] تم کون ہو اور یہان کیونکر آئے برای خدا یہان سے جلد
گریز کرو کہ یہہ ساحر شیاطین دشمن جان بنی آدم ہین مبادا تمکو دیکہلے تمہارے قتل کا قصد کرین
شاہزادہ نے فرمایا ای صفراق مین بہاگ کے کہان جاؤن اوسنے کہا جس طرف سے
آئے ہو شاہزادے نے فرمایا ای صفراق اگر مین گریندہ ہوتا تو اس مقام مین نہ آتا لیکن
عنایت الٰہی سے طلسم کو فتح کیا اب اسواسطے آیا ہون کہ تمکو رہا کرون اب خوش ہو کہ تمہارا
وقت خندہ اور ساحرونکا وقت گریہ قریب پہونچا ہے اور حکم الٰہی سے تمکو بادشاہ کرونگا پیر نے
کہا ای جوان اگر میرا درخت سبز ہوا ہوگا تو تم راست گو ہو اور علامت سبزی درخت بخت کی میری

فوج کا پہونچنا ہے شاہزادے نے فرمایا کہ اب وہ درخت بہی سبز ہوگا اور تمہاری فوج بہی نکلیگی
اول تمکو درخت سے کہول دون صفراق نے کہا ای شہریار تصدیعہ نکرو کہ میری قید تمہاری
نظرون مین آسان معلوم ہوتی ہے اور یہہ بند سحر ہے بغیر صاحب لوح کے نکہل سکیگی شاہزادے نے
فرمایا ای نادان اگر میرے پاس لوح نہوتی تو یہہ جرأت تمہارے پاس کیونکر آتا یہہ کہکے ایک
اسم کہ لوح سے ارشاد ہوا تہا پڑہکے صفراق پر دم کیا اوسکی قید خود بخود پارہ ہوگئی
صفراق نے شاہزادے کے قدم پر گرکے کہا ای شہریار مجکو معاف کیجیگا مین تمکو نہین
جانتا تہا چونکہ یہہ ساحر اپنی صورتین بدل کرکے آتے تہے اس سبب سے تمکو نہین پہچانا
اور یہہ سمجہا کہ شاید یہہ بہی کوئی مکر ہو شاہزادے نے فرمایا اب اپنا حال مجہسے بیان کرو اوسنے
کہا ای شہریار بندہ صفراق ایک مدت سے اس قلعہ کا بادشاہ تہا اور خداپرست تہا آخرش
میرا ایک سپہ سالار ہے اور وہ ساحر ہی ہے قبل اسکے اوسکو معلوم ہوا کہ زمانہ
شکست طلسم کا قریب آیا ہے ایک روز اوسنے مجہسے آکے کہا کہ ای بادشاہ کچہہ خبر ہے
کہ زمانہ شکست طلسم قریب ہے اور طلسم کشا خداپرست ہوگا اگر تم مجہسے عہد کرو کہ اوس سے
جنگ کروگے اور اوسسے طلب کرو تو تمکو بادشاہت پر مستقل کرتا ہون والا تمکو اختیار ہے
اوسنے کہا یہہ شدنی نہین کہ مین خداپرستی سے دست بردار ہون طلسم کشا موید من اللہ ہوگا
اوس سے جنگ کرنے مین کیا فائدہ اس بات سے وہ سپہ سالار آزردہ ہوا اور لشکر کو کہ اکثر
اومین ساحر تہے اپنے سے متفق کرکے مجہسے پہر گیا اور مجکو یہان قید کیا چار سو انہی ساحر
مجہپر مقرر کیے اور جو لوگ مجہسے متفق تہے اونکو بصورت مرغان اوس باغ مین قید کیا اور وہ
درخت کہ بزبان اہل طلسم درخت بخت اوسکا نام ہے اور میری سلطنت مین سبز و خرم
ہوا تہا جب صراق نابکار نے مجہسے یہہ سلوک کیا وہ درخت بہی خود بخود خشک ہوگیا لیکن جب سے

قید مین گریہ وزاری بہت کی عالم واقعہ مین حکیم صفر نوش نے مجھہ سے کہا کہ خاطر جمع رکھہ عنایت
طلسم کشا سے پھر پادشاہی پائیگا اور درخت بخت بار دگر سرسبز ہوگا القصہ شاہزادہ
صفراق نہہ دیوش زرین تاج سے اس گفتگو مین تہا کہ ساحر آئے حریق جادو نے کہ اونکا
سردار تہا آگے بڑہ کے کہا ای صفراق دیر ہوئی کہ تمہاری آواز گریہ ہمنے نہین سنی لیکن جب
اوسنے نظر غور سے دیکہا صفراق کو بند سحر سے کہلا پایا اور اوسوقت شاہزادہ ایک
درخت کی پشت پر پوشیدہ ہوگیا تہا حریق نے کہا ای صفراق تمکو کس نے نجات دی صفراق نے
کہا جس خدا کی مین پرستش کرتا ہون اور ای نابکار اب وہ وقت آیا ہی کہ مین خندہ کرون اور تم
گریہ کرو حریق کو یہہ کلمہ ناگوار ہوا اور کہا ای خیرہ سر کیا کہتا ہے یہہ کہکے ہاتھہ بڑہایا کہ صفراق کو
پکڑ لے کہ شاہزادہ عالیقدر نے بحکم لوح پشت درخت سے نکل کے نہیب دیا کہ باش ای حرامزادہ
نابکار اس بیچارے سے کیا کہتا ہے مین تیرا حریف ہون جب اوس ساحر نے شاہزادہ
والاگہر کو دیکہا مثل رعد کے نعرہ کیا اور کہا ای آدمی خیرہ سر ظاہرا تو نے اس ہمارے قیدی کو
رہا کیا اب یہہ نوبت پہونچی کہ آدمی بیچارہ ہم سے مخالفت کرے یہہ کہکے شاہزادہ سے
حرب کیا شاہزادے نے بآسانی تمام اوسکے ہاتہہ سے حربہ چہین لیا اور ایسا طمانچہ اوسکے
رخسارے پر لگایا کہ وہ مثل ماہی بے آب کے لوٹنے لگا بعد ازان اوسکی کمر پر پنجہ کرکے
زور کیا اوسنے سحر کیا مگر کچہ فائدہ نہوا شاہزادے نے اوسکو اوٹہا کے زمین پر مارا
اور اوسکا سر جدا کیا ساحران دیگر نے جب یہہ حال دیکہا دوڑ کے حلقہ باندہا اور نوبت
بنوبت سحر خوانان شاہزادے کی طرف آتے تھے اور شاہزادہ بحکم لوح اونکی کمان
تیر مارتا تہا اور ایک ایک کو معدوم کرتا تہا القصہ پانسو چوالیس ساحر کہ ہمراہ تہا سب
قتل کئے اور باقی بہاگ گئے کہ احراق کو خبر دین اور کچہ لوگون نے آکے صفراق کی

ملازمت اختیار کی شہزادی نے حکم لوح سے اونکی تقصیر معاف کی اس عرصہ مین باغ کی
طرف سے گرد پیدا ہوئی اور فوج معہ تخت روان اور ایک مرکب پری پیکر کے نمودار ہوئی پیشانی پر
ایک مرد پیر آتا تھا اوسنے آکے شہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بعد ازان اپنے
بادشاہ کی ملازمت کی اور شہزادے سے عرض کی کہ ای شہزادہ طلسم کشا مجکو پہچانا مین
وہ ہون کہ جو باغ مین بصورت مرغ زرد مقید تھا اور اس مرد کا وزیر ہون مجکو زربار جنی کہتے
ہین تھا کہ شہریار نے سچ کہا تھا بعد دہر کے کہ شہزادے نے اون ساحرونکو قتل کیا
اوسیقدر درخت تخت کے شاخین سبز ہوئین جب تمام درخت سبز ہوا ہم حوض مین
کودے اور قید ساحران سے نجات پائی اور یہہ تخت روان لے کے خدمت مین روانہ
ہوے راہ مین ایک طرف سے یہہ مرکب پیدا ہو کے سوار کے آگے آگے ہو لیا ہم
سمجھے کہ یہہ مرکب مخصوص طلسم کشا کی سواری کا ہے کیونکہ ہم مین سے کسی کے ہاتھ نہین آیا
اس کا انتہا نہین یہہ مرکب شہزادے کے روبرو خود بخود آکے کھڑا ہو گیا شہزادے نے
اوسکا خنگ عالم نورد نام رکھا بعد ازان ملک صفراق جنی سے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے
اوسنے عرض کی کہ ای شہریار اب جانب قلعہ زرد سنگ کہ قلعہ طلسم ہے چلیے احراق
جادو بھی مستعد جنگ ہوگا کیونکہ جو لوگ بھاگ گئے ہین اونہون نے اوس سے خبر کی ہوگی
شہزادے نے پوچھا کہ شمشیر قاطع الطلاسم اور سپر اسلم بن سلام اور زرہ سالم ابن اسلم
کہان ہے شہزادے نے فرمایا کہ مین فقط اسکے واسطے آیا ہون اور مجکو خوف ہے
کہ احراق اون اشیا کو لیکے بھاگ نجاے صفراق نے کہا کہ خاطر جمع رکھیے یہہ اشیا گنبد مین
ہین اور اوسکی قفل کی کلید لوح طلسم ہے سواے صاحب لوح کے دوسرے کو دستیاب نہوگی
اور مین نے بھی اونکا نام سنا ہے مگر دیکھا نہین القصہ شاہزادہ خنگ عالم نورد پہ

سوار ہوا اور ملک صفراق تخت پر سوار ہوکے روانہ ہوئے تا اینکہ حصار زر وسنگ کے
قریب پہونچے بیرون قلعہ شہزادے نے فوج دیکھی اور اونکا بادشاہ مرکب پر سوار اور اوسکا
لشکر بصورت غیر یعنی بعضے اژدہے پر اور بعضے شیر پر سوار تھے القصہ جنگ شروع
ہوئی اور میدان آراستہ ہوا شہزادہ حکم لوح سے خود میدان مین گیا کناس و خناس و سقوس
وغیرہ چند ساحر میدان مین آئے اور سحر کیا لیکن شہزادے پر سحر نے اثر نکیا اور اوس
شہریار نے نوبت بنوبت سبکو قتل کیا آخر احراق میدان مین آیا اور سحر سے تمام میدان مین
آگ برسائی اور خود بشکل اژدہای آتش فشان اوس آگ سے نکل کے شہزادے پر حملہ کیا
شہزادے نے بحکم لوح ایک اسم پڑھکے اوسکے تمام سحر رفع کیے آخر احراق بشکل پہلوان
قوی ہیکل مسلح و مکمل شہزادے کے روبرو آیا اور پہلے شہزادے پر گرز سے حملہ کیا
لیکن شہزادہ نے اپنی قوت سے اوسکو رد کرکے ضرب سوم مین عمود اوسکے ہاتھ سے
چھین لیا اور وہی عمود اوسکے سر پر لگایا مگر اوسکو بھی اثر نہوا شہزادے نے دل مین کہا
کہ مین اسم رد سحر پڑھتا ہون آیا کس سبب سے یہ گیدی ضرب عمود سے جہنم واصل نہوا آخر کار
شہزادے نے اوسکے جمیع سحر رد کیے آخر کشتی کی نوبت آئی شہزادے نے بعد تھوڑے
عرصے کے اوسکو باندھ لیا اور اوسکی زنجیر اپنے ہاتھ مین لیکے حکم مغلوبہ فرمایا اکثر ساحر قتل ہوے
اور فوج اسلام غالب ہوئی بعد ازان جو لوگ سحر نہین جانتے تھے اونھون نے آکے اطاعت کی
شہزادہ ملک صفراق کو لیکے بہ فتح و فیروزی شہر مین داخل ہوا صفراق نے اوس روز
شہزادے کو بہ تکلف تمام تخت پر بٹھایا بعد ازان احراق کو طلب کرکے اوسکو تکلیف اسلام کی
اوسنے کہا مجھکو کیا ضرورت ہے کہ اب سے پھر جاؤن اگر مجھکو قتل سے ڈراتے ہو تو تم مجھکو قتل
نہین کرسکتے شہزادہ حیدر کو یہ کلام ناگوار ہوا اور فرمایا کہ اوسکو پارہ پارہ کرو چند لوگ

اوسکو تلوارین اور گرز مارتے تھے مگر وہ جہنم واصل ہوتا تھا تا اینکہ شہزادے نے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ جب دشمن طلسم تمہارے ہاتھ آئے اوسکے مسلمان ہونے سے خاطر جمع رکھنا
کہ وہ ہرگز مسلمان ہوگا اوسکو قتل کرنا اور اوسکے قتل کا طریق یہہ ہے کہ جو اسپ اس طلسم سے
تمہارے ہاتھ آیا ہے اوسپر سوار ہو اور اوس نابکار کو دم اسپ سے باندھو اور اوس گنبد کی
طرف کہ جہان تمھاری امانت ہی جاؤ اور وہ گنبد نے در ہے گنبد کے چارون طرف اسپ کو
گردش سے یکے تیز کرو تمہارا اسپ اوپر جانیکا قصد کریگا اور یہہ نابکار دیوار کی ٹکر کھائیگا تا اینکہ
جسطرف دروازہ ہے جسوقت اسکا سر وہان لگیگا اسکی جان نکل جائیگی بعد ازان اوسی
دیوار کے نیچے اسکی لاش کو جلاؤ جس قدر یہہ جلیگا اوسیقدر دروا[illegible]دروازہ بھی تمام ظاہر ہوگا تم
اوسوقت اندر جاکے ا[illegible] امانت کا صندوق لے لینا شہزادے نے کہا خوب ہوا کہ یہہ
[illegible] ایک طرف [illegible]
حرامزادہ مسلمان ہوا اگر بنفاق اسلام قبول کرتا تو مشکل ہوتی القصہ بموجب نوشتہ لوح اوس
حرامزادے سے وہی سلوک کیا تا اینکہ وہ جہنم واصل ہوا شہزادے نے اوسکے بدن مین
آگ لگادی جب اوسکا دہوان دیوار گنبد تک پہونچا دیوار مین شگاف ہونا شروع ہوا
اور ایک دروازہ ظاہر ہونا شروع ہوا تا اینکہ وہ تمام جلگیا دروازہ بھی تمام ظاہر ہوا شہزادے نے
اندر جاکے صندوق کھولا اور سلاح پہن کے تلوار کمر سے لگائی اور سپر پشت پر لگاکے خوش ہوا
اور شکر خدا بجالایا بعد ازان صفراق وزربال سے پوچھا کہ مجکو ایک چیز مین حیرت ہے
یعنی ایک جگہ شیاطین دنیا مین ساحرون کی مدد کرتے ہین چنانچہ شمشیر دیو
قیس لعین کا مدد و معاون ہوا چنانچہ اپنا تمام قصہ اس ملک مین آنیکا بیان کیا
یہان جن ساحرون کے ہاتھ سے عاجز ہین جیسا کہ تم احراق کے ہاتھ سے عاجز ہو
زربال وزیر نے عرض کی کہ اے شہریار شیاطین اگرچہ سحر نہین جانتے ہون لیکن بنی آ

غالب ہین لیکن جن جب سحر حاصل کرین گے تو وہ سب پر غالب ہونگے القصہ شہزادہ
بعد اس گفتگو کے سوار ہو کر طیویہ کی طرف متوجہ ہوا صفراق نے اپنی حد تک مشایعت کی اور
شہزادے نے خداپرستی اور تقوی اور اپنے دین پر قائم رہنے کی ہدایت کر کے اوسکو رخصت کیا
اور پھر روانہ ہوا

لشکرکشی کرنا شید رطوس اور اوسکے پسر الطاق کا ملک اخضر طوس پر اور حصاری ہونا اوسکا اور پہونچنا شہزادیکا اور قتل ہونا شید رطوس کا اور مسلمان ہونا الطاق نوجوان کا اور نکلنا شہزادیکا ملک جنیان تحت الارض سے اور پہونچنا خدمت مین مرشد کامل شاہ آگاہ روشن روان حقیقت پناہ کے

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اسطرح روایت کی ہے کہ جب ملک اخضر طوس نے الطاق
نوجوان بن شید رطوس کے جواب نامہ مین شرط اسلام مندرج کر کے قاصد کو روانہ کیا
وہ قاصد الطاق کے پاس آیا الطاق شکارگاہ مین تھا اور بارہ ہزار مرد سپاہی اوسنے
اپنے سے متفق کیے تھے جب الطاق جواب نامہ سے مطلع ہوا اوسنے اپنے پدر سے
آکے کہا کہ اے پدر مین لسانہ کے عشق مین بیقرار ہون اور اخضر طوس نے میرے نامہ کا
یہہ جواب لکھا اب مین اوسپر لشکرکشی کرتا ہون اگر اوسپر غالب ہوا تو ہو المراد والا براے خاطر
معشوقہ اوسکا دین قبول کرونگا شید رطوس دین ابلیس پرستی مین نہایت متعصب تھا یہہ
سنکے غصے سے کانپنے لگا اور کہا اے نابرخوردار میرا پسر ہوکے ایسی بات زبان پر لائے ہزار
معشوقین دین ابلیس پر تصدق کرون اسی وقت مین سوار ہوتا ہون اور سرسواری طیویہ کو
فتح کرتا ہون وہ وقت گزر گیا کہ مین بغیر فتح کیے پھر آیا تھا یہہ کہکے پیش خیمہ نکالنے کا حکم دیا اور
دوسرے روز چالیس ہزار سوار کی جمعیت سے طیویہ کی طرف روانہ ہوا یہہ خبر ملک اخضر طوس کو

بہی پہونچی پریشان ہوکے امراسے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے وہ جوان ہاشمی کہ فتح طلسم کو
گیا ہے ابتک نہین پھرا حبیب جنی نے ملک اخضر طوس کو تسلی دیکے کہا کہ لشکر آراستہ کرو
خدا کریم ہے القصہ ملک اخضر طوس نے بہی صف کشی کی شید رطوس نے بار دگر کہلا بہیجا
کہ ای اخضر طوس اپنے خون مین ہاتھہ رنگین نکر اور اپنے دین قدیم کو کہ ابلیس پرستی ہے
برباد نکر اور اپنی دختر کا میرے پسر سے عقد کردے والا تجکو اختیار ہے اخضر طوس نے
جواب مین ہزارون گالیان لکہکے لکہا کہ زہے سعادت میری جو دین محمدی مین قتل ہون جو
کچھہ تجھسے ہوسکے اوسمین تقصیر نکر الغرض مکالمہ سے مجادلہ کی نوبت پہونچی بعد تسویہ
صفوف جدال و قتال جہروس تیغ زن کفار کی طرف سے میدان مین آیا حبیب
دلاور نے میدان مین جاکے بعد رد حملات اوسکو واصل جہنم کیا اوسکے بعد دس آدمی
اور آئے اور وہ بہی حبیب دلاور کے ہاتھہ سے قتل ہوے دوسرے روز شید رطوس نے
کہ اپنے نوع مین رستم وقت تہا میدان مین جاکے حبیب کو شہید کیا اور پندرہ آدمی
اور اوسکے ہاتھہ سے شہید ہوے شام کو طبل آسایش بجا اور لشکر اپنے اپنے قیامگاہ مین
آئی شبکو ظریف جنی وزیر ملک اخضر طوس نے حصاری ہونیکی صلاح دی اور شب
بہاگ کے حصاری ہوے شید رطوس نے اس امر سے آگاہ ہوکے ابلیس کی قسم
کہائی کہ جبتک قلعہ نہ لیلونگا آرام نکرونگا یہ کہکے حکم یورش دیا قریب تہا کہ قلعہ مفتوح
ہوجاے اخضر طوس وغیرہ مناجات مین مشغول تہے کہ یکایک گرد نمودار ہوئی اور
شاہزادہ پہونچا حال معلوم کرکے لشکر کفار پر تنہا جا پڑا بسبب سلاح مذکور کے
کوئی حربہ کارگر نہوتا تہا اور جو شخص اوسکے مقابل ہوتا تہا وہ قتل ہوتا تہا تہوڑے عرصہ مین
کشتون کے پشتے کردیئے لشکر شید رطوس مین شور بلند ہوا شید رطوس بہی

حال دریافت کرکے بہرا اور کہا افسوس ہے آدمی کہان سے پیدا ہوا کہ اسقدر جنون کو قتل کیا
واسطے خوف زدہ کرنیکے اشکال مہیب شاہزادے کا مقابلہ کیا اور کہا ای خیرہ سر تجکو اس
مقام سے کیا کام اب کہ آیا ہے اپنی سزا کو پہونچے گا یہہ کہکے شاہزادے کے سر پہ گرز لگایا
شاہزادے نے بہ اسم اعظم بن سلام سے وہ ضرب دفع کی اور شاہزادے کو کوئی صدمہ نہ پہونچا
سنشید رطوس یہہ دیکہکے زیادہ برہم ہوا اور تلوار سنبہال کے کہا کہ ای فلک نے انصاف
یہہ کیا ظلم ہے کہ آدمی دیو آتشی سے اسطرح کارزار کرے شاہزادے نے فرمایا ای سگ
تو نہین جانتا مین اوس شخص کی اولاد سے ہون کہ جسنے چاہ بیر الاعلم مین جاکے تمام جنونکو
قتل و مسلمان کیا شنشید رطوس نے کہا جو کوئی ہو اب یہہ حربہ میرا روکو یہہ کہکے شمشیر سے
وار کیا شاہزادے نے اوسکو رد کیا بعد ازان شمشیر قاطع الظلام نیام انتقام سے
کہینچکے کہا کہ اب ایک حربہ مجہسے بہی لے شنشید رطوس نے سراسیمہ ہوکے سپر سر کی
پناہ کی لیکن کچہ فائدہ نہوا برق شمشیر زیر رنگ مرکب سے نمایان ہوئی اور چار پرکالے
زمین پر گرے لشکر مین شور و غل بلند ہوا تمام کافر بہیئت اجتماعی شاہزادے کی طرف آئے
اخضر طوس نے یہہ حال دیکہکے سجدہ شکر کیا اور دروازہ قلعہ کہول کے حکم نقارہ دیا لیکن
الطاق نوجوان کا اوس معرکہ مین شاہزادے کا سامنا ہوا شاہزادے نے
اوسکو بآسانی گرفتار کیا اور اسواسطے قتل نکیا کہ شاید مسلمان ہو القصہ تہوڑے عرصے مین
جمع کثیر قتل ہوئی اور بقیۃ السیف نے راہ فرار اختیار کی ملک اخضر طوس نے شاہزادے کے
قدم پہ سر رکہا اور حال معلوم کرکے فتح طلسم کی مبارکباد دی شاہزادہ شہر مین داخل ہوکے
تخت پہ بیٹہا اور الطاق نوجوان کو طلب کرکے فرمایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو تمہارا ملک تمکو
عنایت کرون الطاق نے کہا کہ مین سلطنت کیواسطے مسلمان نہین ہوتا لیکن اگر میری محبوبہ

مجکو بلجائے تو مسلمان ہوتا ہون کیونکہ سابق مین بہی مینے دل مین یہہ عہد کیا تہا بلکہ اپنے پدر سے
بہی کہا تہا اور اب بہی وہی عرض کرتا ہون کہ اگر ایسا نہ مجکو بلجائے تو مسلمان ہوتا ہون شاہزادے نے
ملک اخضر طوس سے پوچہا کہ اب تمہاری کیا مرضی ہے ملک اخضر طوس نے یہہ اشعار پڑہے
ب ای آنکہ بوصف تو سخن کوتاہ ہست ٭ فرمان بر تو سپہر و مہر و ماہ ہست ٭ حکم تو روان بر سر ما
مثل قضا ست ٭ من بندہ شاہ و کنیز شاہ ہست ٭ شاہزادے نے اوسکی عقل پر آفرین کی
اور الطاق سے کہا کہ اب قبول اسلام مین کیا تامل ہے القصہ الطاق صدق دل سے مسلمان ہوا
اور اوسکے لشکر پراگندہ نے بہی جمع ہوکے اسلام قبول کیا اوسوقت شاہزادے نے اوسکو
کتخدا کیا اور نہایت تکلف سے یہہ کتخدائی ہوئی بعد ازان شاہزادے نے الطاق نوجوان سے
تمام قصہ قیس و ضلیل و غیرہ شیاطین کا بیان کیا اور کہا تمہارے پدر نے چالیس شیاطین
اوسکے ہمراہ تعین کرکے لشکر اسلام کی خرابی کی الطاق نے کہا کوئی جاکے ضلیل کو لے
آوے یہہ سنکے اوسکا برادر اضلال جنی گیا او ضلیل کو مع اوسکے ہمراہیون کے لے آیا
جب ضلیل آیا اور اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکا آقا قتل ہوا اور آقازادہ مسلمان ہوا بسبب کم بختی کے
اوسکی زبان سے نکل گیا کہ افسوس دین ابلیسی اسطرح برطرف ہوا الطاق نے اوس کے
قتل کا حکم دیا اوسکے برادر اضلال نے اوسکو قتل کیا اور اوسکے توابع مسلمان ہوے الطاق نے
اون سبکو شاہزادے کے تابع کیا کہ جسوقت شاہزادہ تمکو رخصت کرے اوسوقت چلے آنا
بعد ازان شاہزادہ الطاق کے ہمراہ اوسکے ملک مین گیا اور اوس ملک کو بہی اسلام آباد
کرکے مدارس و مساجد کی تیاری کا حکم دیا اور بلبیس کی صورت کو منہدم کیا بعد ازان کہا کہ اب مین جزیرہ
عمانیہ مین جاؤنگا مگر وقت آنیکے عجب راہ سے آیا تہا لیکن اب کیونکر جاؤن ملک اخضر طوس و
الطاق نوجوان نے عرض کی کہ ای شہریار طلسم کے باطل ہونے سے وہ راہ بہی باطل ہوئی

اب اس دریا مین کشتی پر سوار ہوجئے اضلال آپکو منزل مقصود تک پہونچا دیگا اور ہم بہی بطریق
مشایعت وہان تک رکاب عالی کے ہمراہ چلین گے شاہزادے نے فرمایا تمہاری تکلیف کی
احتیاج نہین ہے اضلال کفایت کرتا ہے اونہون نے قبول نکیا اور باشتیاق ملاقات
مرشد کامل وہ دونون بہی ہمراہ ہوے اور اوس جانب جب کئی روز گذر گئے اور شاہزادہ
نہ آیا مہتر زرنگ نے مرشد کامل سے عرض کیا کہ ای مقرب حضرت باری معلوم ہوتا ہے
کہ شاہزادے کو کارہاے عظیم درپیش ہوے کہ جسکی وجہ سے ابتک نہین آیا دیکھیے
کب تک آوے شاہ آگاہ شاہزادے کے حال سے کما ینبغی آگاہ تہے فرمایا کہ آج
دریا پر جاکے دیکہو یقین ہے کہ شاہزادہ آوے مہتر چونکہ شاہ آگاہ کا حال جانتا تہا خوش
ہوکے مرشد کامل کے قدمونکو بوسہ دیا اور کنارہ دریا جاکے شاہزادے کا انتظار کیا
اور ہر وقت جانب دریا نظر تہی کہ ناگاہ دور سے ایک کشتی مہتر کو معلوم ہوئی مہتر نے دلمین کہا
یہہ کشتی کسکی ہے جب وہ کشتی نزدیک پہونچی دیکہا کہ تین آدمی اوس کشتی پر سوار ہین اور ملاح
اوس کشتی کو لیئے آتے ہین اور غلامان زرین کمر اون تینون آدمیون کی خدمت مین استادہ
ہین مہتر نے دلمین کہا کہ البتہ اس جزیرہ کا سالم الطریق سیر آیا ہوگا اور شاہ آگاہ نے نجوم مین
دیکہا کہ کشتی آتی ہے شاہزادے کا گمان کرکے مجکو بہیجا سچ ہے منجمین کاہ کو کوہ دیکہتے ہین
مجرد اس گمان کے شاہ آگاہ بہی وہان آئے اور فرمایا ای مرید شاہ آگاہ تو نے بہت
عجب گمان کیا حالانکہ حق تعالی فرماتا ہے کہ ان بعض الظن اثم یعنی بعضے گمان داخل گناہ ہین
اس گفتگو مین کشتی بہی کنارے پر پہونچی مہتر زرنگ نے دیکہا کہ شاہزادہ تخت زر و جواہر پر
بیٹہا ہے اور دو آدمی باادب تمام روبرو بیٹہے ہین زرنگ اپنے گمان سے شرمندہ ہوکے
شاہ آگاہ کے قدم پر گرا اور اوس طرف شاہزادہ سے خضر طوس الطاق نوجوان کی

کشتی سے اوترکے شاہ آگاہ کی خدمت مین آیا اور اونکے ہاتھونکو بوسہ دیا اون دونون
بادشاہون نے بھی شاہ آگاہ کے قدم کو بوسہ دیا اور ملازمت کی ایک ساعت
کنارۂ دریا صحبت رہی شاہزادہ حیدر نے تمام سرگذشت طلسم بیان کی شمشیر و سپر
شاہ آگاہ کو دکھائی بعد ازان حال قتل ضایل اور اسلام قبول کرنا اضلال کا بیان کیا
شاہ آگاہ نے فرمایا کہ ابھی اضلال تمھارے پاس موجود رہے کہ ابھی اوس سے
بہت کام لینا ہے الطاق نے کہا مین بسر و چشم موجود ہون اگر حکم ہو تو قیس کو معہ
لشکر جلا دون شاہ آگاہ نے فرمایا یہہ قوم یعنی مسلمان غیر جنس کی معرفت کوئی کام نہین
کرتے لیکن اضلال کو بہنے دوسرے کام کے واسطے رکھہ لیا ہے القصہ اخضر طوس و
الطاق دونون رخصت ہوے اور شاہزادہ شاہ آگاہ کے ہمراہ مسجد مین آیا شاہزادہ
مرشد کامل سے پوچھا کہ ای شاہ خدا آگاہ تمام احوال طلسم مجھکو معلوم ہوا لیکن اس
شخص کو نہ نہین پہچانا کہ جو بشکل مرغ مجھکو شیرون کے درمیان سے لیگیا تھا اور مجھے
کہا تھا کہ لوح کو دیکھو شاہ آگاہ نے تبسم ہوکے فرمایا کہ اے فرزند حکیم صمر طیلوس جنی نے
اوس طلسم کو طالع آفتاب مین تیار کیا تھا اور وہ موکل آفتاب تھا کہ تیئے اوسکو مسخر کرکے
تمھاری نگہبانی پر مقرر کیا تھا شمشائیل اوسکا نام ہے القصہ وہ شب اوسی جزیرہ مین
بسر ہوئی لیکن شاہ آگاہ نے ثمایل جنی کو مع تیس جنون کے اوسی وقت قیس کے
پاس بہیجا اور یہہ دوسرا سردار ہے یعنی بعد ضایل کے وہ سردار ہوا تھا وقت رخصت شاہ
آگاہ نے ثملیل سے کہا کہ تم اوس لعون کے پاس جاکے حاضر ہو اور کہو کہ ہمارا بادشاہ
مرگیا اور اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اضلیل کو کسی تقصیر پر قتل کیا اور مجھکو معہ تیس آدمیون کے
تمھاری خدمت مین بہیجا ثملیل نے قبول کیا اور قیس کے پاس آکے یہہ حال بیان کیا

قیس نے کہا پسر شید پلوس نے دس آدمی کم کیے خیر مین اس جنگ سے فارغ ہو کے از سر نو
دعوت سحر کر کے بجاے دس آدمیون کے ستر آدمی اوس سے لونگا لیکن بالفعل قیس ابلیس نے
لشکر اسلام سے جنگ موقوف کی تہی بلکہ اس ایام مین لوگون کو اپنی کرامات دکہاتا تہا چنانچہ
اوسکے ذکر مین اسکا بہی بیان ہوگا باز آمدیم بر سر جنگ شاہزادہ حیدر کامران راوی
کہتا ہے کہ بعد [illegible] تخلیل شاہزادے نے مرشد کامل سے کہا کہ اب تہلو کیا کرنا چاہیے
فرمایا کہ ایک ناؤ بناؤ اور تم و زرنگ اوسپر سوار ہو اور اس طرح کرو شاہزادے نے قبول کیا
اور جو کچہ شاہ آگاہ نے شاہزادے سے فرمایا اوسکا بیان وقت پر ہوگا القصہ شاہزادہ
ناؤ پر سوار ہوا اور مہتر زرنگ بہی سوار ہوا اور مرشد کامل سے رخصت ہو کے مع اضلال جنی
وغیرہ روانہ ہوے اضلال جنی نے شاہزادے کو کنارے پر پہونچایا شاہزادہ کنارہ دریا
مین مقیم ہوا اور اضلال سے فرمایا کہ امیر معظم الدین و جبالان مجبول کی سلاح جس جگہ ہو وہان
سے لاؤ اور دوسرے تم مین سے چار آدمی جاے کہ قیس ابلیس کے چار اسپ خاصہ بطریق دزدان
سے لاؤ الماس جنی مع چار آدمیون کے اس کام پر مقرر ہوا اسنے اول سلاح لا کے شاہزادے کو
پیشکش کیے اور الماس مع چار آدمیون کے قیس کے لشکر مین پہونچا اور بشکل عجیب سے
متشکل ہو کے چار اسپ خاصہ لے گیا جب قیس کو خبر پہونچی جنون سے کہا کہ جہان ہمارے اسپ ہون
وہان سے جلد میرے پاس لے آؤ جب وہ جن تلاش اسپان کو گئے اور اونکو حال معلوم ہوا وہنون نے
آکے کہا کہ ہمنے اونکو دریا کے کنارے پایا اور دیکہا کہ وہ اسپ بہی پوست فی ہو گئے تہے اور وہ
دزد جو تہے گہوڑون نے سائیسون کو گرا دیا اور خود دریا مین چلے گئے یقین ہے کہ جانور ان
آبی کا طعمہ ہو گئے ہون القصہ جب اسپ و سلاح شاہزادے کے پاس جمع ہوے شب کو
شاہزادے نے فرمایا کہ آج جاؤ اور امیر معظم الدین جبالان مجبول کو لے آؤ وہ جن

موافق حکم کے گئے اور ان لوگون کو اسطرح لائے کہ کسیکو خبر نہوئی الغرض جب یہ سب آئے
کاروان سرا مین باہم ملاقات ہوئی شاہزادے نے تمام حال اونسے بیان کیا سب نے شاہزادے کے
قدمون کو بوسہ دیا اور شکر پروردگار کیا بعد ازان اوسی روز چار دن آدمی نقابدار ہوے اور
مہتر زرنگ کو جلو مین لیکے محیط آباد مین داخل ہوے

اب چند کلمہ اِس شہر کے اور حقیقت ملک بسیط نوجوان بن ملک محیط کی سنیئے

کہ دوسرے روز بدستور معہودہ کوکبہ بنت ملک محیط حجرۂ زندان مین گئے وہان اسیرون سے
کسیکو نپایا آہ دردآمیز کھینچی اور محل مین شور و غل برپا ہوا کہ اسیر غائب ہوگئے ملکہ طالع افروز بھی
آئی کوکبہ نے خلوت مین اوس سے کہا کہ ای دختر تو نے اوس روز شاہزادہ حیدر کے جانے پر
مجھسے کچھ کہا تھا چنانچہ مجھکو تسلی ہوئی تھی اب کہ سب غائب ہیں اسکی کیا صورت ہوگی ملکہ نے کہا
ای مادر مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اول شاہزادہ حیدر گیا اور اس چند روز مین کوئی ایسی
فکر کی کہ جس سے رد سحر ہو سکے اور اب کہ اونکی خاطر جمع ہوئی موکلون کو بھیجکے اسیرونکو طلب کیا
تم کیون پریشان ہوتی ہو اگر تمسے کوئی پوچھے تم کہدینا مین کیا جانون وہ کہان گئے اور
بھی جاکے ملک بسیط سے بھی کہدو تمہارا کیا کریگا البتہ جو لوگ اسیرونکو لے گئے ہین اونکو
ہماری بھی فکر ہوگی القصہ شاہزادہ حیدر کا جانا پوشیدہ کیا تھا لیکن ان لوگونکا جانا پوشیدہ نہوا
محل مین غلغلہ بلند ہوا اور شہر مین شہرت ہوئی ملک بسیط کو بھی خبر پہونچی سراسیمہ محل مین آیا
اور اپنی خواہر سے کہا کہ ای گیسو بریدہ اسیطرح محافظت ہوتی ہے جسطرح تو نے کی کوکبہ نے کہا اے
نابکار مین کیا کرون اور تو کیون ڈرتا ہے نجم الحق نائب امام نے اونکو عالم اسباب سے علحدہ
کسی جگہ قید کیا ہوگا اور اوسنے خود طلب کیا ہوگا والا دوسرے کی کیا قدرت کہ محلسرا مین آکے
اونکو لیجا سکے ملک کو بھی گمان ہوا کہ شاید ایسا ہی ہو اگر ایکی مرتبہ تابوت آئیگا تو مین اوسکے

حال دریافت کرونگا یقین ہے کہ جاملان تابوت اس حال سے واقف ہونگے پھر حال ملک بسیط
نوجوان باہر آکے تخت پر بیٹھا الموج محیط آبادی سپہ سالار و امروج تیغزن و اخروج عمود باز
وغیرہ بھی دربار مین حاضر ہوئے ملک بسیط نے کوتوال شہر سے تاکید کی اور کہا کہ اون
لوگون کو جلد پیدا کرو کوتوال نے اپنے لوگونکو تلاش کی تاکید کی ادہر جانب شہزادہ
وغیرہ نقاب پوش شہر مین داخل ہوئے اور زرنگ سے کہا کہ جو شخص ہمارا حال پوچھے اوس سے
کہنا کہ یہہ مردم غریب ہین جب دو تین آدمیون نے یہہ حال سنا متعجب ہوکے یہی ذکر کرتے
تھے اور ایک نے اونمین سے کوتوال شہر کو خبر کی کہ چار نقاب دار سوار اور ایک پیادہ کمال
شان و شوکت سے داخل شہر ہوئے ہین اور وہ پیادہ کہتا ہے کہ یہہ سواران غریب ہین کوتوال
یہہ خبر سنکے خود سوار ہوا اور اس امید سے کہ شاید انسے اون اسیرون کا کچھ حال معلوم ہو
اونکے برسر راہ آکے کھڑا ہوا اور اوسنے سلام علیک کرکے اپنا مافی الضمیر بیان کیا
اونہون نے کہا ہم تجھسے نہین کہین گے لیکن اگر بادشاہ شہر ہمکو طلب کرکے پوچھیگا تو
ہم بیان کرینگے کوتوال نے جاکے ملک بسیط سے یہہ حال بیان کیا ملک بسیط نے آدمی بھیجکے اونکو طلب کیا اور کرسیہای
مرصع پر اونکو بٹھا کے پوچھا کہ تمکو کچھ اسیران گمشدہ کا حال معلوم ہے شہزادہ نے
مہتر زرنگ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہہ مقدمہ چندان مشکل نہین ہے مہتر تو بیان کر
چونکہ ہمکو ملک بسیط کی خاطر عزیز ہے ہمکو کیا یاد کریگا مہتر نے کہا میرے واسطے بہی
کرسی لاؤ تو بیان کرون القصہ مہتر بہی ملک بسیط کے سامنے بیٹھا اور باہم یہہ اقرار
ہوگیا تھا کہ جب ملک بسیط پوچھے تو اس طریق سے بیان کرنا موافق قرار کے مہتر زرنگ نے
آسمان کی طرف دیکھکے کہا کہ اے ملک بسیط مین تمہارے روبرو ایک قصہ بیان کرتا ہون
اوس سے تمہارا بہی مطلب نکل آئیگا القصہ مہتر نے ابتدا سے قیس ابلیس کا قصہ شروع کیا

کہ اول جابلستان مین خادم بت تہا اور آخر شیخ وجد الدین کا شاگرد ہوگیے اوسکو
قتل کیا اور اوسنکے نام سے کچہ ورق تیار کرکے لوگونکو ضلالت مین ڈالا اور بعد اسکے سحر
سیکہکے اپنے کام کو پختہ کیا چونکہ جابلستان پر بسبب اسم اعظم کے کہ شیخ وجد الدین نے
سلطان کو تعلیم کیا تہا اوس سلطان نے پانی پر دم کرکے شہر کے گرد اوسکا حصار باندہا
تہا فتحیاب نہوا تو کوہستان مین گیا اور اوسکو بزور سحر تسخیر کرکے محیط آباد کی طرف آیا اور اوس
شہر کو بہی بزور سحر مسخر کیا اور جہان جاتا ہے ناحق نام امام لیتا ہے اور سلطان حرم سے ہجرت
امامت کرتا ہے ملک بسیط نے دیکہا کہ یہہ تمام قصہ ہمارے ملک کا ہے دل مین خیال کیا کہ
سخم الحق ایسی صفت کا ہے یہہ تصور کرکے کہا امی عیار یہہ قصہ سخم الحق کا ہے یا کسی دوسرے
شخص کا بہی قیس نام تہا مہتر نے کہا تم ابہی سنو جب قصہ تمام ہوگا جو کچہ ہے تمکو بہی معلوم ہوگا
بعد ازان مہتر نے کہا کہ وہ ساحر نابکار یعنی قیس شیطان کردار بعد تسخیر محیط آباد اور بعد
شادی کرنے اوسکی دختر سے دوسری طرف کا متوجہ ہوا اور ایک تابوت سحر بنایا اور شیاطین کو
بزور سحر مسخر کیا پہلوانان اسلام کو بزور سحر گرفتار کرتا تہا اور شیاطینون کو دیتا تہا کہ وہ محلسرا کے
ملک مین اونکو قید کرتے تہے بعضے مردمان نادان کہ جنہون نے اپنا ایمان برباد کیا تہا
وہ اوسکے مطیع ہوے تہے اور اونکو بزور سحر صاحبقران و زور آور کیا تہا الغرض کہ اسی
ترکیب سے فیروزان و قمروان شام کو فتح کرکے سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ کے
برابر لشکر کشی کی لیکن آیا اوسکا برادر کہ شہزادہ حمید ہوا اوسکا نام ہے فیروزان مین قید
سحر مین گرفتار ہوگیے اوسی حجرے مین قید تہا اوسکا عیار مہتر زرنگ اوسکو تلاش کرتا ہوا
محیط آباد مین آیا قضارا اوسکی دختر طالع افروز سے اور زرنگ سے باہم ملاقات ہوئی
اور اوسکو اپنے آقا پر عاشق پایا بعد ازان وہ عیار مرشد کامل شاہ آگاہ کے پاس گیا

اور اونکی توجہ سے شہزادے کو رہا کیا اور اوس شہزادے نے ملک تحت الارض مین
جا کے طلسم اصفر طوس کو فتح کیا اور ایک شمشیر کہ جس سے ساحر قتل ہونگے دستیاب ہوئی
اور جنہونکو بھیج کے اپنے رفقا کو رہا کیا اور آب نقاب انداختہ اس مجلس مین حاضر ہوا جسکو منظور ہو
اوس سے مقابلہ کرنے والا دین حق قبول کرے بمجرد سماعت کے شہزادے اور دلیرون نے
اپنے اپنے چہرون سے نقاب دور کی شہزادے نے فرمایا کہ اے ملک اوس ساحر نابکار کا قصہ
سنا اب دین حق کے اختیار کرنے مین کیا کہتے ہو ان باتون سے ملک بسیط کا دل نرم ہو گیا
اور انکے دیکھنے سے زیادہ نرم ہوا لیکن الموج سپہ سالار کہ گرفتار تھا اپنی جگہہ سے اوٹھا
اور کہا اے خیرہ سران سه آب در کوزہ و ما تشنہ لبان میگردیم ؛ یہہ کہکے اوسنے حربہ کیا جبلان
کوہ تن نے اوسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور اوسکو قتل کیا اخرعج گرز لیکے اوٹھا
امیر حفظ الدین نے گرز اوسکے ہاتھ سے چھین لیا اور اوسی گرز سے اوسکو قتل کیا اعزوج مجہول
شاہ بن جابل شاہ کے شمشیر سے قتل ہوا شہزادے نے ملک بسیط کو تخت سے ہاتھہ
علم کیا اور جن لوگون نے قصد جنگ کیا وہ قتل ہوا سے ملک بسیط نے سرداران دیگر کو بیعت وفا
اور جنگ سے منع کیا ملک محیط کا ایک وزیر ملک جاردوس ستارہ شناس نامی تھا اور اوسکو
نجوم مین نہایت دخل تھا اوسنے کہا کہ اے شہزادے مجھکو تمہارے دین کی حقیقت ظاہر ہوئی اور
یہہ واقعہ مینے نجوم مین دیکھا تھا بلکہ یوحنا نے بھی عالم واقعہ مین مجھسے کہا تھا بعد ازان لوگون نے
امان مانگی اور شہزادے نے ملک بسیط کو پھر تخت پر بٹھایا بسیط کمال حیران و متحیر تھا اور لوگ جابجا
کھڑے تھے آخر خلوت ہوئی ملک بسیط اور شہزادہ اور جبلان کوہ پیکر و مجہول بن جابل شاہ
اور امیر حفظ الدین و مہتر زرنگ و ملک جاردوس اوس جگہہ بیٹھے اوس وقت جاردوس
اختر شناس نے کہا اے ملک بسیط دین اسلام و ملت محمدی حق ہے لیکن نہ اسطرح

کرقسیس نے تمکو تعلیم کیا اور اوسکی اصل جہود ہے اور بسبب عداوت اس دین ہمین کے اوسنے
یہہ کام کیا چنانچہ فلان تاریخ مینے خواب مین دیکہا کہ حضرت یوحنا خلیفہ پنجم حضرت عیسی علیہ السلام نے
مجہسے فرمایا کہ اے جاروس ملک محیط چاہ ضلالت سے نکل کے گڑہے مین گرا دین حضرت
مسیح اب منسوخ ہوا اور ملک محیط اوسی دین مین تہا اور اب اوسنے جو دمرود کے کہنے سے
دین اسلام قبول کیا لیکن دین اسلام یہہ نہین ہے جو اوسنے تعلیم کیا بابا یہ دوسرے طریق سے
مینے کہا حضرت مجہکو تعلیم کرین فرمایا چندروز صبر کرو تمہارے ملک مین ایک سید قید ہوکے
آئیگا اور آخر وہی سید دین ہمین تمکو تعلیم کریگا خوشا حال اوس شخص کا جو اوسکی متابعت اختیار
کرے اور ملک بسیط کو یہہ سعادت نصیب ہوگی ملک بسیط نے کہا اے جاروس تم میرے
بجائے عموکے ہو بخدا جسقدر یہہ حال بیان کرتا تہا اوسیقدر میرا دل مجہکو اوس حق سے پہیرتا تہا
اور اسی دین کی طرف رغبت ہوتی تہی القصہ ملک بسیط صدق دل سے مسلمان ہوا
اور سحر سے توبہ کرکے کہا کہ قسیس کے ساحر ہونے مین شک نہین ہے کیونکہ مجہکو بہی سحر تعلیم کیا تہا
اور فی الواقعی وہ جہوٹہے خدا اوسکو جلد دفع کرے بعد ازان ملک بسیط نے ملکہ سے اپنی جاکے
تمام حقیقت بیان کی اور ملکہ سے کہا کہ تم تو سابق سے مسلمان ہو ملکہ نے شرم سے سر نیچا کرلیا
ملک بسیط نے باہر آکے اپنے امرا سے شہزادوں کا قصہ بیان کیا اور سبکو اس دین ہمین مین
داخل کیا القصہ وہ شہر مین قدم شہزادہ حیدر سے اسلام آباد ہوا بعد ازان شہزادون نے
قصد روانگی کیا

روانہ ہونا شہزادہ عالیقدر والا اور شہزادہ حیدر کا معہ بسیط بن محیط و ملکہ طالع افروز
وولاوران اسلام یعنی جیلان کوہ تن و امیر معظم الدین وغیرہ بجانب اردوی معلی
معہ دیگر حالات کے

راویان نکتہ در سخن فردانند۔ شرح این داستان چنین گردند کہ جب شاہزادہ حیدر نے اردوی معلی کا
قصد کیا جاروس ستارہ شناس کو محیط آباد مین ملک بسیط کا نایب کرکے تاکید کی کہ ایسا
نہو کہ اس شہر کے مسلمان ہونیکی خبر قیس کو پہونچی اگر اوسکو یہ خبر پہونچیگی تو جس امر مین مامور
ہوا ہون اوسمین خلل پڑیگا جاروس نے قبول کیا اور راہ آمد و رفت مردم مسدود کی اور کچھ
لوگ اس کام پر مقرر کیے کہ جو خط اس ملک سے جاے اوسکو اول کہول کے دیکہ لین اگر
خط مین اس ملک کا حال مندرج ہو تو نویسندہ کو سزا دیجاے اور اوسکا گہر تاراج کیا جاے
بعد ازان شاہزادے نے اضلال سے فرمایا کہ تم اول جاکے خبر لاؤ کہ کوئی درہ محیط کے
قریب ایسا ہے کہ وہان آمد و رفت خلائق کم ہو بلکہ نہو اور اردوی معلی و لشکر قیس کی بہی خبر لانا
اضلال زمین خدمت کو بوسہ دیکے روانہ ہوا اور ایک روز مین تمام حال دریافت کرکے شاہزادہ
سے عرض کیا کہ محیط سے دو فرسخ پر ایک کوہ ہے اور اوس کوہ مین ایک غار طولانی ہے
اور جب اوس غار سے باہر آئے تو ایک مقام دلکشا ہے اور کوہ کے اوس طرف راہ مسدود ہے
یعنی بسبب تاریکی غار و طول کے کوئی اوس طرف نہین جاسکتا اور اوس کوہ کا کوہ اطول نام ہے
شاہزادے نے فرمایا یہ مقام نہایت خوب ہے اول خیمہ و خرگاہ و فرش وغیرہ اسباب ضروری
وہان لیجاکے جمع کرو بعد ازان ملکہ طالع افروز کو مع کنیزون اور دایہ کے اوس مقام مین
لیجاؤ اور خیمہ عالی انکے واسطے استادہ کرو معتبر زنان بہی ملکہ کے ہمراہ جاے اوسکے
بعد مین اول وہان آونگا القصہ اضلال نے تمام سامان مہیا کیا تمام اسباب خیمہ
وغیرہ دامن کوہ مذکور مین لب چشمہ استادہ کیا بعد ازان ملکہ و دایہ و کنیزون کو مع معتبر زنان کے
وہان پہونچا دیا ملکہ نے اپنی مادر ملکہ کو کہیے کہلا بہیجا کہ مین تمہارے حال سے غافل نہین ہون
تم خاطر جمع رکہو بعد قتل قیس بے دین تمکو بہی طلب کرونگی اور جو تمہارا مطلب ہے وہ اوسوقت حاصل ہوگا

اس پیغام سے کوکب کی بھی خاطر جمع ہوئی القصہ جبکہ تمام امورات سے شاہزادے کی
خاطر جمع ہوئی بعد اسکے اضلال جنی سے فرمایا کہ تو بشکل بشری سلطان فلک جاہ کی خدمت میں جا
اور یہہ سپر لیجا کے عرض کر کہ نقابدار سبز پوش نے بعد بندگی کے عرض کیا ہے کہ اے شہریار
جب قتیس لعین جناب عالی کے مقابل صف کشتی کرے اور اوسکی طرف سے اگر تسویل و شتہاج
میدان میں آوے تو جو شخص لشکر اسلام سے اوسکے مقابلے کو جاوے اوسکو بطریق امانت یہہ سپر
عنایت ہو کہ یہہ سپر شمشیر سحر کی پناہ کریگی اور اگر تم سے سلطان پوچھیں کہ نقابدار کون ہے تم کہنا
کہ شاہزادہ حیدر ہے اور شکنندہ طلسم تحت الارض ہے عنقریب خدمت میں حاضر ہوگا
بعد ازان غلیل سے ملاقات کر کے واسطے کوہ مذکور کا اوسکو نشان دینا اور کہنا کہ اگر اب یہہ لعین
جس شخص کو تابوت میں قید کر کے محیط آباد کو روانہ کرے تم اوسکو اس کوہ پر لے آنا اور شہزادہ زنگی کے
حوالے کرنا اضلال جنی سپر لیکے روانہ ہوا اور شاہزادہ حیدر و جبلان کوہ پیکر و امیر معظم الدین
و مجہول بن جاہل و بسیط بن محیط و چند دلاوران دیگر کو محیط آباد سے ہمراہ لے کے راہ کوہستان کے
جانب کوہ مذکور روانہ ہوا

شاہزادہ حیدر کو راہ میں چھوڑیے اور چند کلمہ احوال اردوی معلی کا اور سپر کو جانا
قتیس حیلہ گر کا اور طلب کرنا سلطان کوچک کا اور حال مناظرہ قتیس قتیم بن اکثم کا
عرض کرتا ہوں

راوی کہتا ہے کہ جسوقت قتیس لعین نے جم غفیر کے روبرو ابو یزید و شداد وغیرہ کو گنہگاریکی
اور تابوت میں بند کر کے جزیرہ اسود یہہ کو بھیجا اوسکا تمام لشکر پراگندہ ہو گیا اور کچھ لوگ جزیرہ
مذکور کا نام سنکے اوسطرف روانہ ہوئے اب یہانکا حال سنیے کہ قتیس بلیس نے سلطان
کوچک کے مقابل جا کے موافق اپنے اعتقاد کے نصیحت کی اور خفیف و ذلیل ہو کے اپنے

خیمہ مین چلا آیا اور دل مین یہہ قصد کیا کہ یکایک سحر سے کام نکرونگا جب کچہہ قابو نہ دیکھو تو اوسوقت
سحر سے بہی کام ہو تاکہ لوگ ساحر نہ سمجہین او ظاہر مین مثل شیطان کے اسقدر عبادت اور مکر
کرتا تہا کہ لوگ بالاتفاق اوسکی تعریف کرتے تہے اور وہ لوگون سے کہتا تہا کہ یہہ امام زادہ مین
تاوقتیکہ ان سے اتمام حجت نکر لونگا آغاز جنگ نکرونگا ایک روز صحرا مین شکار کے واسطے
گیا اور ایک درخت خشک کے پاس پہنچکے وہان اوترا اور سلطان کوچک سے کہلا بہیجا کہ
تمہارے پدر مجہہ مین والا اونکو بہی طلب کرتا یہان جگہہ قابل سیر ہے اگر دل مین خوف نکرو تو بطریق
سیر تشریف لاؤ سلطان کوچک نے کہا مین آتا ہون وہ کیا سگ ہے کہ کوئی شخص اوس سے ڈرے
یہہ کہکے معہ امیر مجاہد الدین و امیر یوسف و امیر ناصر الدین و امیر شجاع الدین و امیر خلیل
و امیر اسمعیل و امیر منصور وغیرہ کے سوار ہوکے اوس صحرا مین گیا قیس لعین نے ایک
تیر کے فاصلے سے سلطان کوچک کا استقبال کیا اور بعزت تمام اپنی مسند پر لاکے بٹہایا
اور خود مانند غلامون کے دور بیٹہا اور دور بیٹہنے سے اوسکو یہہ منظور تہا کہ بوے دہن سلطان کی
دماغ مین نہ پہونچے جب صحبت گرم ہوئی اوسنے کہا اے صاحبزادہ بلند اقبال والی خورشید قدر و جلال
حق کو پامال نکرو اور اپنے جد ابو القاسم محمد مہدی کو امام دوازدہم و مہدی موعود سمجہو تم
سمجہتے ہوگے اونہون نے قضاکی یہہ تمہاری غلطی فہم ہے ایسا نہین ہے وہ تا حال حی و قائم
ہین بسبب اعتقادات مردم کے حکم الٰہی سے غیبت اختیار کی ہے ہزار افسوس کہ ایسی دولت
تمہارے گہر مین ہو اور تم اوسکی قدر نکرو یہان یہہ گفتگو تہی کہ اتفاق سے ایک شخص علما سے
بنی عباس خلیفہ عصر سے رخصت حاصل کرکے یہان آیا اور اوسکا نام قسیم بن اکثم تہا
مفصل اسکی کیفیت یہہ ہے کہ جب قیس نے شام کو مسخر کیا اور ولید کو مقید کیا وقائع نگاران
شام نے بطریق خفیہ خلیفہ کو لکہا اور تمام حال قیس کا مندرج کیا کہ ایک شخص بالفعل پیدا ہوا ہے

اور وہ سید دعوی رکہتا ہے اور اولاد مہدی بن عبداللہ اوسکے دعوے کو قبول نہین کرتے
اور وہ مہدی مذکور کو مہدی موعود سمجھتا ہے لشکر اوسکے پاس جمع ہوا ہے اور جمعی کثیر نے
اوس سے بیعت کی ہے اور دعوای کرامات بہی رکہتا ہے اور اسطرحکا ایک تابوت بناکے اپنے
ہمراہ لیے پہرتا ہے جس شہر کی طرف اوسنے تنبہ کیا اوسپر غالب ہوا فتنۂ علویان ایک طرف مگر
اس سے ڈرنا چاہیے خدا نخواستہ اگر اوسنے بغداد کا قصد کیا تو قیامت ہوگی خلیفہ جب اس
حال سے مطلع ہوا خوف عظیم پیدا ہوا اور اپنے وزیر سے کہا کہ علویون نے تمام ملک مغرب پر قابض ہوے
اور ملک مصر بہی اونکے تصرف سے نکل گیا چنانچہ ملک اخشید میری جانب سے وہانکا حاکم ہے
لیکن اس فتنۂ تازہ کی فکر کرنا چاہیے وزیر نے کہا تم خاطر جمع رکہو کہ علویون سے اور اوس سے
فساد عظیم ہے اور سنا ہے کہ اوسنے اوپر تمت اا ستدل سے اور وہ کہتا ہے کہ خواہ مخواہ مہدی
بن عبداللہ کو امام برحق جانو اور یہہ حال تحقیق مجکو معلوم ہے کہ وہ بالفعل مہدیہ گیا ہے ان دونون
جو دفع ہوگا ہمارے واسطے فائدہ ہے بعد اسکے جو شخص باقی رہیگا ہم اوسکی فکر دفع کرین گے
قسیم بن القسم خلیفہ کا مصاحب خاص تہا اور عالم زبردست تہا اوسنے کہا اگر مجکو حکم ہو تو تغیر
وضع اوسکی صحبت مین جاؤن اور مقدمۂ مذہب مین اوس سے گفتگو کرکے بزور علم اوسکو
ملزم کرون اگر بعد مغلوب ہونیکے اوسنے مجکو قتل بہی کیا تو مضائقہ نہین ہے مینے اپنا
خون مباح کیا اور درصورتیکہ مین غالب ہوا تو اوسوقت یقین ہے بسبب خجالت کے مجکو قتل نکرے
القصہ خلیفہ نے اوسکو رخصت کیا اور وہ تبغیر وضع یہ تجکے روانہ ہوا کہ شاید اوسپر غالب ہون غرضکہ بعد
طی مراحل مہدیہ مین پہونچا اور لشکر قسیس مین داخل ہوکے منتظر وقت تہا آج کہ سلطان کو جیک
و قسیس دونون نے اوس درخت خشک کے نیچے باہم ملاقات کی قسیم بہی رخت عالمانہ مین تہے
اس مجلس مین داخل ہوا اور ایک گوشہ مین بیٹہا جب قسیس لعین نے وہ سخنان مذکورہ بالا سلطان سے

قسیم نے کہا کہ ای قیس واہی مرد بزرگ بات سمجہکے کہ اس سے تجکو کیا حاصل کہ امت محمد کو گمراہ کر
اور ایسی شخص کو امامت سے منسوب کرتا ہی کہ وہ ہرگز امام نہ تہا اس سے یہہ بہتر ہے کہ تو اپنے کو امام
کہے تا کہ لذت حب جاہ تجکو حاصل ہو لوگ قسیم کی اس جرات پر حیران ہوے سلطان کو چلپ بہی
حیران تہے کہ یہہ کون ہے تسویل تیغ زن وشتماج دلاور اوسکو نگاہ گرم سے دیکہنے لگے
قیس نے سبکو منع کیا اور قسیم کو روبرو طلب کرکے کہا کہ تو اپنا نام وحسب ونسب مجہسے بیان کر
تا کہ مین موافق اوسکے تجہسے گفتگو کرون اور تو کچہ خوف نکر مین تجکو اذیت نہ پہونچاونگا اور مین سبکو
ایذا نہین دیتا جبتک اوسکو ساکت وملزم نکرلون بعد الزام اگر وہ اپنے عقیدے سے نہ پہرا تو اوسکو
سزا دیتا ہون قسیم نے کہا تجکو میرے نام ونسب سے کیا کام ہی تجکو نصیحت کی خواہ قبول کر خواہ نکر
اور اگر از روی حدیث واخبار کے مجہسے گفتگو کریگا تو مین موجود ہون اور اگر تجکو اپنی شمشیر سے ڈراتا ہی
تو مین اظہار حکم حق مین قتل ہونے سے نہین ڈرتا قیس نے یہہ سنکے کہا کہ آفرین ہو تجہپر مین ایسے
ہی شخص کا طالب وخواستگار تہا اس گفتگو مین ایک شخص کہ قیس لعین نے اوسکو ہدایت الدین
لقب دیکے قاضی لشکر کیا تہا وہ بہی آیا اور حال دریافت کرکے قسیم بن اکثم کی طرف دیکہا اور نگاہ
اول مین اوسکو پہچان لیا کیونکہ اسنے ایک مرتبہ بغداد مین اوسکو دیکہا تہا اور اوسکی حقیقت سے
کما ینبغی آگاہ تہا بعد ازان قیس سے کہا کہ ای نائب امام یہہ مرد نہایت صاحب مرتبہ اور مدرس بغداد کی
اور قسیم بن اکثم اوسکا نام ہے مین نہین سمجہتا کہ یہہ کس صورت سے یہان کیونکر آیا قیس نے جب
یہہ سنا اوسکو اپنے قریب بلایا اور نہایت عزت کرکے کہا کہ تمنے اپنا حال مجہسے پیشتر کیون نہ بیان کیا
قسیم بن اکثم یہہ سنکے خاموش ہوگیا بعد ازان قیس نے کہا کہ جو کچہ تمہارا مزاج چاہے وہ مجہسے
سوال کرو قسیم یہہ سنکے خوش ہوا کہ جب بحث علم ہوگی تو بیشک مین اوسپر غالب ہونگا اور یہہ نہ جانتا تہا
کہ یہہ ملعون نابکار بلاے بے درمان ہے اور علم احادیث واخبار خوب جانتا ہے القصہ اوس

صحبت مین شیخ احمد پسر شیخ محمد عرب بھی آئے قتیس لعین نے اوس مرد مسلمان سے کہا
کہ میرے اور تمہارے درمیان مین ایک شرط ہے یعنی اگر گفتگو مین تم پر مین غالب ہوا اور تم ساکت
ہوگئے تو تمہارا خون مجھپر مباح ہے تمکو قتل کرونگا اور اگر تم مجھپر غالب ہوئے تو مجکو قتل کرنا قسیم نے
قبول کیا اور اول قتیس نے سوال کیا کہ تمنے کس دلیل سے یہہ مذہب تازہ اختراع کیا ہے اور [illegible]
رافضی کو امام کہتے ہو قتیس نے کہا یہہ بحث میری اوس شخص سے ہے کہ جو وجود امام واجب سمجھے
اور جانب خدا سے اونکو واجب سمجھے اور امام کو معصوم بھی سمجھے آیا تمہارا بھی یہہ عقیدہ ہے یا نہین
قسیم نے کہا ہم وجود امام واسطے انتظام امور ملکی اور رفاہ مردم کے ضروری جانتے ہین اور نبوت و
امامت ہمارے نزدیک اجماع امت سے ہے پیغمبر نے کسیکو اپنا خلیفہ نہین کیا خلافت اجتماع
امت سے واقع ہوئے قتیس نے کہا مین نے اسیواسطے یہہ بات کہی تھی لیکن آگاہ ہو کہ اس عقیدہ مین
کہ جسکو مین رواج دیتا ہون وہ لوگ سب کے حریف ہین کہ جنکے نزدیک بقول پیغمبر کے امامت ہے
نہ باجتماع چنانچہ ہمارے نزدیک ثابت ہے کہ پیغمبرؐ نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
خلیفہ کیا اور اونھون نے اپنے فرزند امام حسنؑ کو اور اونہون نے اپنے برادر امام حسینؑ کو
اور اونہون نے اپنے فرزند امام زین العابدینؑ کو اور اونہون نے اپنے فرزند امام محمد باقرؑ کو
اور اونہون نے اپنے بیٹے امام جعفر صادقؑ کو اور اونہون نے اپنے فرزند اسمعیل بن جعفرؑ کو
غرضکہ اسیطرح اس صاحبزادے کے جد ابوالقاسم محمد ابن عبداللہ تک پہونچی قسیم مرد مسلمان
اہل سنت وجماعت سے تھا یہہ کلمات سنکے کانپنے لگا اور بے اختیار اوسنے کہا کہ اے ملعون
تونے کس دلیل سے یہہ بات کہی قتیس کو یہہ کلمہ ناگوار ہوا اور قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھکے اوس
بزرگ کو گالیان دین اور کہا امر بحث مین گالیان کب روا ہین کہ تو نے نائب امام کی جناب مین ایسا
کلمہ کہا سلطان کوچک نے یہہ سنکے کہا شاباش اے قتیس مرتد یہہ مرد اپنے اعتقاد مین تمکو

ہوں جانتا ہے کیا قباحت ہو کہ اوسکی زبان سے یہی نکل گیا کہ تم اس سے آزردہ ہوے
قیس نے ہنسکے کہا صاحبزادہ سچ کہتا ہے جو کچھ کہا خوب کہا جب قسیم کا غصہ بطرف ہوا اور
منفعل ہوکے کہا اے قیس جو کچھ تیرا جی چاہے تو بھی کہہ لے کیا کروں مجکو تیری دروغ گوئی پہ
غصہ آیا قیس نے کہا یہہ دروغ نہیں ہے میں دلائل پیش کرتا ہوں اگر تو بھی قبول کرے حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا علی انا کم خلیفتی علیکم من بعدی و ایضا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا سلموا علیہ بامرۃ المومنین یعنی سلام کرو علی علیہ السلام کو ساتھ امارت مسلمانوں کے
اور آنحضرت نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا انت خلیفتی بعدی یعنی تم میرے خلیفہ ہو بعد
میرے اور آنحضرت نے حضرت امیر کا ہاتھ پکڑ کے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا
ہذا خلیفتی فیکم من بعدی فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی اے گروہ یہہ میرا خلیفہ ہے بعد میرے تمہارے
درمیان میں اور جس روز کہ بنی عبد المطلب جمع تھے حضرت نے فرمایا کہ تم میں کون شخص ہے کہ میری
بیعت کرتا اور میرا خلیفہ و وصی ہو بعد میرے پس علی علیہ السلام نے آنحضرت سے بیعت کی آیا یہہ
احادیث حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی طرف دلالت کرتی ہیں یا نہیں قسیم نے یہہ سنکے کہا
کہ پیغمبر نے کسیکو خلیفہ نہیں کیا قیس نے کہا خوب حدیث غدیر خم میں کیا کہتے ہو کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کجاوہاے شتر کا منبر بنایا اور علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کے اوپر تشریف لیگئے اور فرمایا یا معشر المومنین الست اولی بکم انفسکم یعنی اے گروہ مسلمانان
آیا میں تم سے اولی نہیں ہوں بعد ازان فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من
عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنی جسکا میں مولا ہوں اوسکا علی مولا ہے خداوندا اوس
شخص کو دوست رکھ کہ جو علی کو دوست رکھے اور اوس شخص کو دشمن کہ جو علی کو دشمن رکھے اور
اوس شخص کی مدد کر جو علی کی مدد کرے قسیم بن اکثم دانشمند نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے مگر لفظ

مولی کے دس معنی ہین معلق یعنی آزاد کرنیوالا اور معتق یعنی آزاد و ضامن و جار یعنے ہمسایہ و مالک
و مالک الرق و ابن عم و ناصر و مطاع و اولی و سید قیس نے کہا ای نادان پیغمبر نے فرمایا جسکا مین مولی
ہون اوسکا علی مولی ہے اور دوسرے یہہ معنی کہ تو نے لفظ مولی کے کئے سوائے دو معنی کے
اس مقام پر کچہہ مناسبت نہین رکھتے اور یہہ دو معنی آخر سید و مطاع و اولی ہے اگر تو کہے کہ
معنی ناصر مناسب ہی یعنی مین جسکا ناصر ہون اوسکا علی ناصر ہے یہہ معنی حضرت علی علیہ السلام سے
خصوصیت نہین رکھتا یعنی ہر مومن دوسرے مومن کا ناصر ہوتا ہے یعنی وہ اوسکا برادر دینی ہی
چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یعنی مومنین و مومنات بعضے
انہین سے بعضون کے ناصر ہین القصہ جب قیس لعین نے اس آب و تاب سے یہہ بیان کیا
قسیم نے اوسکو احمق سمجھکے کچہہ جواب ندیا جب وہ مرد بزرگ ساکت ہوا تسویل تیغزن نے
قیس کے اشارے سے اوس مرد مسلمان کو شہید کیا سلطان کوچک نے اس حرکت سے برہم
ہوکے فرمایا کہ ای ملعون تو نے یہہ کیا حرکت کی اوسنے کہا ای صاحبزادے بات سمجھکے کہو مین
کب تک تمہارا ادب کرونگا مین اپنے حریف پر غالب ہوا اور اوسکو لاجواب کرکے قتل کیا اور
میرے اوسکے درمیان مین یہی شرط تہی سلطان کوچک نے کہا تجکو یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ فکر
جواب مین نہا القصہ شہزادے نے کمال برہمی سے تین چار کوڑے تسویل کی پشت پر مارے
قیس نے باشارہ تسویل سے کہا کہ خاموش رہ بعد ازان سلطان کوچک سے کہا کہ ای فرزند
نوح تاکجا تمہاری حرمت کا خیال کرون کیا کرون میرے مہمان ہو مینے تمکو طلب کیا ہے سلطان
کوچک نے فرمایا مین بہی اسواسطے کچہہ نہین کہتا کہ تو نے مجھے بلایا ہے مناسب نہین ہے کہ تیری
مجلس مین آکے تجکو آزردہ کرون انشاء اللہ تعالی اس مرد عالم کا قصاص میدان مین تجہسے لونگا
قیس نے ایک اسم تحریر کرکے اوس درخت خشک پر دم کیا فوراً وہ درخت سبز ہوگیا اور

سلطان کوچک سے کہا نائب امام کی قدرت دیکھو میرا کیا کروگے آخر اپنے لشکر کو میرے دلاورون کے ہاتھ سے قتل کراؤگے سلطان کوچک نے کہا زیادہ گہہ بکھا اور آج کی شب طبل جنگ کا حکم دے اگر تو سحر جانتا ہے تو ہمارا بھی خدا ہے القصہ سلطان کوچک نہایت برہمی سے اوٹھے اور اپنے لشکر مین داخل ہوے

آراستہ ہونا معرکۂ کارزار کا درمیان لشکر اسلام و لشکر قیس نابکار کے اور زخمی و گرفتار ہونا اکثر مسلمانون کا اوس ملعون بے ایمان کے ہاتھ سے اور پہونچنا شہزادۂ نامدار شہزادۂ حیدر کا مدد کو اور ان دیگر بصورت نقابداران اور استیصال ملحدین بے ایمان کا

یکہ تازان میدان سخنوری و ہمرکنندگان تیغ ملحدین اس طرح بیان کرتے ہین کہ جب سلطان کوچک قتل قسیم و دانشمند و قیس ملعون سے آزردہ ہوکر اوٹھے اور اردوی معلی مین داخل ہوے آخر روز ہمراہیون مین جا کے تمام احوال گذشتہ سلطان فلک جاہ کی خدمت مین بیان کیا سلطان اوس شدت مرض مین یہ باتین سنکے بسبب غصے کے اوٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ ای فرزند یہ بات جسی یعنی قیس عجب حرامزادہ ہے یہ علم اوسنے کہان سے حاصل کیا مین اوس کافر کو اسقدر نہ جانتا تھا سلطان کوچک نے عرض کی ای شہریار چونکہ اوس کافر نے ضلالت امت خیر البشر پر کمر باندھی ہے اول شیخ وجیہ الدین سے علم حاصل کیا اور آخر اوس بزرگ کو قتل کیا اور اونکی زبانی یہ دین تازہ کہ جسکو اہل سنت و جماعت اور نہ دوسرا مذہب قبول کرے اختراع کرکے لوگونکو گمراہ کرتا ہے اور علاوہ اسکے سحر بھی سیکہا ہے سلطان نے فرمایا بہر حال وہ حرامزادہ عجب بیدین و طرفہ استعداد رکھتا ہے اگر راہ پر ہوتا تو عالم معقول تھا خدا اوس سے قسیم بن اکثم کا قصاص لے اور اوسکو جلد فنا کرے اور اسجانب

قیس نے اپنے لشکر مین آکے طبل جنگ کا حکم دیا لشکر اسلام مین بہی طبل جنگ بجا قضا را
اوسی شب تسویل تیغ زن کو تپ شدید عارض ہوئی دوسرے روز دونون لشکرون مین صف قتال
آراستہ ہوئی اور قیس لعین کا تخت چار ہاتھیون پر باندھکے میدان مین لائے ہزار آدمی دست راست
با شمشیر برہنہ یا امام کہتے ہوے جاتے تھے اور ہزار آدمی دست چپ یا مہدی ابن عبد اللہ کہتے
ہوے غرضکہ با این کروفر قیس میدان مین آیا لوگون نے اوس سے کہا کہ شب سے تسویل کو
تپ شدید ہی اور سبب تپ کے بیہوش ہے قیس نے ہنسکے کہا کیا مضائقہ ہے امام اوسکو
شفا عنایت کرینگے آج دوسرا پہلوان میدان مین جاے یہ سنکے شتماج نے ارادہ کیا
تاہر قاد کوہستانی کہ زبردستان روزگار سے تہا اوسنے تخت قیس کے برابر جاکے کہا کہ اے
نائب امام ہرچند کہ تسویل و شتماج سپہ سالار ہین اور فتح ہر لشکر کی اونکے ہاتہ پر مقرر ہے
لیکن ہم بہی بامید ہمراہ پہرتے ہین اور تمام دلاورونکو آرزوی جنگ ہے اونکی آرزو کب برآئے گی
قیس لعین نے یہ سنکے جام شربت اوسکو دیا اور کہا کیا مضائقہ ہے جاؤ قاتل غازی اور مقتول
شہید ہے الغرض ہرقاد بکروفر تمام میدان مین آیا اور بعد لاف وگزاف کے حریف طلب کیا
لشکر اسلام سے امیر اسمعیل پدر امیر خلیل سلطان کوچک کے پاس آئے اور بعد دعا و ثنا کے
اجازت میدان طلب کی سلطان نے جام شربت اونکو دیکے رخصت کیا امیر نامدار نے
کمال شوکت و اقتدار سے میدان مین آکے نعرہ کیا اور رجز پڑہا کہ جسکا مضمون یہ تہا ؎
منم آن شہسوار روز نبرد ٭ کہ زمین بر زنم بچرخ چو گرد ٭ از ہراسم عدو ہمیشہ علیل ٭ مہر شوکت
امیر اسمعیل ٭ بعد ازان ہمہمہ گرم ہوا القصہ نیزہ بازی شروع ہوئی طعن نیزہ مین امیر نے اوسکے
ہاتہ سے نیزہ بدر کیا اوسنے برہم ہوکے قبضہ شمشیر پر ہاتہ ڈالا اور کہا ای امیر اسمعیل نائب امام سے
خوف کرو اور اپنے عقیدے سے پشیمان ہو امیر نے کہا اپنے نیزہ جو تیرے ہاتہ سے بدر کیا

اس سبب سے یہہ نصیحت مجکو کرتا ہے فی الواقع جاے نصیحت ہی مرقاد نے خفیف ہوکے امیر کو
تلوار ماری امیر نے ہاتہہ بڑہاکے اوسکے ہاتہہ سے تلوار چہین لی مرقاد نے کمال برہمی مین
امیر کا گریبان پکڑا الغرض کشتی شروع ہوئی مرقاد پہر پہر کے اس ارادہ سے قیس کیطرف
دیکہتا تہا کہ حریف زبردست ہی امام سے مدد ہونا چاہیے تاکہ مین اوسپر غالب ہون مگر قیس نے
اوسکی طرف کچہہ التفات نکیا اور اوسکو قتل ہونے دیا الحاصل شام کو امیر اسمعیل نے مرقاد کی کمر
زنجیر مین ہاتہہ ڈالکے اوسکو اوٹھا لیا بعد اسکے اوس ملحد کو قتل کیا قیس قاہ قاہ ہنسا اہل
لشکر نے اوس سے پوچہا کہ ای نائب امام اسکا کیا سبب ہی کہ اپنے تابعین کی قتل پر خندہ کرتے ہو
قیس نے کہا کہ قاتل و مقتول دونون کو اوس عالم مین مجکو دکہاتے ہین مین اونکی رفعت مرتبہ پر
خندہ کرتا ہون ملحاد کوہستانی پسر عم مرقاد قیس سے اجازت میدان لیکے میدان مین آیا
قصہ مختصر امیر نے اوسکو بہی قتل کیا کبریتا کوہستانی آیا وہ بہی جہنم واصل ہوا اور قیس موافق
معاملہ کے ہر مرتبہ خندہ کرتا تہا اس عرصہ مین شام ہوئی لشکر اپنے اپنے قیام گاہ پر گیہ
سلطان کوچک نے امیر اسمعیل پر زر نثار کرکے شکر خدا کیا کہ بارے قیس کے عوض تین آدمی
زبردست اوسکے لشکر سے بہی واصل جہنم ہوے قیس شب کو لشتوول کے دیکہنے کو گیا اور اوسکو
تب محرقہ مین گرفتار پایا دوا تجویز کرکے اوسکو تسلی دی بعض لوگ کہتے تہے کہ بسبب قتل
قیس کے یہہ بیمار ہوا لیکن قیس نے ان تین آدمیون کی قتل سے کچہہ غم نکیا اور اون کے
وارثون کو اونکی جگہہ پر قائم کیا اور پہر طبل جنگ کا حکم دیا لشکر اسلام مین بہی طبل جنگ بجا دوسرے
روز صف آرائی ہوئی جمشید شامی قیس سے رخصت ہوکے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا
امیر خلیل ولد امیر اسمعیل نے میدان مین آکے بعد ہمزبانی و رد حملات سہ مرکب اوسکو چار
پرکالے کیا جمشید شامی و رشید شامی وغیرہ سات آدمی اوسی وزن امیر خلیل کے

ہاتہ سے جہنم واصل ہوے لشکر اسلام مین شادیانے بجے قیس و سرور ہی موافق اپنے
ضابطے کے سرِ بار ہنستا تہا بلواس شامی نامی اوسکے لشکر کے ایک سردار نے عرض کی کہ اے
نائب امام تم تو اونکا مرتبہ دیکہکے خندہ کرتے ہو مگر لشکر بیدل ہوتا ہے تمکو چاہیے کہ اس
طریق کا خندہ کرنا موقوف کرو قیس نے اوسکو نگاہ غضب سے دیکہکے کہا باش ایحرامزادہ مردود
تو کیا میرا اتالیق ہے اور اوسکے قتل کا اشارہ کیا القصہ دوسرے روز پہر صف آرائی ہوئی
اخنس جا ملبتانی میدان مین آیا امیر سلطان ولد امیر اسمعیل نے میدان مین جاکے
معہ سات آدمیون کے اوسکو جہنم واصل کیا لشکر اسلام نہایت خوش تہا اور لوگ کہتے تہے کہ
یہہ خون تمیم کا عوض ہے اور قیس لعین کی بسبب اسکے خاطر جمع تہی اور اسلام پر وا نکرتا تہا
اور ہر شب متواتر طبل جنگ بجوا تا تہا القصہ بار دیگر صف کشی ہوئی جمرود کوہی و شرود کوہی معہ
چار آدمیان دیگر کے نوبت بنوبت آئی اور اوس روز امیر یوسف نے اونکی خدمت کی دوسرے روز
امیر شجاع الدین نے بہرام اور قہرام کو معہ تین آدمیون کے قتل کیا قیس نے سلطان
کوچک سے کہلا بہیجا کہ البتہ تمکو اس فتح سے غرور ہوا ہوگا لیکن ایک نظر توجہ امام مین اسکی تلافی
ہوجائیگی سلطان کوچک نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ہمکو ہرگز غرور نہین ہے فتح و شکست حقتعالی کی
جانب سے ہے قیس لعین نے از راہ مکر کے صحرا مین جاکے اور خیمہ عبادت برپا کرکے ظاہرا
لوگون کے دکہانیکو عبادت شروع کی اور خفیہ اعمال سحر کرتا تہا کہ ظاہرا معلوم ہو کہ امام سے
مدد طلب کرتا ہے القصہ آخر شب خیمے سے نکل کے اوسیوقت طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز
بعد صف آرائی شمتاج محیط آبادی سے کہا کہ میدان مین جا اور اپنے لشکر کے مقتولونکا
عوض لے شمتاج نے میدان مین آکے نعرہ کیا اور بعد رجز خوانی حریف طلب کیا
امیر ناصر الدین نے اوسکے مقابل جاکے نیزہ اوسکے ہاتہ سے بدر کیا لیکن جنگ

شمشیر بازی مین امیر زخمی ہوئے سید سالم و سید اسلم بہی اونکے بعد جا کے زخمی ہوئے
لشکر کفار مین غلغلۂ شادی بلند ہوا دوسرے روز امیر یوسف اور امیر اسمعیل بہی زخمی ہوئے
اس عرصہ مین تسویل نے بہی غسل صحت کیا قیس نے تین روز اوسکا جشن صحت کیا اور جنگ سے موقوف رکہی
روز چہارم پہر طبل جنگ بجا بعد صف آرائی شتہاج پہر میدان مین آیا و تسویل سے کہا آج پہلوان
میری جنگ کا تماشا دیکہیے لشکر اسلام سے امیر خلیل میدان مین آئے اور شام تک جنگ نیزہ
و شمشیر رہی آخر امیر زخمی ہوئے لشکر کفار مین نہایت خوشی ہتی لیکن وقت مراجعت سلطان کوچک نے
ایک عیار تیز و تند کو دیکہا اور اوسنے آکے سلام کیا اور ایک سپر پیشکش کی سلطان اوس
عیار کے حسن و جمال اور جلدی و چالاکی پر حیران ہوئے اور پوچہا اے عیار طرار تو کون ہے اور
کیا نام ہے اور یہہ کیسی سپر ہے جو مجہکو دیتا ہے تیرا کوئی آقا بہی ہے یا ارادۂ نوکری رکہتا ہے وہ
عیار اول بزبان فصیح دعا و ثنا سے شہریاری بجالایا اور عرض کی کہ جو کوئی ہون غلام شہریار ہون
اور میرا نام ضلول خنجر باز ہے اور حق تعالی میرے آقا کو سلامت رکہے میرا آقا نقابدار سنبر پوش ہے
اور اوسکا نام و نشان بہی ظاہر ہوگا اور وہ ملک جزائر کا شہزادہ ہے امروز یا فردا خدمت مین حاضر
ہوگا اور اس لشکر ساحر سے کہ جنہون نے لشکر اسلام کو حیران کیا ہے وہ سمجہ لیگا سلطان
کوچک نے متعجب ہو کے کہا آخر اوسکا نام کیا ہے اوسنے کہا مین ایک شخص کا غلام ہون مجہے اجازت نہین
اوسکی کیونکر اوسکا نام بتاؤن اور یہہ سپر شہریار کی خدمت مین بہیجی ہے اور کہا ہے کہ منجم نے
مجہسے اسطرح کہا ہے کہ شمشیر تسویل شمشیر شتہاج کو سحر سے تیار کیا ہے اس سبب کوئی سپر
اوسکی پناہ نہین کر سکتی اور مینے یہہ سپر کمال مشقت سے بہم پہونچا کے خدمت عالی مین ارسال کی ہے
اور چونکہ اس سپر کی تیاری ساعات نیک مین ہوئی ہے غالب ہے کہ اون شمشیرون کی اس سے
پناہ ہو سکے پس جو شخص اون دونون مین سے میدان مین اوسے اور جو شخص اوسکے ارادہ جنگ کرے

بطریق عاریت و امانت یہہ سپر اوسکو عنایت ہوا اور اگر تسویل یا شتہاج اوس دلاور سے جنگ
کشتی کرے تو کوئی شخص جا کے اوس دلاور سے یہہ سپر لے آوے اور اگر وہ دلاور قید یا بوت مین
گرفتار ہو تو سلطان اوسکو سپرد خدا کرے اور اگر بعد گرفتاری اوس دلاور کے قیس اوسکے
قتل کا قصد کرے تو یقین ہے کہ اوسکی اجل آئی ہوگی اور کسی تدبیر سے علاج مرگ نہین ہو سکتا
ہے گر بیند فرزانگان دست فوت ✤ کہ در طب نہ بیند دارو می موت ✤ سلطان کوچک
اوس عیار کی گفتگو سے حیران ہوے اور قصد کیا کہ اوسکو سلطان فلک جاہ کی خدمت مین
بہیجین مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا مجکو حکم نہین ہے فقط اسیقدر حکم تہا کہ جو مین بجا لایا اور طالب
رخصت ہوا سلطان کوچک نے ایک شمشیر مرصع اوسکو دیکے کہا کہ میری طرف سے اپنے آقا کو
دینا اور اوس عیار کو انعام معقول دیکے رخصت کیا اور ہر چند فرمایا کہ آجکی شب ہمارے مہمان ہو
مہتر شتاب تمہاری مہمانی معقول کریگا اور باہم ملاقات بہی ہوگی مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا کہ انشاء اللہ
غلام پہر حاضر ہوگا راوی کہتا ہے کہ یہہ عیار اضلال جنی تہا کہ شہزادہ حیدر کے حکم سے
یہہ خدمت بجا لایا بعد ازان اضلال نے غلیل جنی سے کہ جو قیس کے پاس متعین تہا ملاقات
کر کے شہزادے کے حکم سے اوسکو آگاہ کیا اور وہ دامنہ کوہ تک بہی اوسکو دیکہا کے مہتر زر
بہی ملاقات کرائی بعد ازان شہزادے کی خدمت مین روانہ ہوا اس جانب جب قیس ابلیس
خیمہ مین داخل ہوا تسویل نے شتہاج کی نہایت تعریف کی ✤ دو روز جنگ موقوف رہی روز
سوم طبل جنگ بجا تسویل نے میدان کا ارادہ کیا شتہاج نے بڑہ کے کہا کہ ای جہان
پہلوان ہنوز مین جنگ سے سیر نہین ہوا آج بہی مجکو اجازت جنگ ہو قیس نے کہا کیا
مضائقہ ہے آج بہی تو ہی جا شتہاج نے میدان مین آکے لب لاف وگذاف حریف
طلب کیا اور اس جانب سلطان کوچک نے کہا کہ اوس نقابدار عالی مقدار نے ازراہ دوستی

نے تمسے یہہ سلوک کیا ہے ہمکو چاہیے کہ اوسکے کہنے پر عمل کرین آج کہ بار دگر شتہاج میدان مین آیا
امیر شجاع الدین بن عرب شجاع نے کہ حملہ دلاوران اسلام سے تہا اور قوی ہیکل اور صاحب
قوت فرزانہ تہا سلطان کوچک سے اجازت میدان طلب کی سلطان کوچک نے جام شربت اوسکو
عنایت کرکے رخصت کیا اور وہ سپر بہی بطریق عاریت اوسکو دی کہ کیفیت مذکورہ اوسکے بیان کی
امیر شجاع الدین بشوکت تمام میدان مین آیا اور بعد ہمزبانی نیزہ بازی شروع ہوئی آخر امیر شجاع الدین نے
اوسکے ہاتھ سے نیزہ بدر کیا بعدازان عمود بازی کی لیکن مراد حاصل نہوئی گرز ہاتھ سے پہینکدیے
اور تلوارین غلاف سے کہینچین شتہاج کی وہی شمشیر ہے کہ جو قیس نے علم سحر سے تیار کی ہے
لیکن تسویل کی شمشیر اوس سے مرتبہ مین زیادہ ہے القصہ باہم شمشیرزنی مین مشغول ہوئی
امیر شجاع الدین اسلم بن اسلام کی سپر سے اپنے چہرے کی پناہ کرتا تہا اس سبب سے شتہاج کی
شمشیر کارگر نہوتی تہی شتہاج متحیر تہا کہ آج اس شمشیر کو کیا ہوگیا یہہ شمشیر اس سپر کو نہین کاٹتی
متحیر ہوکے اوس سپر کو اور اپنی شمشیر کو دیکہتا تہا آخر اوس سپر پہ اس قدر تلوارین مارین کہ شمشیر
بیکار ہوگئی القصہ شتہاج نے برہم ہوکے وہ شمشیر پہینکدی اور امیر شجاع الدین کا گریبان پکڑا
امیر نے بہی اوسکا گریبان پکڑا اور کشتی مین مشغول ہوے قصہ مختصر ایک شب و روز پیہم کشتی
ہوئی شتہاج اصل مین بہی زورآور تہا اور علاوہ اسکے قیس نے بہی اوسکو سحر سے زور دیا تہا
اور امیر شجاع الدین بہی بقدر زورآور تہا کہ اس دو روز مین شتہاج کو امیر پر غلبہ ممکن نہوا
اور وقت غروب آفتاب قریب پہونچا اور تحسین و آفرین دونون لشکرون سے بلند تہی آخر الامر
تسویل تیغزن حکم قیس سے میدان مین آیا اور دونون کو بقائمی ہوش و حواس جدا کیا اور امیر
شجاع الدین کی نہایت تعریف کرکے کہا معلوم ہوا کہ شتہاج تمہارا حریف نہین ہے کل مین
تمسے جنگ کرونگا لشکرون مین طبل مراجعت بجے اور اپنے اپنے قیام گاہ کو چلے گئے

امیر شجاع الدین شتہاج کی پہلوانی کی تعریف کرتے تہے سلطان کوچک نے فرمایا
امی دلاورینے تحقیق خبر سنی ہے کہ قیس ابلیس نے ان دونون یعنی شتہاج وشتوپل کو بزور
سحر پہلوان کیا ہے لیکن تم آفرین ہو کہ ایسے شخص سے ایسی جنگ کی لیکن جب قیس پہرا
شتہاج نے اپنی شمشیر کا اوس سے گلا کیا اور سپر کی تعریف کی اور کہا معلوم نہین کہ وہ کیسی
سپر ہے کہ میری شمشیر اصلا اوس پر کارگر نہوئی قیس بہی یہہ سنکے متفکر ہوا اور اوسنے دلمین کہا
کہ اتبک ایسا نہین ہوا تہا آیا اسمین کیا اسرار ہے یہہ خیال کرکے اوس شکل کو کتب احکام نجوم کا
مطالعہ کرکے اپنا استقبال احوال اور بلندی کوکب اقبال کو دیکہا اوسکو ظاہر ہوا کہ عنقریب
کوکب اقبال ادبار سے مبدل ہوگا اور تمام کام برہم ہونگے اور ایک خواب بہی دیکہا کہ جو اوسکے
ادبار پر دلالت کرتا تہا بسبب شرارت ذاتی اور عداوت جبلی کے کہ اہل اسلام سے اوسکو تہی اوسکے
خیال مین آیا کہ کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیے کہ جس سے یہہ دین مخترع مطلق برطرف نہو اور اوسنے
باخود کہا کہ تیرے جد یونس جہود نے ضلالت امت پر اپنے ہاتہ سے اپنی جان دی اور تو نے بہی
ضلالت مین کوئی تقصیر نہین کی اور جمع کثیر کو دائرۂ اضلال مین گرفتار کیا اب ایسی تدبیر کرنا چاہیے
کہ تیرے بعد بہی یہہ ضلالت اس امت مین قائم رہے غرضکہ اسی اندیشے مین تمام شب نہ سویا
دوسرے روز دربار کرکے تمام لوگون کو طلب کیا اور کہا اے دوستداران ایام واے
امت محمد علیہ السلام واے طالبان طریق حق واے صاحبان یقین برحق آگاہ ہو کہ عادت اللہ اسطرح
جاری ہوئی ہے کہ مذہب حق یکایک رواج نہ پاوے بلکہ آہستہ آہستہ اوسکا رواج ہو حضرت
نوح پیغمبر علیہ السلام نے نوسو پچاس سال کی دعوت مین معدودے چند کو اطاعت خدا پر راضی کیا
اور اسیطرح ہر پیغمبر اپنی حیات مین تمام عالم کو اپنی اطاعت مین نہ لا سکا اور حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے بہی اپنی حیات مین تمام عالم کو مسخر نکیا اور اکثر ممالک بعد اون حضرت کے

دائرۂ اسلام مین آسے اور اب بھی عالم مین کفر باقی ہو اور آفتہاے عظیم مسلمانون مین ظاہر ہوتی ہو
چنانچہ کتب تواریخ و سیر سے تمام حال ظاہر ہوتا ہے اور آیہ کریمہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کی رو سے
مرگ سب کے واسطے برحق ہے اس صورت مین مین تمکو نصیحت کرتا ہون اور عہد لیتا ہون ایسا نہو
کہ بعد میرے تم اس طریقہ سے انحراف کرو اور قائم نہو فرداے قیامت کو میرا ہاتھ اور تمہارا دامن
ہوگا اکثر حمقا کہ اوسکے ظل ایت مین مجتمع ہوے تھے اونھون نے فریاد کی کہ یہہ کیا کہتے ہو ہمنے
یہہ دین اسواسطے قبول نہین کیا ہے کہ تمہارے بعد اوسکو ترک کرین قیس نے اونکو مثل بزرگون کے
دعا دی اور از سر نو ہر ایک سے عہد و قسم لی بعد اوسکے اوس مردود کو کہ ہدایت الدین
جسکو لقب دیا تہا طلب کرکے اوس سے کہا کہ تجکو چاہیے کہ کوہستان مغرب مین جا اور وہان
ساکن ہو کہ وہ لوگ بسبب مزاج سفیہانہ کے رسوخ و خلاص کو بدل نکرینگے چونکہ وہ مردود
بہی اصل مین جہود تہا اور قیس نے اپنا تمام حال اوس سے کہا تہا غرضکہ دوسرے روز اوسکو
رخصت کرکے لوگونکو بعد اپنے اوسکی اطاعت پر تاکید کی اور اوسکو اپنا نائب و خلیفہ کیا
ہدایت الدین کہ اصل نام اوسکا ابراق تہا کوہستان کی طرف روانہ ہوا اور قیس نے بار دگر
دربار کرکے کہا کہ مین ایسا دیکہتا ہون کہ عنقریب بہ بال شہادت پرواز کرکے خدمت امام مین روانہ ہون
بعد میرے نصیحت کو فراموش نکرنا خلاصہ کلام یہہ کہ اوس لعون اور اوس دشمن اہلبیت پیمبر نے
ایسا کام کیا کہ بعد اوسکے جہنم واصل ہونیکے بہی یہہ مذہب باطلہ اطراف مغرب مین باقی رہا
اور قصبہ اسمعیلیہ مین ابتک موجود ہے

اب داستان جنگ مشغول دلاوران اسلام سے اور قیداون نابداون کی تابوت پران مین اور پہونچنا نقابدارون کا بیان کرتا ہون

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اسطرح روایت کی ہے کہ قیس لعین نے تین روز تک

جنگ موقوف کی اور ہر روز متواتر مقابے لشکر کو جمع کرکے یہہ نصیحت و وصیت کرتا تھا اور
اونسے عہد و پیمان لیتا تھا شب چہارم طبل جنگ کا حکم کیا جاسوسان لشکر اسلام ہر ساعت کی
خبر سلطان کو چلپ سی عرض کرتے تھے جب جاسوسون نے خبر نصیحت و وصیت بیان کی
سلطان نے فرمایا گویا وہ لعین اپنی مرگ سے خبردار ہوا جو ایسا کہتا ہے اور جب خبر طبل جنگ
سلطان کو پہونچی فرمایا ہمارے لشکر مین بہی طبل جنگ بجے القصہ دوسرے روز دونون لشکر
صف آرا ہوی بعد تسویہ صفوف جدال و قتال تسویل نابکار میدان مین آیا اور اوسجانب سے
امیر شجاع الدین نے موافق قرارداد کے سلطان کو چلپ سے اجازت میدان طلب کی
سلطان نے جام شربت اونکو عنایت کیا اور وہ سپر بہی اونکو دی قیس کو جس مشاہدہ سے
معلوم ہوا کہ البتہ یہہ سپر کسی فقیر نے بہیجی ہے کہ شمشیر سحر اوس پر اثر نہین کرتی یا کسی ساحر نے
بنائی ہے یہہ تصور کرکے تسویل کو طلب کیا اور کہا کہ آج جب شمشیر زنی کی نوبت آئی اور تیری
شمشیر بہی اوس سپر پر کارگر نہو تو جنگ شمشیر موقوف کرکے حریف کو باندہ لینا مین اوسکو تابوت
مین قید کرکے اوسکے دوستون کے پاس بہیجونگا ایاتس نے کہا قید کرنے سے انکا قتل کرنا اولی
قیس نے کہا مجہکو دین حق کا رواج دینا منظور ہے نہ کہ انکا قتل القصہ جب امیر شجاع الدین
و تسویل جنگ مین مشغول ہوے نیزہ بازی مین امیر اوسپر غالب ہوے اور تیغ بازی مین تسویل کی
شمشیر بہی اوس سپر پر کارگر نہوئی تسویل نے تلوار پہینکدی اور امیر شجاع الدین کا گریبان پکڑا
امیر مذکور نے بہی سپر عیار کی حوالے کی اور اوسکا گریبان پکڑا راوی کہتا ہی کہ تا دو روز و شب باہم
کشتی ہوئی چونکہ قیس نے تسویل کی پہلوانی کے واسطے محنت سحر بہت کی تہی آخر روز سوم
تسویل امیر شجاع الدین پر غالب ہوا اور اونکو باندہ کے میدان سے لیگیا کفار نے
طبل شادی بجاکے میدان سے مراجعت کی مسلمان نہایت آزردہ خاطر تہے شب کو

قیس نے امیر شجاع الدین کو صحبت مین طلب کرکے کہا کہ ای عرب زادہ دلاور جفاکر تو بہادران
روزگار سے ہے لیکن نظر کردہ نائب امام سے کیونکر سربر ہو سکے آخر تسویل جہان پہلوان نے
تجکو اسیر کیا امیر شجاع الدین نے کہا باش ای ساحر کذاب یہہ امر مشہور ہے کہ تو نے بزور سحر
تسویل کو جہان پہلوان کیا ہے والا اوسکی کیا قدرت تھی کہ مجکو اسیر کرتا قیس نے کہا ای نادان
اگر یاری سحر درمیان مین ہوتا تو تسویل تجکو روز اول گرفتار کر لیتا یہہ اوسنے قوت اعلی سے
تین روز مین گرفتار کیا بہر حال اب اپنے امام کو پہچان تا کہ موت جاہلیت مین گرفتار نہو امیر نے
کہا مین امام زمان کو پہچانتا ہون کہ محمد ابن الحسن العسکری علیہ السلام ہین قیس نے کہا اگر تو
اپنے عقیدے سے نہ پہریگا تو تجکو بدترین عذاب سے قتل کرونگا امیر شجاع الدین نے کہا
جو کچہہ تجسے ہو سکے اوسمین تقصیر نکر کہ خدا ایک ہے اور میرا اعتقاد بہی ایک ہے جن لوگون کے
پدر و برادر و پسر و عم دلاوران اسلام کے ہاتہہ سے قتل ہوے تہے اونہون نے سماجت کی
کہ اسکو تا بوت پران مین قید نکرو بلکہ قتل کرو تا کہ سلطان وغیرہ کے دل پر اسکا صدمہ ہو قیس نے
کہا مین چاہتا ہون کہ ایک سال تک انکو مقید کرون بعد ایک سال جس قدر یہہ لوگ جمع ہون سبکو
طلب کرکے دین حق کی دلالت کرون اگر وہ قبول نکرین تو اوس وقت اونکو قتل کرون لوگون نے
کہا اگر نائب امام اسکو قتل نکریگا تو ہم سب دل برداشتہ ہوکے کسی طرف نکل جائینگے اشمل نامی
ایک مرد کہ تہا اور لوگ اوسکو اشمل وانا کہتے تہے اور قیس اوسکو بمنزلہ اپنے وزیر کے جانتا تہا
اور وہ بہی اصل مین جہود تہا اوسنے خلوت مین قیس سے کہا کہ ای صامت بن مقوام اسکے قتل
قتل نکرنے سے اپنے لشکر کو کیون آزردہ کرتے ہو اسکے قید کرنے سے کیا فائدہ ہے قیس نے
کہ اصل نام اوسکا صامت تہا کہا کہ ای اشمل تو نہین جانتا ایک آدمی کے قتل سے کیا فائدہ ہوگا
لیکن اسکی قید سے یہہ فائدہ ہے کہ اگر یہہ گمراہ ہوا تو لاکہہ آدمی اوسکی ذریت سے گمراہ ہونگے

اور تا قیامت اوسکی اولاد مین گمراہی باقی رہیگی اشمل نے کہا تو سچ کہتا ہے لیکن اس جوان کا
قتل کرنا ضرور ہے کیونکہ اوسکے عدم قتل مین ہمارے لشکر کے لوگ بیدل ہونگے آخر
اشمل کے کہنے سے وہ لعین امیر شجاع الدین کے قتل پر راضی ہوا اور یہہ مقرر کیا
کہ فردا اوسکو قتل کرونگا غلیل جنی تو مسلمان اوسوقت موجود تہا اس اقرار سے ناخوش ہوکے
خوابگاہ قیس مین گیا اور کہا ای قیس ہمارے بادشاہ نے وقت رخصت ہم سے کہدیا تہا
کہ قیس سے کہدینا کہ جس شخص کو دلاوران اسلام سے بزور سحر گرفتار کرنا اوسکو قتل نکرنا بلکہ
بدستور تابوت پران مین قید کرکے زندان مین بہیجدینا جب بیس آدمی جمع ہوجائین گے
مجکو خبر کرنا تا اونکو اپنے روبرو طلب کرکے قتل کرونگا اور تمکو بہی اپنے مقام مین طلب کرونگا
اور اگر تو نے بزور سحر گرفتار کرکے بطور خود قتل کیا تو مین آزردہ ہونگا قیس یہہ بات سنکر نہایت
خوف زدہ ہوا اور کہا ای غلیل تو نے یہہ حکم پیشتر مجسے کیون نہ بیان کیا خیر اب بہی کچہ نہین گیا
کل تم یہہ کام کرنا کہ جسوقت مین امیر شجاع الدین کے قتل کا حکم دون تم غائب ہوکے
بالاے بارگاہ سے کہنا کہ ای قیس تو چاہتا ہے کہ گنہگار رہو اور غضب خدا مین گرفتار ہو نہ
تجکو اسواسطے اپنا نائب نہین کیا کہ بہادران اسلام پر بجبر و غلبہ کے تیغ کہینچے اور اونکو
قتل کرے روز اول ہم نے اور تجہسے بہی عہد تہا کہ جب تو اونکو گرفتار کرنا تو ایکسال کامل
اونکو قید رکہنا کہ اگر اونمین سے راہ پر آئین گے اگر بعد ایکسال کے قبول نکرین تو ہمارے
حکم سے اونکو قتل کر اور اسیواسطے تابوت پران تجکو دیا ہے غلیل نے قبول کیا جب صبح
ہوئی اور قیس لعین عمامہ سرخ باندہکے باہر آیا اور امیر شجاع الدین کو نصیحت کرکے حکم قتل دیا
اور وہ علم لئیے تہے کہ لشکر اسلام بہی یہہ خبر سنکے تیار ہوا اور سلطان کوچک نے قصد کیا
کہ سوار ہوکے جائین مگر بسبب غلبہ سحر کے لوگون نے مصلحت ندی کہ ناگاہ وہ آواز مذکورہ

بالائے بارگاہ سے سبکے کان مین آئی اور قیس کرتے کانپنے لگا مگر اور لوگون نے خوف سے
پائجامہ نجس کیا آخر قیس نے امیر شجاع الدین کو تابوت پران مین مقید کرکے حوالہ جنیان کیا
اور وہ امیر کو لیکے بخلاف سابق درہ کوہ مین آئے اور مہتر زرنگ کے حوالے کرکے چلے گئے
امیر شجاع الدین حیران ہوئے کہ عجب زندان ہے کہ میوہ و آب شیرین و سبزہ موجود ہے
اور خیمہ و خرگاہ و بعض عمارات بھی موجود ہے حیران وار اوس سبزہ زار مین پھرتے تھے کہ ناگاہ
دور سے مہتر زرنگ پیدا ہوا باہم ملاقات ہوئی القصہ مہتر نے تمام حال امیر سے بیان کیا
امیر نے خوش ہوکے سجدہ شکر کیا اور قدوم میمنت لزوم شہزادہ حیدر کے منتظر ہوے
اسجانب پھر قیس طبل جنگ بجا کے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا امیر ناصر الدین
اوسکے مقابلے کو گئے اور بعد جنگ ایک شبانہ روز کے گرفتار ہوے اونکو بھی تابوت
مین بند کرکے روانہ کیا اور وہ بھی امیر شجاع الدین سے ملحق ہوے یہ لوگ درہ کوہ مین
رہتے تھے اور زرنگ انکی خدمت کرتا تہا ۵ راویان سخن پرور این چنین مرویست ۰
کہ اختصار سخن بہتر از زیادہ روایت ۰ القصہ عرصہ بیس روز مین امیر یوسف و امیر اسمٰعیل و
امیر عظیم الدین اور امیر خلیل الدین وغیرہ بارہ آدمی دلاوران اسلام سے بطریق مذکورہ
بالا گرفتار ہوئے اور سب کے آخر امیر یعقوب گرفتار ہوسے اونکو بھی تابوت مین بند کرکے
روانہ کیا سلطان بزرگ اور سلطان کوچک کا بسبب غصے کے عجب حال تہا اور گویا
لشکر اسلام کے قالب مین جان نتھی امیر مجاہد الدین کہ سپہ سالار اعظم تہے اونہون نے
کہا ای سلطان عالی قدر اس مرتبہ یہ بندہ میدان مین جائیگا سلطان نے کہا یا امیر جلیل القدر
میرے گمان مین کسیکے جانے مین قباحت نہین ہے کیونکہ تسویل لعین بزور سحر یہ
خود نمائی کرتا ہے والا ایک ادنی آدمی اوسکو زیر کر لیتا ہے دو تین شب سے مین جناب

رکن الدین شہید مین رجوع کرتا ہون لیکن ابتک کچھہ حال معلوم نہین ہوا حق تعالے اپنا
فضل کرے اب لشکر کفار کا حال سنیے کہ لشکر کفار مین نہایت خوشی ہے اور ہر خیمہ مین
دن عید اور رات شب برات تھی اہل لشکر لاف زنی کرتے تھے اور سمست یقینان لشکر اسلام
باہم سخنان یاس کرتے تھے لیکن جب امیر یعقوب دلاور کو بھی صندوق مین بند کر کے لے گئے
امیر یعقوب موافق قاعدے کے بیہوش ہوے القصہ امیر یعقوب کو بھی دامنہ کوہ مذکور مین لیجا کے
صندوق سے نکالا اور مہتر زنگ کے حوالے کیا مہتر نے تمام دلاورون سے کہا کہ یارو اسقدر
صبر کرو کہ امیر بزرگ یعنی امیر یعقوب اول حیران ہو لین بعد اوسکے ہم اونپر ظاہر ہون امیر یوسف
بن امیر یعقوب نے کہا کہ مجکو اونکی برہمی مزاج کا خوف ہے مہتر نے کہا تم بالکہ طالع افروز کے خیمے کے
اوس طرف چلے جاؤ اور سبکے بعد آنا مین امیر بزرگ کو تمہارے پاس لاؤنگا الحاصل جب امیر یعقوب
ہوش مین آئے اپنے کو دامنہ کوہ سبز و خورم مین پایا حیران ہوے کہ اس ساحر نے مجکو کہان بھیجا
یقین ہے کہ یہہ کوہ قاف ہے اور اس ساحر نے اپنی جائے سکونت مقرر کی ہے دیکھئے یہان
کوئی پریزاد بھی ملتی ہے یا نہین اور دلاوران دیگر ایک گوشے سے پوشیدہ اونکی حیرت کا تماشہ
دیکھتے تھے ناگاہ امیر اسمعیل کے مزاج مین خوشطبعی پیدا ہوئی اور نقاب ڈال کے مسلح و مکمل پیدا ہوے
اور امیر یعقوب کو آواز دی کہ باش ای خیرہ سر بیشۂ شیران ہے تو کون ہے کہ یہان آیا ہے
امیر یعقوب نے بھی برہم ہوکے کہا کہ ای برگشتہ بخت تجکو کیا مناسب ہے کہ دلاورون سے ایسی بے ادبانہ
گفتگو کرے مین ابھی تجکو تیری بدزبانی کی سزا دیتا ہون امیر اسمعیل نے کہا کہ قید مین تو ہو مگر تمہارا
غرور کم نہین ہوا امیر یعقوب نے کہا کہ جسجگہ مین ہون وہین تم بھی ہو بس اثنا مین مہتر زنگ سے
صبر نہو سکا اور خندہ کنان گوشے سے نکلا دلاوران دیگر بھی نکلے امیر اسمعیل نے بھی اپنے
چہرے سے نقاب دور کی امیر یعقوب یہہ دیکھکے زیادہ حیران ہوے اور کہا کہ ای دلاورون

سے مینے اس مقام کو کوہ قاف تصور کیا تھا تم یہان کیونکر پہونچے یقین ہے کہ تمکو بہی اوس ساحر نے
یہان بہیجا ہے مہتر زرنگ نے کہا یا امیر اگر تمہارا تصور درست ہے تو ہم سب بصورت تمہارے
گروہ کے تمہیں ظاہر ہوے ہین تاکہ تنہائی مین تمہارے رفیق ہون امیر یعقوب نے کہا اگر ایسا ہے
تو تم مین سے کوئی شخص میرے پسر امیر یوسف عالی قدر کی صورت سے مشابہ ہوا مہتر زرنگ نے
کہا معلوم نہین کہ اوسکو شاہ جادوان نے کہان قید کیا ہے یہہ اس گفتگو مین تھے کہ طالب جنی
آیا اور مہتر زرنگ کو شہزادہ حیدر کے آنے کا مژدہ دیا سب خوش ہوے مہتر نے امیر یعقوب کے
ہاتھ کو بوسہ دیکے کہا کہ یا امیر تمہارا آنا مبارک ہو کہ شہزادہ عالی قدر بہی آئے امیر یعقوب نے کہا
اے شاہ عیاران مجکو حقیقت حال سے مطلع کرو تاکہ میری حیرت برطرف ہو مہتر نے کہا اٹھو دلاورو
میرے ہمراہ چلو اور شہزادے کی زبانی یہہ حال سنو کہ یہہ سب مضامین شہزادے نے ہمکو
تعلیم کیے تھے القصہ تمام دلاور شہزادے کی خدمت مین روانہ ہوے اور شہزادہ حیدر
برہنمائی جنیان محیط آباد سے اس مقام تک درۂ کوہستان سے آیا اور اثنا سے راہ مین چند
شیر ببر کو بہی قتل کیا اور ہر ایک دلاور یعنی امیر مظفر الدین و جبلان و مجبول و بسیط بن محیط نے
بہی ایک ایک شیر قتل کیا کیونکہ گویا ایک منزل انکی بیشۂ شیران مین تہی بہرحال یہہ دلاور پہونچے
اور شہزادے نے اونسے ملاقات کرکے موافق قدر و مرتبہ کے ہر ایک پر مہربانی فرمائی اوسوقت
ہر ایک کو خوشوقتی ہوئی القصہ شہزادہ اور تمام دلاور خیمہ مین بیٹھے اور شہزادے نے
از سرنو تمام حال ابتداے قید سے اور مہتر زرنگ کے سبب نجات پاکے شاہ آگاہ کی خدمت مین
جانا اور تحت الارض مین جاکے طلسم اصفرطوس کو فتح کرنا اور شدید رطوس کو قتل کرنا اور
بیرالطاق کو مسلمان کرنا اور طلسم سے نکل کے محیط آباد کو مسخر کرنا جو کچہہ شہزادہ پر گذرا تہا
بیان کیا امیر اسمعیل و امیر خلیل و امیر سلطان و امیر یعقوب و امیر یوسف و امیر جلال الدین

و امیر مبارز الدین و امیر شجاع الدین و امیر جلیل الدین و امیر نصیر الدین نے اوٹھ کے
شہزادے کے ہاتھونکو بوسہ دیا اور کہا ای شہریار حقا کہ تمام لشکر اسلام آزاد کردہ شہریار ہے
والا اس کافر ناپاک اور اس ساحر بیباک نے عجب تنگ کی تھی بعد ازان قسیم بن اکثم کا تمام قصہ
بیان کیا شہزادے نے ہنسکے کہا کہ عجب حرامزادہ ہے گویا اوسنے واسطے ضلالت امت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحصیل علم کیا تہا ع کرد تحصیل علوم آن بیحیا ٭ از پی اضلال
خلقان خدا ٭ کرد کسب علم را آن بی یقین ٭ بہر برہم کردن دین نبی ٭ آن لعین کز رست حق بود
دور ٭ سعی ہا کرد از پی اطفای نور ٭ کی نبد خاموش نے نور خدا ٭ از خیانت ہای آن گبر دغا ٭
آن چراغی را کہ ایزد بر فروخت ٭ ہر کہ پف زد در زبان او بسوخت ٭ گر شود عالم پر از طوفان و باد
کی چراغ حق توان بر باد داد ٭ کاشف حق واقف سر علوم ٭ مخزن اسرار مولانای روم ٭ در کتاب
مثنوی این بیت گفت ٭ فی الحقیقت در صدف معنی بسفت ٭ علم اگر بر جان زند یاری بود ٭ علم اگر
بر تن زند ماری بود ٭ علم زو چون بر تن آن نابکار ٭ اژدہا شد مر ورا بر کشش بنار ٭ القصہ
شہزادۂ عالیقدر و الاتبار یعنے شہزادہ حیدر نامدار اجب سننے تمام حقیقت کے کہ جو شہزادے کی
غیبت مین لشکر اسلام پر گذری تہی محلسرا مین تشریف لیگیا اور ملکہ طالع افروز سے ملاقات
کر کے فرمایا کہ ای ملکہ باوجود اس محبت کر کہ مجکو تم سے ہے اگر ایک ذرہ بہی تمہاری رغبت تمہارے
پدر کی طرف دیکہون تو اوسی وقت تم سے دوری اختیار کرون ملکہ نے کہا ای شہریار مجہمین
اور اوس بیدین مین اب بہت فرق ہو گیا ہے مجکو اوس سے کیا کام مین سب سے زیادہ اپنکو
دوست رکہتی ہون شہزادے نے فرمایا باوجود ان کامون کے اب بہی وہ اپنے عقیدۂ
باطلہ سے پہر جاوے اور منبر پر جا کے مجمع عام مین کہے کہ مینے تمکو ضلالت مین ڈالا تہا
تو یقین ہے کہ مین اوسکی حیات مین سعی کرون ملکہ یہ سنکے خاموش ہو رہی اور شہزادہ حیدر نے

طالب جنی کو واسطے خبر کے لشکر قیس مین بھیجا طالب جنی خبر لایا کہ پانچ روز سے جنگ موقوف تھی لیکن آجکی شب دونون لشکر مین طبل جنگ بجا اور پانچ روز تک وہ نابکار جشن مین مشغول تھے شہزادے نے فرمایا خوب ہوا مین بہی وقت پر پہونچا الحاصل طالب جنی سے کہا کہ تو جا اور غلیل سے کہہ کہ ہمارے دلاورون کے گھوڑے قیس کے طویلہ مین ہین وہ لے آئے اور خود بہی معہ اپنے ہمراہیون کے حاضر ہو طالب جنی نے یہہ حکم غلیل کو پہونچایا اور غلیل گھوڑے لیکر حاضر ہوا آخر شب شہزادہ معہ جمیع دلاورون کے کہ جنکی اسامی کا اوپر ذکر ہو چکا ہے نقاب انداختہ روانہ ہوا شہزادہ حیدر سبز پوش تھا اور باقی دلاوران اسلام کا رنگ لباس دوسرے رنگ کا تہا لیکن سب نقاب دار تھے

اب آراستگی معرکہ کارزار اور آنا شتہاج کا میدان مین معرض بیان مین آتا ہے

قیس لعین پانچ روز تک عیش و عشرت مین مشغول رہا شب ششم شتہاج دریا نشین جام بہرکے قیس کے روبرو لایا قیس نے کہا تیری کیا مراد ہے اوسنے کہا مین امیدوار ہون کہ آجکی شب میرے نام طبل جنگ بجے کہ مدت سے جنگ نہین کی ہے اور میرے ہاتھہ پانون ورم کرتے ہین قیس نے ہنسکے کہا کیا مضائقہ ہے ۔ روز دیگر کین جہان پُر غرور یافت از حشمۂ خورشید نور ۔ ترک روز آمد باین زرین سپہر ۔ ہندوی شب را بہ تیغ افگندہ سر ۔ دلاوران یکہ تاز و بہادران نیزہ باز و پہلوانان رعد آواز و دلیران تند خو و حریفان جنگجو دونون لشکرون سے میدان مین آئے قیس ابلیس بہی تخت پر سوار ہو کے معرکہ کارزار مین آیا التسویل تمغیرن و شتہاج دریا نشین والموس کوہی و تلموس کوہی و حماد مصری و اقراح شامی و ملک محیط و سیلاق محیط آبادی وغیرہ سوار ہو کے میدان کی طرف روانہ ہوئے اس جانب سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ باحال زار و چشم پر آزار آکے دروازہ مہدیہ پہ بیٹھے

اور سلطان کوچک تخت رواں پر سوار ہوئے امیر مجاہد الدین و امیر فصیح الدین
و سید عبد السلام وغیرہ سوار ہو کے میدان مین آئے جب لیپا و لیون نے دونون جانب
صفین آراستہ کین اور نقیبان بلند آوازنے والا ورونکو جنگ کی تحریص کی سے خنک بر
گذرگاہ کین ریختند ٭ نقیبان خروشیدن انگیختند ٭ بزرگ بر بزرگ سو لیصد در شتاب ٭ نہ در
دل سکونت نہ در دیدہ خواب ٭ القصہ اول جس شخص نے عزم میدان کیا وہ شتہاج دریائی بہا
کر قیس کے ہاتھ سے جام زہر مار کر کے اور تنگ مرکب درست کر کے بکر و فر تمام میدان مین آیا
اور بعد نعرہ کشی و رجز خوانی کے لشکر اسلام سے حریف طلب کیا آج امیر مجاہد الدین کا قصد
میدان تہا سو کہ ناگہ زوامان آن بہن دشت ٭ یکی گرد پیچان نمودار گشت ٭ دونون لشکر اوس
گرد کے طرف دیکھنے لگے اور اہل اسلام کے دل مین خود بخود فرحت و مسرت پیدا ہوئی اور
قیس کے دل مین ہول عظیم پیدا ہوا جب وہ گرد شگافتہ ہوا در میان گرد سے سولہ نقابدار
اور سب کے آگے نقابدار سبز پوش اور اوسکا عیار بھی نقابدار تہا ہو پہنچے اور ایک جانب
صف باندہی دونون لشکر حیران تہے کہ آیا یہ سولہ آدمی کہان سے آئے اور کس ارادے سے
آئے ہین قیس نے دل مین کہا کہ تو عجب بزدلا ہے کہ ان سولہ آدمیون کے آنے سے
دل کانپنے لگا اور دل پہ ہاتھ رکہ کے دیکہا کہ ہول کسی طرح کم نہین ہوتا قدرے بید مشک
طلب کر کے زہر مار کیا لیکن اون نقابداروں سے نقابدار سبز پوش نے اسطرح مرکب کو جولان کیا
کہ چشم بہرام خون آشام خیرہ ہوگئی اور آتے ہی ایسی تیغ ماری کہ قریب سو قدم کی شتہاج کا
مرکب پس پا ہو گیا شتہاج اوس نقابدار کی قد و قامت و شوکت و جرأت پر حیران ہوگیا اور
کہا اے دلاور تو کون ہے مینے اپنے مدت العمر مین ایسا دلاور نہین دیکہا کہ باوجود اس قد و
قامت کے ایسی جرأت رکہتا ہے اور مجہسے کیا عداوت رکہتا ہے نقابدار نامدار نے کہا

ای گبر بخود مغرور وای گمراہ عقل وخرد سے دور مجکو یزدان پاک نے اسواسطے بہیجا ہے کہ قیس
گمراہ کنندہ کو معہ اوسکے تمام سردارون کے زیر وزبر کردون شتاج نے ہنسکے کہا ایدلاور
یزدان پاک نے تمکوان پندرہ سوار اور ایک پیادے سے بہیجا ہے کہ تین لاکہہ سوار و پیادے کو
زیر وزبر کرو شاہزادے نے کہا کہ ای احمق آیہ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ
کیا تونے نہین سُنا یقین ہے کہ تو سابق مین نصاری تہا اور اب کہ اوس جہود لعینی قیس نے
بظاہر تجکو مسلمان کیا اس قدر تجکو فرصت کہان ہوئی ہوگی کہ تو قرآن پڑہ سکے شتاج نے
اسبات سے برہم ہوکے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اجل تجکولائی ہے کہ باوجود اس کم بضاعتی کے
ایسی باتین کرتا ہے ایجوان تونے نقاب کیون ڈالی ہے تیرے چہرے مین کیا کوئی عیب ہے
شہزادے نے کہا ای نابکار میرا جمال حکم آفتاب رکھتا ہے اور تیرا وجود حکم شب رکھتا ہے
جب تک شب برطرف نہین ہوتی آفتاب اپنا منہ نہین دکہاتا اول تجکو قتل کرلون بعد ازان اپنا
منہ دکہاؤن شتاج نے کہا حال معلوم ہوا لیس اگر ارادہ جنگ سے آئے ہو تو حملہ کرو
شہزادے نے کہا مومنین پاک دین کا یہہ قاعدہ نہین ہے کہ اول حملہ کرین اول تو حملہ کر
شتاج نے کہا تمنے کافر کسکو مقرر کیا شہزادے نے فرمایا وہ تمہارا سردار کہ جسنے
تمکو ضلالت مین ڈالا ہے کافر ہے کئی ہزار حصہ بدتر ہے یہہ سنکے شتاج کو اب تاب نہ رہی
اور نیزہ اوٹہا کے شہزادہ پر حملہ کیا شہزادے نے طعن اول مین اسطرح اپنا نیزہ اوسکے
نیزہ پر مارا کہ اوسکے ہاتہ سے نیزہ چہوٹ کے زمین پر گر پڑا شتاج نے برہم ہوکے وہی
تیغ آبدار کہ جس سے اکثر دلاوران اسلام کو زخمی کیا تہا نیام انتقام سے کہینچی سلطان کو جبکہ نے
امیر مجاہد الدین سے کہا کہ مین یہہ سپر اگر اس نقابدار کے واسطے بہیجدون تو بہتر ہے
امیر کبیر نے کہا یا سلطان عالی قدر اسی نقابدار نے یہہ سپر خدمت عالی مین بہیجی ہو

سلطان نے فرمایا اگر وہ ہوتا تو لازم تہا کہ وہ پیادہ بہی اوسکے جلو مین ہوتا مین اوس
پیادے کو نہین دیکہتا اس عرصہ مین ششتہاج نے شہزادے پر حملہ کیا اوس شہریار نے
شمشیر قاطع الظلام نیام سے کہینچ کے ششتہاج کی شمشیر کو اوسپر روکا جسوقت دونون
شمشیرین آپس مین ملین ششتہاج کی شمشیر مانند خیار کے دو حصہ ہوکے نصف زمین پر گر پڑی لشکر
اسلام مین نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا اور ششتہاج نابکار نے یہہ حال دیکہکے پائجامہ نجس کیا لیکن
ششتہاج نے وہ نصف تلوار بہی پہینکدی آخر باہم کشتی مین مشغول ہوے شہزادے نے
ایک ساعت مین اوسکو صدر زین سے اوٹہا کر زمین پر مارا اور باندہ کے اپنے عیار کے حوالے کیا
اور اوسی ساعت جنون نے تابوت پران شہزادے کے حکم سے زمین پر پہینکدیا اور
وہ صندوق پارہ پارہ ہوگیا قسیس یہہ حال دیکہکے زیادہ بدحواس ہوا اور تسویل سے کہا اے
پہلوان یہہ بلاے ناگہانی کہان سے پیدا ہوئی جا شاید اسکی اجل تیرے ہاتہ سے ہو تسویل
ذلیل نا سزا کہتا ہوا میدان مین گیا اور کہا اے برہم زن ہنگامہ تو کہان سے آیا ہے یہہ کہکے
شہزادے کو نیزہ مارا شہزادے نے گلوگاہ پر ہاتہ ڈال کے نیزہ اوسکے ہاتہ سے
چہین کیا تسویل نے اوسی گرمی مین شمشیر کا حربہ کیا شہزادے نے اوسی طریق سے اوسکی
تلوار بہی توڑی تسویل نے شہزادہ حیدر کو پہچان کے کہا کہ اے حیدر مینے تجکو قلعہ فیروزان
مین اسیر کرکے تابوت مین بند کیا تہا تو یہان کیونکر آیا شہزادے نے کہا اے مردک وہ بسبب
اثر سحر کے تہا اور اب مینے اوسکا علاج کرلیا ہے اب اپنے اقوال قبیحہ سے پشیمان ہو اور قسیس پر
لعنت کر تسویل احمق نے جواب مین کہا کہ تم غلط کہتے ہو شہزادہ حیدر نے فرمایا کہ اب
ایک حربہ میرا بہی روک اوس لعین نے کہا مجکو نظر کردہ امام نے روئین تن کیا ہے میری خاطر جمع ہے
تم اپنی شمشیر کو آزما لو مگر اوس لعین نے سپر چہرے کی پناہ کی لیکن شہزادے کی شمشیر نے

اوسکی سپر کو دو حصہ کرکے معہ مرکب اوس مرد کو چار پرکالہ کیا قیس کی نظر مین جہان روشن
تاریک ہوگیا اپنے لشکر کو نہیب دی یا کہ اس بیدولت کو سلامت نہ جانے دو لوگ چہار طرف سے
باتیغ و تبر اوس شہزادۂ نامور پہ دوڑے شہزادے نے قیس کیطرف رخ کیا امیر اسمعیل و
امیر خلیل الدین و امیر معظم الدین و امیر سلطان و امیر یوسف و امیر ناصر الدین و
امیر یعقوب و جبلان کوہ پیکر و مجبول بن جابلشاہ و بسیط بن محیط نے اپنے
چہرون سے نقابین دور کین اور نعرہ کنان او راللہ اکبر گویان اون نئے ایمانون پر جا پڑے
سلطان کوچک یہہ حال دیکھکے گھوڑے پر سوار ہوے اور اپنے لشکر کو نہیب دی یا امیر
مجاہد الدین و امیر رفیع الدین وغیرہ اور جمیع دلاوران اسلام نے گھوڑے اوٹھائے
آواز گیرو دار چار جانب سے بلند ہوئی ؂ دویدند ہر جانب یکدگر ٭ بگرز و سنان و بتیغ و تبر ٭
برون شد ز اندازہ بیداد ہا ٭ بہ عیوق جیب فریاد ہا ٭ دو لشکر بیکدیگر آمیختند ٭ قیامت ز گیتی
برانگیختند ٭ عجب ہنگامہ اور طرفہ مغاوبہ واقع ہوی کہ دیدۂ فلک پیر نے مثل اوسکے نہ دیکھی تھی
امیر مجاہد الدین نے ملک محیط کو زندہ گرفتار کیا اور امیر اسمعیل نے القوس کو قتل کیا
امیر خلیل نے ملتوس کو قتل کیا امیر یوسف نے املوس کو ہی کو دو حصہ کیا امیر
معظم الدین نے تلموس کو معہ دس آدمیونکے قتل کیا امیر رفیع الدین نے حماد مصری کو
معہ پانچ آدمیون کے قتل کیا القصہ ہر ایک دلاور نے دس دس بیس بیس آدمی قتل کیئے لیکن
شہزادۂ دلاور نے اپنا گھوڑا تخت قیس کے برابر پہونچایا شہزادے نے اوسکو تلوار ماری
ہرچند اوسنے سحر کیا مگر شہزادے پر کچھ اثر نہوا آخر ترس جان سے بزور سحر پرواز کی غلیل و
ضلول و طالب و حمید وغیرہ باکفشہاے گران اوسکے سر پر ایستادہ تھے اونہون نے
ایسی کفشکاری کی کہ قریب تہا کہ اوسکا مغز پریشان ہوجاے ہرچند وہ کہتا تہا کہ اے غلیل

وامی فلان تمکو کیا ہوگیا ہے القصہ جب قیس نے وہان بہی نجات نہ پائی پہر کے زمین پر آیا
شہزادہ حیدر نے اوسکو دیکہکے پہر اوسکی طرف دوڑے اور قیس نے دیکہا کہ اب اجل آپہونچی
فریاد کی کہ ای محبان وای دوستان شاہد رہنا کہ مینے کس طرح راہ امام مین اپنی جان فدا کی
مباد اتم اپنے طریقہ سے منحرف ہو مینے آج کے روز کا خیال کرکے تمکو نصیحت و وصیت کی تہی
بعد ازان از حضرت امیر المومنین تا سلطان محمد مہدی بن عبد اللہ رضی بن قاسم متقی
سب کا نام لیکے اپنے ہاتہ سے اپنے شکم پر خنجر مارکے جہنم واصل ہوا شہزادہ حیدر نے
یہہ دیکہکے کہا کہ وہ بہر صورت جہنمی تہا جہنم مین گیا اور زرنگ سے کہا اسکی لاش جلادوا اور اوسکے
لشکر سے بہت لوگ قتل ہوے اور کچہہ لوگ توبہ کرکے دائرہ اسلام مین آئے اور باقی بہاگ گئے
اور جو لوگ بہاگ گئے وہ اپنے مذہب پر قائم رہے چنانچہ ابتک مذہب اسمعیلیہ جاری ہے الحمد للہ
علی رفع الفتنۃ والفساد وصلوۃ وسلام علی محمد خیر العباد وآلہ الامجاد واصحابہ الی یوم التناد لیکن جب
سلطان کوچک کو معلوم ہوا کہ یہہ نقابدار نامدار شہزادہ حیدر تہے نہایت خوش ہوے اور
باہم ملاقات کی امیر معظم الدین وغیرہ دلاوران اسلام نے بہی سلطان کوچک کی ملازمت کی
بعد ازان باتفاق ہمدگر سلطان بزرگ فلک جاہ القائم بامر اللہ کی خدمت مین روانہ ہوے
سلطان فلک جاہ ہنوز بالاے دروازہ بیٹہے تہے اور اس اخبار سرور افزا سے نہایت
خوش تہے کہ اس عرصہ مین یہہ لوگ ہونچے شہزادہ حیدر برادر بزرگ کی قدمبوسی بجالاے
سلطان فلک جاہ نے اونکو گلے لگا کے پیشانی کو بوسہ دیا اور اونکا حال پوچہا شہزادہ حیدر نے
از ابتدا تا انتہا تمام قصہ بیان کیا سلطان نے فرمایا سبحان اللہ سلطان فردوس مکان کی
قدم کی برکت ہے تمام کام سرانجام پاتے تہے اور اب شاہ آگاہ گویا ہمارے حال پر اصلا
متوجہ نہین ہین شہزادہ حیدر نے کہا ای شہریار مینے بہی بہت شکایت کی تہی مگر اونہون نے فرمایا

مجکو عبادت سے فرصت نہین ہوتی اور جسوقت عالم الغیب سے رخصت ملتی ہے آتا ہون لیکن ایک مرتبہ اور آونگا القصہ تمام اموال و اسباب جمیس لعین کا مومنان نصرت قرین کو ملا دوسرے روز منت وسماجت سلطان کوچک سے سلطان بزرگ نے دیوان عام مین تخت پر جلوس فرمایا ملک محیط و شتہاج و بعضے اسیران دیگر کو حاضر کیا جب یہہ اوس جگہ وہاں سے کما حقہ مطلع ہوے اوس پر لعنت کر کے دائرۂ اسلام مین داخل ہوے بعدازان سواری بہیجکے ملکہ طالع افروز کو طلب کیا شہزادہ حیدر نے جنیان ہمراہی سے فرمایا کہ تم جاؤ اور کوکبہ مادر ملکہ کو محیط آباد سے لے آؤ غلیل و طالب وغیرہ روانہ ہوے اور چونکہ مسافت بعیدہ تہی عرصۂ تین روز مین کوکبہ کو لا کے حاضر کیا بعدازان شہزادہ حیدر اور ملکہ طالع افروز کی کتخدائی نہایت زینت سے عمل مین آئی اور ملک محیط کی اجازت سے کوکبہ کا بہی جبلان سے عقد ہوا بعدازان شہزادہ عالی قدر حیدر نے جنون کو رخصت کیا اور ملک اخضر طوس اور شہزادۂ الطاق نوجوان کو دعا کہلا بہیجی جنون نے عرض کیا ای شہریار ہمکو جسوقت حکم ہو ہم خدمت مین حاضر ہون شہزادے نے فرمایا ہمنے جنون کی مدد سے کوئی کام نہین کیا مگر طلسم مین اور یہان جو تجسے اسقدر کام لیا اوسکا یہہ سبب تہا کہ اس ملعون نے تمکو مسخر کر کے تمہاری مدد سے مسلمانونکو ذلت و اذیت پہونچائی تہی ہمنے بہی تمہاری مدد سے اوسکو ذلت دی والا ہمکو در اصل تمہاری مدد سے کچہہ کام نہین و گرنہ تم مین ایک بہی قتل عالم کے واسطے کافی ہے القصہ وہ دعا دیتے ہوے روانہ ہوے بعدازان معدیہ سے افریقیہ کی طرف فتحنامہ روانہ ہوا شہزادہ عز الدین صاحبقرانکی اسوقت مین گیارہ برس کی عمر تہی اور ابو الحسن جو ہمراہ اوس شہریار کا ہم مکتب تہا اور شہزادہ اس عمر مین تیراندازی و نیزہ بازی وغیرہ مین نے مثل زمانہ تہا اور جوہر عیاری مین بے مثل تہا راوی کہتا ہے کہ جس ایام مین ابو یزید نے مہدیہ مین جا کے شہزادہ رکن الملک کو شہید کیا

شہزادہ معز الدین و جوہر دونون بروایت صحیح افریقیہ مین تھے اگرچہ ملکہ عالیہ خاتون مہدیہ مین
تہین لیکن جوہر شہزادہ رکن الملک کی شہادت پر مطلع ہوکر بہت رویا اور اوس از ردگی مین
ایک روز ایک شخص نے بطریق منجمین جوہر سے ملاقات کی جوہر نے کچھ اوسکو دیکے ابو یزید لعین
اور مسلمانون کے مآل کار کا سوال کیا وہ منجم اگرچہ علم نجوم مین چندان دستگاہ نرکھتا تہا لیکن
چونکہ اوسکے طالع مین سہم الغیب واقع ہوا تہا جو کچھ بروقت سوال سائل کے اوسکی زبان سے
نکلتا تہا وہی واقع ہوتا تہا القصہ جب جوہر نے اوس منجم سے یہہ سوال کیا اوس منجم نے بعد ملاحظہ
طالع کہا کہ سلطان کوچک کے حکم سے اوس کافر کو ایک قفس مین مقید کرینگے اور اوسکی تعذیب کے
واسطے دو بوزینہ مقرر کرتے ہنگے اور وہ لعین اوس حبس مین مرجائیگا چونکہ ابو الحسن طفل تہا
اوس منجم کو راست گو سمجھا بعد ازان میمون باز کو طلب کرکے خلوت مین اوسکو واسطے کچھ تنخواہ مقرر کی
اور چند دینار سرخ اوسکو دیکے کہا کہ مین اس سے زیادہ تجکو انعام دونگا بشرطیکہ جو کچھ
مین کہون اوسکو قبول کر میمون باز نے کہا جو کچھ حکم ہو مین بجالاون جوہر نے کہا ایک کافر کو
پیدا کرکے اوسکو طمع زر دے تاکہ وہ تیرا کہنا قبول کرے اور اپنے اوپر ذلت گوارا کرے
جب وہ راضی ہو تو ایک بوزینہ تلاش کرکے بیچگی سے اوسکو تعلیم کرنا کہ وہ اوس کافر سے
اخلام کرکے تعلیم پاوے اور وہ بوزینہ قفس مین رہے جسوقت اوس کافر کو قفس مین لیجائین فورًا
وہ بوزینہ اوس سے اغلام مین مشغول ہو اگر میرے اس کام کا سرانجام دیگا تو مین تجکو مال و دنیا سے
بے نیاز کردونگا میمون باز نے کہا اگر کوئی شخص اس ذلت کو قبول کریگا تو البتہ مین بوزینہ کو
تعلیم کردونگا اب یہہ حال سنیے کہ جب ابو یزید قیس لعین کے سحر مین گرفتار ہوا اوسکا لشکر
متفرق ہوگیا ایک شخص اونمین سے افریقیہ مین بہی آیا اور وہ مرد احمق تہا جب وہ شام مین پہونچا
مسجد کیطرف دیکھکے کہا خدایا تو دیکھتا ہے کہ خطبہ مین بجاے نام یزید و مروان ابن الحکم کے

ابو تراب اور اونکے اولاد کا نام لیا جاتا ہے اور ایک گوشہ مین مسجد کے کہڑا ہوکے بار بار ہی
بات کہتا تہا ناگاہ اشرح میمون باز بہی واسطے نماز مغرب کے مسجد مین گیا قضارا بعد نماز کے
اوس شامی کے پاس سے گذرا اور اوسکی تمام گفتگو سنکے معلوم کیا کہ یہہ نہایت ملحد ہے اور گرسنہ
اور مفلس بہی ہے اوسکی صورت دیکہی اوسکے بشرہ سے حماقت بہی ظاہر ہوئی دل مین کہا ؎ انچہ دلم
در طلبش می شتافت + در پس این پردہ نہان بود یافت + جو کچہ شہزادہ جوہر نے مجہسے فرمایش کی
تہی اگر یہہ پلید ہی میرے قابو مین آجاے تو اوس امر کا خوب سرانجام ہو یہہ خیال کرکے اشرح
اوسکے روبرو آیا اور اسطرح اوسکو سلام کیا کہ دوستدار یزید و مروان پر میرا سلام ہو اے
عزیز مین تیرے بشرہ سے ایسا پاتا ہون کہ دوستداران یزید و مروان سے ہی اوسنے کہا
مین ابو یزید کا نوکر تہا جب اوسکا لشکر متفرق ہوگیا مین اس شہر مین آیا تمام روز گرسنہ رہا
اور مزدوری کا بہی اتفاق نہوا اور مینے ابتک مزدوری نہین کی نوکری پر اوقات بسری کی
اور مین جسکے ہمراہ تہا وہ مجہسے خوش طبعی ہی کرتا تہا لیکن میری رعایت بہی کرتا تہا اشرح نے کہا
تو اوسکا مسخرہ تہا اوسنے کہا ہان اشرح نے کہا کبہی کسی نے تجہسے فعل شنیعہ بہی کیا ہی
اوسنے کہا جس روز یہہ اتفاق ہوتا تہا وہ اپنے ہمراہ مجکو کہانا کہلاتا تہا اشرح نے دل مین کہا
یہہ آدمی اوس کام کے واسطے خوب ہی القصہ اشرح اوسکو اپنے گہر مین لیگیا اور اوسکا
نام پوچہا اوسنے کہا چونکہ مین مردم شام ہون لہذا میرا نام بہی شامی ہے اشرح نے کہا
خوب ہوا کہ مینے تجکو پایا مین تیرا ہم مشرب و خریدار ہون القصہ اشرح میمون باز نے کہا
کہ تیس تن سالیانہ مینے تیرا مقرر کیا اور مین مرد میمون باز ہون ہر روز میرے ہمراہ بازار مین چلنا
قصہ مختصر اشرح میمون باز نے اس مرد احمق کو مرد طامع اور بیدین دیکہکر رفتہ رفتہ
یہان تک نوبت پہونچائی کہ میمون اوسکے بوسے لیتے تہے اور بشکل غلام اوسکی پشت پر

سوار ہوتے تہے اور اوسکو برہنہ کیے تہے اور وہ خاموش ہو رہتا تہا اور اشرح اس امر پر اوسکو زیادہ انعام دیتا تہا اور میمون کو اشرح اس امر کی تعلیم دیتا تہا کہ جب شاہی کے منہ پر سپاہی ال کے قفس کے اندر بہیجتا تہا تو میمون اوس سے اغلام کرتا تہا اور یہہ احمق واسطے طمع زر کے اس کام پر راضی ہوتا تہا القصہ جب وہ میمون اسکام پر تیار ہوا تو اب دیکہیے اسکا انجام کیا ہوتا ہے

ذکر ابو یزید اور دجال کار اوس پلید کا اور لشکر کشی کرنا اوس نابکار کا بار دگر مہدیہ اور شہادت جمعی دلاوران اسلام کی بیان کرتا ہون

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب قیس لعین نے ابو یزید و شداد بن شداد کو تابوت سحر مین بند کر کے جزیرہ اسودیہ کیطرف بہیجا جزیرہ اسودیہ یا ی اندلس مین ایک جزیرہ ہے قیس لعین کو علم نجوم سے ایسا معلوم ہوا تہا کہ دجال جزیرہ اسودیہ سے خروج کریگا اس سبب سے ابو یزید کو جزیرہ مذکور مین بہیجا اور اوس جزیرے مین آب شیرین اور میوہ صحرائی بکثرت تہا اور حکم قیس سے شیاطین گاہی گاہے کہانا وغیرہ اوسکے واسطے لیجاتے تہے جب قیس واصل جہنم ہوا تو شیاطین کی بہی آمد و رفت اوس جزیرے سے موقوف ہوئی اور یہہ دونون نابکار اوس جزیرے مین رہے مگر بسبب قید سحر کے ان دونون کے پانون مین چالیس قدم سے زیادہ طاقت رفتار نہتی جب قیس مرگیا وہ قید سحر بہی اون سے برطرف ہوگئی شداد نے کہا ای ابو یزید آج ہم قید سحر اپنے مین نہین پاتے اگر کوئی شیاطین آوے تو اوس سے مہربانی قیس کا سبب دریافت کرین ابو یزید نے کہا ای شداد وہ قیس نابکار ایسا نہین ہے کہ وہ مہربان ہو مگر مجکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساحر نابکار جہنم واصل ہوا اور یہہ قید اسی سبب سے ہمسے برطرف ہوئی کیونکہ مینے شبکو خواب مین دیکہا کہ گویا بار دگر منجنیق

ابو ترابیون پر شکستی کی شداد نے کہا ای مرشد مردانیان تو سچ کہتا ہے مہربانی یزید و
مروان کا وقت آپہونچا لیکن بعد کفشکاری بسیار کے القصہ ان دونون نے جب اوس قید سے
نجات پائی خوش و خرم اوس جزیرے مین پھرتے تھے اور سلاح بھی انکے پاس موجود تھے
کیونکہ قیس کا یہہ قاعدہ تھا کہ بر وقت قید کرنیکے سلاح لے لیتے غرضکہ یہہ دونون اوس
جزیرے مین اوقات بسری کرتے تھے اور اوس جزیرہ مین خوک صحرائی بکثرت تھے شداد
بدنہاد نے ایک خوک کو شکار کیا اور کباب پکانے مین مشغول ہوا ناگاہ ابو یزید بھی آیا اور یہہ
حال دیکھکے اوسنے کہا کہ ای شداد تو گوشت خوک کہاتا ہے شداد نے کہا کیا کرون میوہ
صحرائی کے کہانے سے تنگ ہوگیا لہذا اس خوک کو شکار کیا ہوا اگر ایک لحہ کیواسطے
فرنگی ہوجاونگا آخر وہ بھی اہل کتاب و پیغمبرین ابو یزید کو بھی اوسپر رغبت ہوئی اور کہا تو سچ کہتا ہے
اگر لذیذ ہوگا تو مجکو بھی دینا غرضکہ وہ گوشت خوک دونون نے زہر مار کیا جب دو تین روز گوشت
خوک کہایا تو شداد کو غلبہ خواہش ہوا ایک مادہ خوک کلان کو گرفتار کرکے اوس سے صحبت کی
ابو یزید بھی وہان پہونچا اور شداد کو اس حال مین دیکھکے اوسکی بھی رگ خواہش حرکت مین آئی
اور وہ بھی ایک مادہ خوک کی طرف دوڑا کہ اوسکو گرفتار کرے مگر چونکہ کمزور تہا مادہ خوک اوسکے
ہاتھ نہ آئی بلکہ بقصد ایذا اوسکی طرف دوڑی ابو یزید یہہ دیکھکے بھاگا مادہ خوک نے عقب سے
پہونچکے اپنی شاخ اوسکی تہیگاہ مین ماری اور اوسکی موضع مخصوص سے خون جاری ہوا اوسنے
فریاد کی کہ ای شداد مجکو بچا شداد نے جاکے اوسکو مادہ خوک سے رہا کیا القصہ یہہ دونون اوس
جزیرے مین اسیطرح بسر کرتے تھے اور اکثر اوقات انکی خوراک گوشت خوک تہی ایک روز اوس
جزیرے مین ایک کشتی کا گذر ہوا اور یہہ کشتی حاکم مسقط کوچک کی دختر کی تہی راوی کہتا ہے
کہ دو مسقط ہین ایک مسقط کبری کہ جسکا ذکر ہوچکا اور ایک مسقط صغری کہ جسکا ذکر اب کیا جاتا ہے

اور یہہ سقط بہی کفار سے پُر تہا اور وہان کے حاکم کا شیبان سقطی نام تہا اور اوس
دختر کا شیبہ سقطنہ نام ہے اور سقطنہ زنگبار مین اپنی جد مادر کے پاس گئی تہی اور وہانسے
مراجعت کرکے آئی تہی کہ اس جزیرے مین پہونچی اور بطریق سیر اس جزیرے مین آئی اور چند
کنیزین اسکے ہمراہ تہین قصہ مختصر مع چند کنیزون کے داخل جزیرہ ہوئی قضارا ایک کنیز کا
گذر اوس مقام پر ہوا کہ جہان شداد مادہ خوک سے صحبت مین مشغول تہا اور اوس کنیز کا نام
رنگلہ تہا شگاف برگ درختان سے شداد کی یہہ حقیقت دیکہکے اوسکو بہی خواہش ہوئی اور
شداد کے روبرو آکے کہا کہ ای جوان یہہ کیا فعل لغو ہے کہ تو کرتا ہے جب شداد کی
اوس کنیز پر نظر پڑی کہا ای جان جہان کیا کرون جنس آدمی سے یہان کوئی نتہا ناچار یہہ کام
اختیار کیا رنگلہ نے کہا اب وہ تیرا عذر برطرف ہوا شداد نے اوسکا ارادہ دریافت کرکے
فورًا مادہ خوک کو چہوڑ دیا اور رنگلہ سے لپٹ گیا ناگاہ ابو یزید بہی وہان آیا اور یہہ حال دیکہکے
اوسنے کہا کہ ای شداد تیری قسمت عجب زبردست ہے کہ اگر مادہ خوک ہے وہ بہی تیری قسمت مین ہے
اور اگر کوئی عورت یہان پیدا ہوئی وہ بہی تیرے حصے مین آئی شداد نے کہا ای ابو یزید
نظر کرو یزید و مروان تیرا خط ابت ہے اور اونکی مہربانی میری طرف ہے اس اثنا مین کہ شداد
رنگلہ سے مشغول تہا کہ دوسری کنیز آئی اور یہہ بنسبت اول کے جوان تہی اوسنے بہی اشارہ کیا
اس عرصے مین دایہ سنبلہ نے بہی یہہ تماشا دیکہکے اپنی خاتون سے کہا کہ اس جزیرے مین
وہ تماشا دیکہا ہے کہ جو اپنی عمر مین ندیکہا تہا القصہ سقطنہ بہی آئی اور تین روز تک اوس
جزیرے مین بازار روسیاہی گرم رہا بعد ازان شیبہ سقطنہ نے ابو یزید و شداد سے
کہا تم اسی جگہہ رہو مین اپنے پدر کو لاکے تمکو بعزت تمام لیجاونگی الغرض کسیقدر غلہ و اشیا
مطلوبہ اونکو دیکے وہ سب روانہ ہوئین اور سقط مین پہونچین شیبہ نے اپنے پدر

شیبان مستقطی سے ملاقات کی بعد چند روز کے شیبہ نصف شب کو بیدار ہو کے اپنی
پدر کے پاس آئی اور کہا ای پدر مینے ایک عجیب خواب دیکھا ہے اور عالم غیب سے مجکو ایک حکم ہوا ہی
شیبان نے پوچھا تو نے کیا دیکھا اوسنے کہا مینے دیکھا کہ ایک صحرا مین خیمہ و خرگاہ بکثرت
استادہ ہین اور ہنگامہ بزم عروسی گرم ہے چار طرف نوبت بجتی ہے خوانہای حلوا موجود ہین مینے
پوچھا کہ یہہ کسکا سامان عروسی ہے ایک نے ہنسکے کہا تعجب ہی کہ تمہاری عروسی ہو اور تمکو خبر نہو مینے
یہہ سنکے سر جھکا لیا ناگاہ ایک عورت کمال زیب و زینت سے پیدا ہوئی اور اوسنے مجھے گلے
لگا کے میری پیشانی کو بوسہ دیا مینے پوچھا تم کون ہو ایک نے کہا ای شیبہ ادب سے یہہ عمرو بن امیہ ہند
جگر خوار ہے مینے یہہ سنکے اونکے قدم پر سر رکھا اونہون نے مجھسے کہا کہ ای فرزند خوش ہو کہ تجکو
مینے اپنے فرزند شداد بن شدید سے منعقد کیا بعد ازان شداد نامی ایک جوان کو
لائے اور ابن ملجم و ابن زیاد و مروان و شمر سب نے جمع ہو کے اوس سے میرا عقد باندھا اور مجھسے کہا
کہ ای شیبہ تو اپنے پدر سے کہہ کہ ابو یزید بن ابو الجوشن معہ شداد بن شدید کے
جزیرۂ اسود مین کسی تقریب سے آئے ہین جلد جا اور اونکو وہان سے اپنے ہمراہ لے آ شداد سے
شیبہ کا عقد کرا اور ابو یزید کو بادشاہ کرکے ابو تراہیون پر لشکر کشی کر القصہ جب شیبہ نے
اپنا خواب بیان کیا دوسرے روز شیبان نے معہ اپنے وزیر وغیرہ کے جزیرۂ مذکور مین
جا کے ابو یزید و شداد سے ملاقات کی اور بعزت تمام اونکو مستقط مین لا کے شداد کو
شیبہ سے تتخدا کیا اور ابو یزید کو تخت پر بٹھایا بعد ازان مغرب کی طرف روانہ ہوے
ابو یزید نے اطراف و جوانب جو اسپس تعین کئے کہ میرا لشکر متفرق شدہ جس جگہہ ہو اونکو
میرے حال سے مطلع کرکے اس جانب بھیجو فی الواقعہ اوسکے سردار مانند خیلوس شامی و اجحاد مصری
و صفید بن صفدان سیاہ کوہی و تجدان و بہرخال یمنی و مقمول کوفی و جمشید کوفی و زیاد

بن زہیرہ وہرلقیہ بن لذلقیہ وغیرہ جابجا متفرق ہوگئے اوسکے منتظر تھے جب اون لوگون نے
یہہ خبر سنی اوسکی طرف روانہ ہوئے اور عرصۂ ہشت ماہ مین قریب ایک لاکھہ ستر ہزار سوار اوسکے
پاس جمع ہوگئی شیبان مسقطی وارفات مسقطی وغیرہ سردار بھی اوسکے ہمراہ تھے اور شمشیر
شداد کا اژدردم نام تہا اس مین دو روایتین ہین ایک روایت یہہ ہے کہ شتیس شداد کے
اسلحہ کا متعرض نہین ہوا تہا اور اوسکو معہ ابویزید کے معہ پوشاک و اسلحہ کے تابوت مین بند
کرکے جزیرہ مین بہیجدیا تہا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ قیس کے ایک سردار نے کہ جسکا نام
الملنگ کوہستانی تہا وہ شمشیر قیس سے طلب کی اور کہا کہ مینے اس شمشیر کی نہایت تعریف سنی ہے
امیدوار ہون کہ شداد سے لیکے مجکو عنایت ہو قیس یہہ سنکے بیدماغ ہوا اور کہا کیا کرون
رد سوال نہین کرسکتا والا یہہ امام نے مجھسے نہین فرمایا کہ کسیکا مال لیاون القصہ وہ شمشیر
شداد سے لیکے اوسکو دی آخر بعد چند مدت کے وہ شمشیر جمران بن جمرہ املنگ کے
پاس سے چرا لیگیا اور بعد قتل قیس کے جزیرۂ اسود یہہ کو تلاش کرکے وہان پہونچا اور اونکو وہان
نپایا لیکن معلوم ہوا کہ وہ مسقط گئے ہین غرضکہ مسقط مین جاکے ابویزید و شداد سے ملاقات
کی اور وہ شمشیر پیشکش کی شداد نے جمرہ کو مال دنیا سے بے نیاز کردیا اور رئیس احرم کہ اصل مین
شمشیر اوسکی تہی وہ بہی وہان پہونچا اور شمشیر کی آنی سے نہایت خوش ہوا القصہ یہہ ملاعین
ایک لاکھہ ستر ہزار سوار کی جمعیت سے شہر اندلس مین پہونچے مسعود بن سعید حاکم اندلس تہا
ملکہ ماہ افروز زوجہ شاہزادہ رکن الملک کا اب بیوہ ہے اس ملک مین کنارۂ دریا ایک
عمارت بناکے رہتی ہے اور عبادت الہی مین بسر کرتی ہے جب ابویزید و شداد اندلس سے
دس منزل پر پہونچے جمران بن جمرہ عیار کو واسطے خبر کے روانہ کیا جمران نے اندلس مین
آکے تمام حقیقت دریافت کی اور جاکے شداد سے ملکہ ماہ افروز کی کیفیت بیان کی

شداد نے کہا اگر کسی تدبیر سے ملکہ میرے ہاتھ آ سکے تو نہایت خوب ہے کیونکہ اوسکے شوہر کا کشندہ مین ہون جمران نے کہا اسکی تدبیر یہ ہے کہ تم اسطرف سے راہ قطع کرکے دریا پر جاؤ اور کشتی پر اس طریق سے سوار ہو کہ کسیکو معلوم نہو اور اپنے چہرے پر نقاب ڈالو تاکہ تمکو کوئی نہ پہچانے اور اس طرف سے ابو یزید پلید شہر کی طرف جاکے جنگ شروع کرے تمام مردان شہر جنگ مین مشغول ہونگے کوئی ملکہ یا ماہ افروز کی مدد کو نجا سکیگا اور تو کشتی پر سوار ہوکے دفعتًا قصر ملکہ مین داخل ہو شداد نے یہ سنکے جمران کو گلے لگایا اور کہا یہ کام بغیر تیرے توجہ کے نہوگا جمران نے اوسی مقام سے ابو یزید کو سمت شہر روانہ کیا اور کہا ایک فرسخ سے زیادہ کوچ نکرنا اور خود پیشتر جاکے دریاے اندلس کے کنارے ایک دیہہ مین کہ جسکا بحرینا نام تہا پہونچا اور وہان ایک ملاح مہراق نامے سے ملاقات کرکے اوسکو اپنے سے متفق کیا اور کچہہ روپیہ بطور انعام اوسکو دیکے کہا کہ جسوقت ہمکو درکار ہو بارہ کشتیان کلان کہ جسمین ہزار ہزار آدمی کی گنجائش ہو ہمکو دینا اوس ملاح نے قبول کیا اور بارہ کشتیان فراہم کرکے منتظر بیٹہا جب جمران کی کشتیون کی طرف سے خاطر جمع ہوئی وہ ملعون شداد کے پاس آیا اور اوسکو معہ دس ہزار آدمیون کے ہمراہ لیکے اوسطرف آیا کہ جہان کمبخت مہراق ناپاک نے بطمع زر کشتیان موجود کی تہین شداد ملاح کو انعام دیکے کشتیون پر سوار ہوکے قصر ملکہ کی طرف متوجہ ہوا اگرچہ شہر اندلس مین فوج دشمن کی آنیکی خبر تہی اور ملک مسعود کارسازی جنگ و تیاری قلعہ مین مشغول تہا اور اپنے قبائل کو اطراف و جوانب سے طلب کیا تہا مگر شہر سے ملکہ کے قصر تک چار فرسخ راہ تہی اور راہ اس قدر پست و بلند تہی کہ فوج بیگانہ ملکہ کے قصر تک بمشکل جاسکتی تہی اور علاوہ اسکے چار ہزار آدمی نوکر ملکہ اوس بلندی پر رہتے تہے ملک مسعود بن ملک سعید نے اپنی خواہر سے کہلا بہیجا کہ فوج دشمن قریب پہونچی ہے مناسب ہے کہ تم بہی شہر مین چلی آؤ تاکہ ہمارے دل کو اطمینان رہے ملکہ نے کہلا بہیجا کہ فوج غنیم کو ملک

سرو کار ہے بہتر ہے کہ بزور زر اونکو اس ملک سے دفع کرو بقول ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود +
اور بر تقدیر اگر خدانخواستہ اندلس پر کوئی آفت آئی تو مین یہان سے کشتی پر سوار ہوکے کسی
طرف نکل جاونگی اور اگر شہر مین ہونگی تو قباحت ہی الحاصل ملکہ شہر مین نگئی اور کجرفتاری فلک کی
خبر نہتی کہ قضا نے اوسکے حق مین کیا ارادہ کیا ہے اور قدر نے کونسی منزل آراستہ کی ہے
القصہ اسطرف ابو یزید نے اندلس پر پہونچکے ملک مسعود کو اس مضمون کا نامہ لکھا کہ اے
ملک مسعود قبل اسکے تمہارا پدر ملک سعید خلفای بنی عباس کو اولی الامر جانتا تہا اور خطبہ
وسکہ مین اونکا نام داخل کرتا تہا اور اپنی ملک سی خراج بہیجتا تہا اور آپ مدت سے اولاد ابوتراب کو
اولی الامر جانتا ہی حالانکہ دونون جگہہ غلطی کی اولی الامر مین ہون کہ اولاد قاتلان ابوتراب سے ہون
پس اولی یہہ ہے کہ میرے پاس چلا آ اور جو ند سب مین تعلیم کرون وہ قبول کر ورنہ تجکو اختیار ہے
تو نے سنا ہوگا کہ مینے قیروان پر کیا بلا نازل کی اگر وہ ساحر ملعون نہ آتا تو ابتک مینے تمام عالم کو
مسخر کر لیا ہوتا جب ملک مسعود کے پاس نامہ پہونچا بسبب غصہ کے نامہ کو پارہ کیا اور جواب
کہلا بہیجا کہ جس شخص نے اوس ساحر کو قتل کیا وہ تجہسے کیا سلوک کریگا جو کچہہ تجہسے ہو سکے
اوسمین کوتاہی نکر اور زیادہ گہمنڈ نکہا کہ مین تجہسے ایک سرمو بہی خوف نہین کرتا یہہ کہکے ساتہہ
سردار اور چالیس ہزار سوار کی جمعیت سے بیرون شہر آیا اور ایک فرسنخ کے تفاوت سے
خیمہ برپا کیا القصہ شبکو طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی ہوئی میلاج مسقطی نے میدان مین
آکے حریف طلب کیا نصیر شمشیر انداز اندلسی کہ ملک مسعود کا سپہ سالار تہا میدان مین آیا
اور بعد رد حملات میلاج کو قتل کیا افلاج شامی و خلیج شامی اوسکے بعد میدان مین گئے
نصیر دلاور نے اون سبکو قتل کیا عرضکہ عرصہ پانچ روز مین نصیر بے نظیر نے سات آدمی جہنم
واصل کیئے اور دس آدمیونکو زخمی کیا ابو یزید نے دیکہا کہ نصیر بلاے بد ہے چند روز

جنگ موقوف کرکے زخمیونکو علاج مین مشغول ہوا اور شداد کے آنیکا منتظر ہوا اب دو کلمہ
شداد بدنہاد کے سنیے کہ وہ لعین اوس مقام پر پہونچا کہ جہان بہراق کشتیان لیے
موجود تہا شداد وہان سے سوار ہوکے یکایک شبکو قصر ملکہ کے قریب پہونچا چونکہ نصف
شب تہی کنیزان پاسدار سب خواب مین تہین کسیکو اس آفت ناگہانی کی خبر نہوئی کہ یکایک وہ
ملعون معہ سردارون کے پشت قصر سے آیا اور دروازے پر تیر لگانے شروع کیے اور اوس
نابکار کی فوج نے در قصر پر پہونچکے نگہبانون کو تہ تیغ کیا غلغلۂ عظیم بلند ہوا ملکہ و کنیزین
بیدار ہوکے دروازے کی طرف دوڑین مجروحون اور مظلومونکی آواز جب اونکے کان مین
پہونچی ناز بالا و یاسمن نے ملکہ کے روبرو آکے گریبان چاک کیا اور کہا اے ملکہ تمنے اپنے
برادر کے کہنے پر عمل کیا اور شہر مین نگئین دیکہو اب بلا نازل ہوئی ملکہ نے متبسم ہوکے کہا کہ اے
یاسمن و اے ناز بالا ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتا تم سون راہ دریا موجود ہے دروازہ
کہول کے چلو لیکن میرے حال کے متعرض نہونا کہ مینے عالم واقعہ مین اپنی شہادت دیکہی ہے
تُنے مینے دیکہا کہ شاہزادہ رکن الملک نے میرے پاس آکے فرمایا کہ اے ماہ افروز فراق مین
زندگی تجہپر دشوار تہی اب وہ وقت آیا ہے کہ میرے پاس چلی آؤ چونکہ وہ پشت بام پر تہے مینے کہا
اے شہریار مین کس راہ سے تمہارے پاس آؤن فرمایا کہ جس راہ سے مین پہونچا ہون تم بہی اوسی
راہ سے آؤ مینے کہا اے شہریار تم کس راہ سے گئے ہو فرمایا کہ اپنے دل مین خیال کرکے دریافت کرو
کہ مین کس راہ سے یہان آیا ہون اس اثنا مین میری آنکہہ کہل گئی اور مجکو یقین ہوا کہ وہ راہ شہادت سے
عالم آخرت مین گئے اب مجکو بہی لازم ہے کہ شہید ہون غرضکہ اوسیوقت ملکہ نے مسلح و مکمل ہوکے
تیر و کمان ہاتہہ مین لیا اور چہت مین روشن کی مین ناگاہ شداد بدنہاد دروازہ توڑکے قصر مین داخل ہوا
محل مین غلغلہ بلند ہوا تمام کنیزین تیر و کمان لیکے استادہ ہوئین اور اون ملحدین کو تیر باران شروع کیا

ملکہ بہی تیر مارتی تہی اکثر کفار ضرب تیر سے قتل ہوے لیکن شداد مانند خوک صحرائی کے پیش ہی پیش
جاتا تہا اور لوگون سے کہتا تہا کہ اے دوستداران یزید و مروان ملکہ ماہ افروز تو میرا مال ہے
اور یہہ سب کنیزین تمہارا حق ہین اس سبب سے کفار ونکا یہہ قصد تہا کہ کنیزون کو زندہ گرفتار کرین
یہہ تصور کر کے حربہ نہین کرتے تہے باین وجہ جمیع کثیر تیر ہاے ملکہ و کنیزون سے قتل ہوے
کہ ناگاہ شداد کی ایک نازنین پر نظر پڑی کہ جو کنار حوض سلاح پہنے اور نقاب انداختہ استادہ
مانند رستم کے تیر مارتی تہی اوس حرامزادے نے لباس سیاہ اور وضع سے ملکہ کو پہچانا اور کہا
کہ اے ملکہ ماہ افروز کیون اپنے کو سلکہ عظیم مین گرفتار کرتی ہو اگر ہزار جانین رکہتی ہوگی تو ایک بہی
سلامت نہ لیجاوگی پس بہتر یہ ہے کہ مجکو قبول کرو اور تمہارا شوہر بہی قتل ہوا ملکہ نے یہہ سنکے
اوسکو تیر مارا قضارا وہ تیر اوسکی آنکہہ مین لگا اور چشم چپ کو اوسکے کور کیا بمجرد اس حال کے
اوسنے برہم ہو کے آواز دی کہ اے نابکارون ان سبکو قتل کرو کہ اس نقابدار نے میری ایک
چشم کو کور کیا ان مین سے کوئی زندہ بچانے پاے کہ ہر ایک انمین بلاے روزگار ہے کفار
یہہ سنکے با تیغ و تبر اون بیچاریون کی طرف متوجہ ہوے اقفول سقطی ملکہ کیطرف چلا ملکہ نے اوسکو
تیر سے قتل کیا سمقول سقطی کو نازبالا و یاسمن وغیرہ کنیزون نے واصل جہنم کیا لیکن ملکہ کے
جسم نازنین پر چند تیر لگے اور بیطاقت ہو کے جنگ گریز کی اوسی حالت بیخبری مین ایک چاہ مین
گر کے شہید ہوئی اور اکثر کنیزون نے بہی اپنے کو اوس چاہ مین گرادیا تمام شب محل ملکہ ماہ افروز مین
قیامت برپا رہی مگر فضل الہی سے کوئی کنیز کسیکے ہاتہہ زندہ نہ آئی اکثر قتل ہوئین اور اکثر زخمی ہو کے
ملکہ کے عقب اوس چاہ مین گرین جسقدر سوار و پیادے قصر ملکہ کے نگہبان تہے تا سحر اونہون نے
جنگ کی قضارا جاسوسون نے ملک مسعود سے یہہ خبر بیان کی ملک مسعود اوسی وقت بغیر
سلاح سوار ہو کے قصر ملکہ ماہ افروز کی طرف روانہ ہوا جو لوگ اوس وقت موجود تہے وہ

ملک مسعود کے ہمراہ ہوے اور شہر مین بھی زلزل ہوا جاسوسون نے ابویزید سے بہی
یہہ حال بیان کیا کہ شداد قصر ملکہ ماہ افروز پر متصرف ہوا اور مسعود شداد کی طرف گیا
اور کہا شہر مین بہی تلاطم ہے ابویزید یہہ سنکے بنجبر شہر مین داخل ہوا اور قتل عام شروع کیا
شہر مین عجب قیامت آشکار ہوئی اور اسجانب سے شداد نے قصر مین ملکہ کو نپایا اور اوسکو
معلوم ہوا کہ ملکہ نے چاہ مین گرکے جان دیدی شداد نہایت برہم ہوا اس اثنا مین ملک مسعود
پہونچے شداد کا متعرض ہوا اور اوسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اوس مغلوبہ مین مسعود کا
گھوڑا اوسکو لیکے نکل گیا اور اوسکے قبائل نقب کی راہ سے کوہ اندلس مین پہونچے قصہ مختصر شہر اندلس
کفار کے تصرف مین آیا ابویزید نے بعد قتل وغارت کے مردمان شہر کو امان دی اور بریدہ
بن حصیہ کو وہان کا حاکم کرکے اردوی سلطان کیطرف روانہ ہوا جب ابویزید و شداد
اندلس سے دس منزل نکل گئے تو شہر ندکور بار دگر اولیاے دولت سلطانی کے قبضہ مین آیا
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جب سلطان کوچک کو محاصرۂ اندلس کی خبر پہونچی سلطان
بزرگ کا بسبب شدت مرض کے حال غیر تہا بلکہ اکثر اوقات اوس حمیدہ صفات کو حالت غشی
عارض ہوتی تہی سلطان کوچک ہروقت بالین پدر پر حاضر رہتے تھے اور سرداران لشکر
اکثر اندرون شہر تھے اور بعضے بیرون شہر تھے اور تمام لشکر بسبب بیماری سلطان فلکجاہ کے
بیدل و شکستہ حال تہا ایک روز سلطان کوچک بالین پدر پر موجود تھے کہ ایک پیادہ نے
آکے عرض کی کہ ابویزید بار دگر جزیرۂ اسودیہ سے خروج کرکے مسقط مین گیا اور اہل مسقط نے
بہی اوسکی مدد کی اور ایک لاکھہ اسّی ہزار سوار کی جمعیت سے اندلس کی طرف آیا ہے اگر شہر پایہ
بدستہ تو وہ ملک سلامت رہیگا ورنہ مشکل ہے سلطان یہہ حال سنکے متفکر ہوے کہ کسکو
بہیجنا چاہیے کہ شاہزادہ حیدر معہ امیر معظم الدین و جہان کو ہیکہ و مجبول بن جابلشاہ

وملک محیط وبسیط بن محیط وشتماج دریانشین ایک لاکھ بیس ہزار سوار کی جمعیت سے سلطان کو جیک سی اجازت لیکے اندلس کیجانب روانہ ہوے لیکن تیاری سفر مین انکو کسیقدر توقف ہوا اور علاوہ اسکے شب کو راہ بہی گم کی اور دس روز تک کوہستان مین سرگردان رہے بعد دس روز کے بار دگر راہ پر پہونچے اس سبب سے قضا نے اپنا کام کیا اور اندلس کا وہ حال ہوا کہ جسکا اوپر ذکر ہوا جب ابو یزید اندلس سے دس منزل اسطرف آیا شاہزادہ کو یہ خبر پہونچی شاہزادہ نہایت آزردہ خاطر ہوا اور ابو یزید کے لشکر کی جانب روانہ ہوا اور فوج کفار و لشکر شاہزادہ مین دس منزل کا فاصلہ رہا۔

اب اس مابین مین وکلہ احوال ملک مسعود بن ملک سعید کے بھی بیان کرنا ضرور ہے

کہ جب مغاویہ مین اوسکا مرکب اوسکو لیگیا خدا کا فضل تہا کہ ملک مسعود کا زخم تیغ اژدر دم کا نتہا بلکہ دوسری شمشیر کا تھا بہر حال جب مسعود مغاویہ مین نکل گیا مرکب اوسکو اوس دیہہ مین لایا کہ جو کریمۃ النسا سے متعلق تہا اور اوس دیہہ کے حاکم کا کریم کوہستانی نام تہا اور کریمۃ النسا کا عزیز قریب تہا ملک مسعود ایک درخت کے پاس پہونچکے گھوڑے سے گر پڑا قضارا کریم کوہستانی بہی اوسوقت پہونچا اور انگشتری سے نام دریافت کرکے ملک مسعود کو اپنے مکان مین لیگیا اور جراح کو طلب کرکے اوسکا علاج کرایا جب ملک مسعود کو ہوش آیا کریم نے اونکو سلام کیا اور حال پوچھا مسعود نے تمام حال بیان کیا کریم ملک مسعود کو دیہہ مین لایا وہ دیہہ نہایت کلان تہا اور قلعہ بہی مستحکم تہا غرضکہ ملک مسعود اوس قلعہ مین رہتے تہے اور رابنی خواہش کے واسطے گریہ کرتے تہے ملک مسعود نے ایک شخص کو واسطے خبر اندلس کے بہیجا وہ شخص جاکے خبر لایا کہ اندلس قبضہ کفار مین ہے اکثر مسلمان بہاگ گئے اور کچہ لوگ قتل ہوے

اور بعضون نے اوس مایۂ شقاوت کی اطاعت کی اور تمہارا لشکر متفرق ہوگیا مسعود یہہ سنکے
اندوہناک ہوا اور پوچھا کہ میرے قبیلہ کی بہی خبر ہے اوسنے کہا مینے سُنا ہے کہ سب نے
اپنے کو چاہ نخلستان مین گرادیا ملک مسعود نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون یقین ہے کہ وہ سب
مرگئی ہون لیکن الحمد للہ کہ کسیکے ہاتھہ نہین آئین گویا امسال عورات عفیفہ کی مرگ چاہ مین تہی
کہ ملکہ ماہ فروز اپنے قصر کے چاہ مین گری اور میرے قبائل نے اپنے کو چاہ نخلستان مین گرایا
کہ جس سے زیادہ عمیق کوئی چاہ عالم مین نہین ہے کریم کوہستانی نے پوچھا کہ ائے شہریار وہ چاہ
کیسا ہے مسعود نے کہا کہ باغ محل سرا مین ایک چاہ ہے نہایت عمیق اور وہ بچاہ دیوان مشہور ہے
کریم کوہستانی نے کہا ائے شہریار اس قلعہ مین بہی ایک غار نہایت عمیق ہے اوسکو بہی غار بلا کہتے ہین
کوئی شخص بسبب خوف کے وہان نہین جاتا ملک مسعود یہہ سنکر مع کریم کوہستانی اوس غار پر آیا لمحہ
گذرا تہا کہ ناگاہ ایک آواز سُنی یعنی کوئی کہتا ہے کہ ائے خواہر الحمد للہ اب ہم روشنی مین پہونچے کریم
وغیرہ خوف زدہ ہوکے بہاگے لیکن ملک مسعود حیران وار کہڑا رہا ناگاہ ایک زن زرد و ضعیف نے
اوس غار سے سر نکالا مسعود کو اوسکی صورت آشنا معلوم ہوئی جب بغور دیکہا تو خضالہ اوسکی زوجہ کی انا
تہی ملک مسعود نے کہا ائے خضالہ تم کہان خضالہ نے کہا تمہاری آواز ہماری بادشاہ کی آواز معلوم ہوتی ہے
ملک مسعود زیادہ متحیر ہوا اس اثنا مین قریب ستر عورتون کے یعنی کنیز و عملہ و فعلہ محل اور زوجہ
ملک مسعود کہ جسکا نام محفوظہ خاتون تہا اوس غار سے نکلین ملک مسعود نے متحیر ہوکے کہا الٰہی یہہ کیا اسرار ہے القصہ
محفوظہ خاتون وغیرہ کو ایک مکان مین جمع کیا لیکن جسکو دیکہتا تہا مُردے کی صورت پاتا تہا جب اونکے ہاتھہ منہ دہوے
اندک اونکو ہوش آیا ملک مسعود دل قوی کرکے اونکے پاس گیا اور کہا ائے بی بی سچ کہہ کہ تو محفوظہ ہے یا کوئی بلائے
روزگار ہے کہ بصورت میری بی بی کے اس غار سے نکلی ہے محفوظہ نے ہنسکے کہا ائے
بادشاہ اگرچہ مین محفوظہ ہون لیکن نہین جانتی کہ زندہ ہون یا مردہ ہون کیونکہ مین زندہ گور ہوئی تہی

اور یہہ نہین جانتی تہی کہ یہان پہونچونگی ملک مسعود نے کہا اب تم اپنا حال بیان کرو ملکہ نے کہا
ایشہریار جب تم مدت تک قصر ملکہ ماہ افروز کی طرف متوجہ ہوے یکایک کفار شہر مین داخل ہوے
شہر مین قیامت آشکارا ہوئی مجکو بہی خبر پہونچی مینے اپنی ہلاکت کا قصد کیا بعضون نے کہا زہر کہا لو
اور بعضون نے کہا چہری سے گلے حلال کرو حضا لہ میری دایہ نے کہا اسقدر زہر کہان ملیگا کہ ہم
کہائین بہتر یہہ ہے کہ چاہ دیوان مین گر پڑین بہر طریق جان دینا ہے مجکو دایہ کی رای پسند آئی
اور جب وہ ملاعین محلسرا مین داخل ہوے ہم سب چاہ مین کود پڑے ایشہریار جب قعر چاہ مین [تجھے] پہونچے
بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی اپنے کو ریگ مین دیکہا یعنی اوس چاہ مین دو گز سے زیادہ
ریگ تہی اس سبب سے ہمکو کوئی آسیب نہ پہونچا مینے دیکہا کہ اوس چاہ مین طاق بکثرت تہے ہم سب
[ہین] اون طاقون مین بیٹہے مینے کہا ای دایہ مینے سنا ہے کہ آفتاب پرست ایسا ہی سرداب بناتی
اور اوس سرداب مین اپنے مردونکو طاقو نپر بٹہاتے ہین اگرچہ ہمکو اس مکان مین لاے ہین
لیکن ہنوز ہم زندہ ہین دایہ نے کہا چونکہ کچہہ کہانیکو ہمارے پاس نہین ہے لہذا خود بخود ہماری
جان نکل جائیگی اسی اثنا مین میری نظر ایک تختہ سنگ پر پڑی اور اوسپر بخط جلی کچہہ لکہا تہا مینے اوسکو
پڑہا لکہا تہا کہ مین سعدان شاہ اندلسی ہون مین اون لوگونکو وصیت کرتا ہون کہ جو اس چاہ مین
وارد ہون اونکو لازم ہے کہ اس چاہ مین تلاش کرکے نقب پیدا کرین اور راہ نقب سی جہان [منتظر]
خدا ہو وہ اپنے کو پہونچائین ایک روز منجم سے اپنی اولاد اور ملک کا حال مینے پوچہا تہا اوسنے
اس ملک پر غنیم کے آنے سے اور اس چاہ مین عورتون کے گرنے سے مجکو خبر دی یہہ چاہ
قدیم تہا اور نقب اسواسطے میرے حکم سے کندہ کی گئی تاکہ وہ عورتین ہلاک نہون اور اس نقب کا
منہ فلان موضع کوہستان مین نکلا ہے اور یہہ بہی مجکو از روی نجوم کے معلوم ہوا کہ اون عورتونکا
ناموس و جان و مال سلامت رہیگا اور اپنے عزیزون کے پاس پہونچینگی اور آخر ملک رفتہ بہی [بازدگر]

بسبب اسی نقب کے اونکو ملیگا مین یہہ تحریر دیکہکے خوش ہوئی اور یہہ حال سب سے بیان کیا
بقدر بارہ گز کے وہ چاہ مربع تہا مینے تلاش کرکے وہ نقب پیدا کی اور دہن نقب کہول کے
اوسمین ہم سب داخل ہوے نقب مین تاریکی تہی مگر خوف جان سے ہم اوسمین روانہ ہوے
جب ہمارے پاؤن مین طاقت رفتار نرہتے تہے تو بیٹہہ جاتے تہے غرضکہ ایکروز ہم سب پر
غلبۂ گرسنگی ہوا تب مینے ایک دیوار پر ہاتہہ مارکے آہ کہینچی میرا ہاتہہ طاق پر لگا اور ایک کوزہ
پرآب میرے ہاتہہ آیا جب تب مینے دوبارہ ہاتہہ بڑہایا تو دوسرا کوزہ بہی مینے پایا اور وہ برنج سے
پُر تہا مینے خوش ہوکے یہہ حال دایہ سے بیان کیا دایہ نے کہا اے ملکہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ بادشاہ غفران پناہ یعنی ملک سعدان اندلسی نے یہہ برنج و آب ہی یہان رکہا تہا کہ ہمارے
واسطے کافی ہو اور اسی ایک کوزہ آب اور اسقدر برنج پر اکتفا نکیا ہوگا چاہیے کہ اور بہی ہو یہہ
کہکے دایہ اور کنیزون نے دیوارون پر تلاش کرنا شروع کیا بکثرت کوزے اور برنج پائی
خوش ہوکے ہم سب نے وہ برنج کہائے اور وہان سے روانہ ہوے تا اینکہ آج اس
مکان مین پہونچے آخر جب حساب ہوا تو معلوم ہوا کہ ملکہ محفوظہ وغیرہ چہہ روز نقب مین رہین
القصہ ملک مسعود اس اتفاق پر تعجب کرکے شکر الٰہی بجا لایا آخر لوگونکو اوس غار مین بہیجکے
نقب کے صاف کرنیکا حکم دیا بعدازان یہہ مقرر ہوا کہ ہزار آدمی مسلح و مکمل اس نقب کی راہ سے
اندلس جاوین اور بیخبر محلسرا سے نکل کے حاکم کو قتل کرین اور شہر پر متصرف ہون آخر ایسا ہی کیا
کہ اول پیادون کو اطراف و جوانب مین بہیجکے مردمان پراگندہ کو جمع کیا اور اونمین سے
ہزار آدمی مسلح و مکمل معہ کریم کوہستانی کے غار مین داخل ہوکے اوس چاہ مذکور سے
نکلے بریدہ بن حصیر اوسوقت طعام کہاتا تہا کہ کریم ایک مرتبہ اوسکی مجلس مین داخل ہوا
بریدہ نے حیران ہوکے اوٹہنے کا قصد کیا کریم نے کہا اے ملعون مین تنہا نہین ہون

اپنے سلاح طلب کر تاکہ مین تجھسے جنگ کرون بریدہ نے کریم پر خوان طعام کھینچ مارا کریم نے
دوڑکے بریدہ کا ہاتھہ پکڑا اور دونون کشتی مین مشغول ہوے آخر کریم نے اوسکو زمین پر
مارا اور اوسکا سر کاٹ لیا اور وہان دیگرون نے داخل شہر ہوکے شہر کو بار دگر مسخر کیا اور کفارونکو جہان پایا
قتل کیا اگرچہ یہہ خبر ابو یزید و شداد کو پہونچی مگر بسبب مقابلہ شہزادہ حیدر کے وہ نہ آسکے
ابو یزید نے کہا ای شداد سنا ہے کہ القائم بامر اللہ بہت بیمار ہین اب چلکے اونکے
لشکر کو مستاصل کرنا چاہیے کہ اصل اصول وہی ہین شداد نے کہا تو سچ کہتا ہے
لیکن اب لشکر گران ہماری جنگ کو آیا ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے

جنگ کرنا ابو یزید و شداد کا شہزادہ حیدر و دلاوران دیگر سے اور زخمی ہونا شہزادیکا شداد کے ہاتھہ سے اور شہادت بعضے دلاوران دیگر کی

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اسطرح روایت کی ہے کہ مابین فیروزان و اندلس و مہدیہ کے
ایک منزل تھی کہ اوسکو شور شکدہ کہتے تھے فیروزان وہان سے تین روز کی راہ تہا اور
مہدیہ بارہ روز کی راہ اور اندلس پندرہ منزل اوس منزل پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا
یعنے لشکر شہزادہ حیدر اور ابو یزید کا فقر ایک فرسخ کے تفاوت سے اوترے ابو یزید نے
شہزادے کے پاس کہلا بہیجا کہ ای علوی تمنے دیکہا کہ بیٹے بطفیل مدد یزید وہروان کیونکر
اوس جادوگر نے ایمان کے ہاتھ سے نجات پاکے بار دگر تم پر صف جدال و قتال آراستہ کی
شہزادے نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ای سگ بدنام مردود دغا • نیست مثل تو بعالم بیحیا •
تو عجب بیحیا ہے کیا تونے نہین سنا کہ وہ ساحر کیونکر قتل ہوا اور وہ ایسا تہا کہ اوسنے تجکو
گنشکاری کی جب یہہ جواب ابو یزید کو پہونچا اوسنے برہم ہوکے شداد سے کہا کہ اب وقت
جواب و سوال نہین ہے جو کچھہ ہوگا میدان مین ظاہر ہوگا غرضکہ طبل جنگ بجا شہزادہ حیدر نے

بہی طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز بعد صف آرائی شعلان خوک دندان سقطی ابو یزید شداد سے
رخصت ہوکے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا اس جانب سے اسقال مغربی شہزادے سے
رخصت ہوکے میدان مین گیا اور زخمی ہوا اوسکے بعد عبد المومن مدنی جاکے شہید ہوا دوسرے
روز جبلان کوہ پیکر نے جاکے اوسکو چوبدست سے قتل کیا اور سات کفار اوسکے بعد آئے وہ بہی
بضرب چوبدست جہنم واصل ہوئے شداد یہ حال دیکہکے برہم ہوا اور اپنے نام طبل جنگ بجوا کے
میدان مین گیا شداد اور جبلان باہم جنگ مین مشغول ہوئے جبلان نے چوبدست سے
شداد کے مرکب کا کلہ توڑا شداد نے بہی جبلان کے مرکب کو پی کیا بعد اوسکے کشتی مین مشغول ہوئے
آخر جبلان شداد کو زیر کرکے اوسکے سینہ پر سوار ہوا شداد نے کہا اے جبلان
یہ زیر کرنا صحیح نہین کہ میرے پاؤن نے لغزش کہائی تہی اگر مرد ہے تو میرے سینہ سے اوتر جا
اور بار دگر مجہسے جنگ کر جبلان دلاور اوسکے سینہ سے اوتر آیا شداد شمشیر اژدر دم کہینچکے
جبلان پر دوڑا ہرچند جبلان نے سپر فولادی سے اپنی پناہ کی لیکن کچہہ فائدہ نہوا وہ شمشیر
سپر و خود اور سر کو قلم کرکے تا بہ سینہ پہونچی اور جبلان شہید ہوا لشکر جبلان نے جنگ مغلوبہ کیا
مجبول شاہ بن جابل شاہ نے جب اپنے سپہ سالار کو کشتہ دیکہا گریبان چاک کرکے اور
شمشیر کہینچکے لشکر کفار پر دوڑا مردان دیگر نے بہی اوسکی کمک کی اور جنگ مغلوبہ ہوئی ع
ہنوز آغاز شمشیر یمانی ٭ ز جسم پہلوانان سر فشانی ٭ سنان چون شعلۂ آتش بر افروخت ٭ ز جسم پر
دلان افتادہ جان سوخت ٭ القصہ اوس مغلوبہ مین شداد بدنہاد کے ہاتہ سے شہزادہ حیدر
و امیر معظم الدین و شتہاج دریانشین و مجبول بن جابل شاہ و ملک بسیط بن ملک محیط
سب زخمی ہوئے اور ملک محیط قتل ہوا مجبول کو اوسکے اہل لشکر حبابستان کیطرف
لیگئے اور ملک بسیط اور شتہاج محیط آباد کی طرف گئے اور امیر معظم الدین و

شہزادہ حیدر کو مہتر زرنگ قلعہ فیروزان کی طرف لیگیا اور یہہ سب شمشیر اثر دردم سے
زخمی ہوے تھے بعضون کا زخم ایک انگشت تہا اور بعضونکا دو انگشت شہزادہ حیدر اور
امیر معظم الدین کا زخم دو دو انگشت تہا لیکن اثر زہر سے سب بیہوش تہے چونکہ شداد نے
جنگ مین کوشش بہت کی تہی اس سبب سے کسی کا تعاقب نکیا اور کہا کہ اونکا تعاقب کرنا بیکار ہے
مین جانتا ہون کہ اونمین سے کوئی جانبر نہوگا ابویزید نے خوش ہوکے تین چار روز اوسی جگہہ
مقام کیا بعد ازان مہدیہ کی طرف روانہ ہوا اور قریب اردوی معلی پہونچا لیکن جاسوسون نے
خبر شکست لشکر شہزادہ حیدر اور زخمی ہونا اوس شہزادہ والا ورکا اور شہادت بعضے دلاورونکی
شداد بدنہاد کے ہاتہہ سے سلطان کوچک کی خدمت مین تمام وکمال بیان کیا سلطان
کوچک یہہ حال سنکے بہت پریشان ہوے اور کہا حقا کہ بعد وفات سلطان مرحوم فلک نے
ہمکو ایک روز بہی خوش نرکہا گویا یہہ سب برکت وخوبی سلطان کے قدم سے تہی غمہا ے دیگر
ایک طرف اور غم آزار سلطان فلک جاہ ایک طرف کہ اب نوبت بہ غشی پہونچی ہی فضل الہی وقوت
بازو شہزادہ حیدر سے اوس ملعون کا فتنہ دفع ہوا لیکن اوس ناپاک نے شہزادہ حیدر کو بہی زخمی کیا
اور قباحت یہہ ہی کہ اس کافر کی تیغ کو زہر سے ابداری دی ہے حق تعالی اونکو شفا عنایت کرے
بعد ازان جاسوسون سے پوچہا کہ اب شہزادہ حیدر کہان ہین اونہون نے عرض کی کہ
مہتر زرنگ عیار نے اسمین مصلحت دیکہی کہ شہزادہ حیدر و امیر معظم الدین کو شہر فیروزان مین
لیجا کے حصاری ہوا اس سبب سے ابویزید و شداد اس جانب آے اور اونہون نے ہمسے کہا
کہ ہمکو کیا ضرور ہے کہ قلعہ کے لینے مین سعی کرین آخر ہماری شمشیر کے زخم سے وہ جانبر نہونگے
بہتر ہے کہ ہم مہدیہ کی طرف جائین اس سبب سے وہ اسطرف آے ہین سلطان کوچک نے فرمایا
الحکم للہ والملک للہ جو کچہہ مرضی الہی ہے وہ ہوگا لیکن اس مرتبہ سلطان فلکجاہ القائم بامر اللہ کو

اس قدر قوت نہ تہی کہ بدستور جنگ قیس و روازے پر آکے بیٹہین کیونکہ اکثر اوقات اوس سلطان حمیدہ صفات کو غشی مین گذرتا تہا سلطان کوچک نے فرمایا کہ خیمہ بیرون شہر لیجاؤ اور امیر مجاہد الدین لشکر مین رہین مین بہی عند الضرورت آؤنگا القصہ شہر کو پس پشت چھوڑکے لشکر اسلام اوترا لیکن آوازہ شرارت ابو یزید پلید و شداد بدنہاد نے لوگون کے دل کو پریشان کیا تہا اور اہل لشکر باہم کہتے تہے کہ کاش شہزادہ حیدر شاہ آگاہ سے یہہ بہی کہتے کہ اس حرامزادیکو بہی جہنم واصل کرو لیکن افسوس یہہ امر شہزادے کے دل سے محو ہوگیا اور اسکو قتل نکیا تا اینکہ آج اوسنے اس دلیری سے سلطان کوچک کے مقابل لشکر کشی کی لشکر معاہ مین تو یہہ گفتگو تہی اور اس جانب ابو یزید و شداد بدنہاد بعد طے مراحل و قطع منازل اردوی کے قریب پہونچا اور خیمہ و خرگاہ برپا کیئے دونون لشکرون مین دو فرسخ کا فاصلہ تھا ابو یزید نے سلطان فلک جاہ کو نامہ لکہکے القاسم سقطی کے ہاتہہ روانہ کیا سلطان کوچک لشکر مین تہے جب اونکو خبر ہوئی سلطان نے القاسم کو بلاکے اوسسے نامہ لیا اور پڑہا نامہ مین لکہا تہا کہ اے سلطان قائم واے سلطان اسمعیل مثل مشہور ہے عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد مجکو تو ایک ساحر نے قید کیا تہا اور مینے سنا ہے کہ شہزادہ حیدر نے کسی سے باطل سحر حاصل کرکے اوسکو قتل کیا اور اس سبب مینے بہی نجات پائی اور مینے بہی کوتاہی نہین کی لیئے اوسکے عوض مین ایساز خم اوسکے سر پر لگایا کہ ممکن نہین کہ وہ اوس سے جان بر ہوا اور مین جانتا ہون کہ اوس ساحر کی اجل شہزادہ حیدر کے ہاتہہ سے تہی کہ وہ قتل ہوا اور مینے نجات پائی آگاہ ہو کہ وہ خیر و برکت سلطان ابو القاسم محمد مہدی کی وجہ سے تہی اور اب زمانہ تم سے بر سر عناد ہے اب مناسب یہہ ہے کہ مجہسے بیعت کرو مین بہی تمہاری عزت کرونگا والا آگاہ ہو کہ شمشیر شدادی کو

اجل سے کہتے ہین ایک انگشت زخم اوسکا کفایت کرتا ہی سلطان کوچک نے کمال برہمی سے
نامہ دورپہینکدیا القام نے برہم ہوکے ناسزا کہا دلاوروں نے اوسکو بعزت گردنے باہر نکال دیا
شداد و ابو یزید کو یہہ خبر پہونچی اونہون نے طبل جنگ کا حکم دیا

آراستہ ہونا معرکہ کارزار کا اور مجروح ہونا جمیع امرای اسلام کا شداد نابکار کی شمشیر سے اور شہادت بعضے امرای عالی مقدار کی

بلبلہ نازان مضمار فصاحت و معرکہ آرایان میدان بلاغت اس طرح بیان کرتے ہین کہ جب القام
اوسطرح خفیف و ذلیل ہوکے ابو یزید کے پاس گیا شداد و ابو یزید اوسکا یہہ حال دیکھکے
نہایت برہم ہوے اور طبل جنگ کا حکم دیا القصہ جب صدای طبل جنگ لشکر کفار سے بلند ہوئی
جاسوسون نے سلطان کوچک سے یہہ خبر عرض کی سلطان کوچک اوسوقت اپنے
پدر بزرگوار کے پاس شہر مین تہے یہہ خبر سنکے فرمایا کہ سر حلقۂ دلاوران نصرت قرین امیر مجاہد الدین سے
کہو کہ وہ بہی اپنے لشکر مین طبل جنگ کا حکم دین انشاء اللہ صبحکو مین بہی آونگا غرضکہ تمام شب
دونون لشکرون کو کارسازی حرب مین گذری دوسرے روز بعد صف آرائی ابو یزید معہ اپنے
سردارون مثل شداد و افنس کوفی و خزیمہ کوفی و ابرہہ کوفی و میثاق کوفی و
لبراهی کوفی و جویل بن ذیل شامی و حزیل بن سویل شامی و سفراق یمنی و قیلاق بصری و
ہزال یمنی و منقوس لہسامی و کہراعم طائفی و اجحوع بن ججج و بلالاق سقطی و سفالاق سقطی
و البطال سقطی و بیطال سقطی و نیکوس بن نیکس و ہیکل بن ہیکال دمشقی و انکیس بن نکیس و
لاقوس حبشی و ہیطالہ بن ہیطال سقطی و سرافیل زنگی و مستقال زنگی کے سوار ہوکے
میدان مین آیا اب اسکے پاس دو لاکہہ چالیس ہزار سوار کی جمعیت ہی اس جانب سے امیر مجاہد الدین
و امیر یعقوب و امیر یوسف و امیر خلیل و امیر اسمعیل و امیر سلطان و امیر ناصر الدین و

امیر شجاع الدین و امیر اسد و امیر غضنفر و امیر علاء الدین و امیر ابراہیم بن امیر معظم الدین و
امیر صلاح الدین و امیر عظیم الدین و ملک منصور نجومی و حاذق نوجوان و راحیل بن ارقال و
سعدان بن رعدان و اسعد بن سعید اندلسی و امیر صالح قیروانی سید حامد و سید حمید
و سید جنید و سید ارشد و سید رشید و سید کامل و سید ابو المجد سید ابو العلی
و سید اکمل و سید جلیل و سید جمیل و سید فیع الدین و سید انجح و سید حسین
و سید عبد الرسول و سید عبد اللہ بصری و سید ابو الباسط یمنی و سید عبد الباری
ملکی وغیرہ دلاوران نامدار و بہادران عالی وقار و صید افگنان شہادت شکار نے میدان مین
پہونچکے صف آرائی کی سلطان کوچک بھی مرکب پر سوار استادہ تھے القصہ جب میدان
کارزار خس و خاشاک سے پاک ہوا اور صفوف قتال آراستہ ہولی اول جو شخص لشکر کفار سے
میدان مین آیا اخنس کوفی تہا اور بہ بہادر نے بدل ہی اور بہ ہشام مین ہزار سوار کی جمعیت سے
ابو یزید کے پاس آیا تہا اور ہشام بن عبد الملک کی اولاد سے تہا ابو یزید و شداد سے
اجازت میدان طلب کی ابو یزید نے اوسکو اجازت میدان دی شداد بد نہاد نے اوسکو اپنا
جام پس خوردہ دیا اور وہ کافر بشوکت تمام میدان مین آیا اور حریف طلب کیا لشکر اسلام سے
بیلان بن ن اندلسی اوسکے مقابلے کو گیا اور بعد ہنر یابی نیزہ وری شروع ہوئی بیلان نے
اوسکے ہاتھ سے نیزہ بدر کیا اخنس کوفی نے برہم ہو کے بیلان کو زخمی کیا بیلان کا عیار
اوسکو میدان سے لیگیا سلطان کے حکم سے اوسکو شہر مین داخل کیا تاکہ اوسکا بخوبی معالجہ ہو
بعد بیلان کے ہامان اندلسی گیا وہ بہی زخمی ہوا اوسکو بہی شہر مین لیگئے ارجال عمو دباز نے
میدان مین جاکے اور شمشیر اخنس کو رد کرکے ایسا گرز مارا کہ وہ جہنم واصل ہوا لشکر اسلام نے علوں کو
جلوے دیئے خزمیہ سپر دندان تیغ بازبراور اخنس ابو یزید و شداد کو رخصت میدان

حاصل کرکے میدان مین آیا الحاصل ارجال نے ضرب عمود سے خزیمہ کے مرکب کی کمر توڑی اور
خزیمہ نے اوسکے عوض مین ارجال کے سر پر زخم منکر لگایا وقت غروب تہا لشکرون مین
طبل بازگشت بجا ابو یزید نے کچھ پیسے خزیمہ پر نثار کیے اور کہا ابہی تو نے کوئی کام ایسا نہین کیا
کہ زر سفید نثار کرون خزیمہ اگرچہ آزردہ ہوا لیکن دل مین کہا کہ یہہ ملعون نہایت دنی ہی القصہ
اوس شب بار دگر خزیمہ نے اپنے نام طبل جنگ بجوایا اور میدان مین آکے حریف طلب کیا فی
سر حلقۂ جنگیان طاغون جنگی نے میدان مین جاکے ایک ضرب شمشیر سے اوسکو قتل کیا ابو یزید
برہم ہوکے شداد سے کہا کہ یہہ عجب طائفہ ہے کہ کسی وقت مین پائیہ کمی نہین رکہتی شداد نے
کہا کہ یہہ لوگ ایسے ہی ہین جب تو اونہون نے تمام عالم کو مسخر کیا تہا ابو یزید نے کہا کون ایسا ہے
بہادر ہے کہ میدان مین جاکے خزیمہ کا عوض لے ابرہمہ خونخوار نے ابو یزید و شداد سے
اجازت میدان طلب کی غرضکہ بعد اجازت میدان مین آیا اور چوبدست سے طاغون پر
حملہ کیا طاغون کا شانہ اور اوسکے مرکب کی کمر ٹوٹ گئی جب طاغون زمین پر گرا ابرہمہ
مردود نے اوسی حالت مین طاغون کو شہید کیا بعد اوسکے لہراسپ جنگی سلطان کو جاکے
رخصت ہوکے میدان مین گیا ابرہمہ نے کہا تو کون ہے اوسنے کہا تیری جان کا ملک الموت
ابرہمہ نے کہا کس کام کو آیا ہے اوسنے کہا تیری روح قبض کرنے کو ابرہمہ نے ہنسکے کہا
مجکو نہین پہچانتا ملک الموت مین ہون لہراسپ نے کہا خیر ابہی معلوم ہوا جاتا ہی ابرہمہ نے
چوبدست سے اوسپر حربہ کیا لہراسپ نے سپر فولادی پر اوسکے حربہ کو رد کیا لیکن لہراسپ کے
مرکب کی کمر ٹوٹ گئی لہراسپ نے اوسی جلدی مین تلوار کہینچکے اوسپر وار کیا کہ ایک ران ابرہمہ کی قلم ہوئی
اور مرکب کے شکم کو چاک کیا ابرہمہ گھوڑے کے نیچے گرا اور گھوڑا اوسپر گرا ابرہمہ جہنم واصل ہوا شداد
یہہ حال دیکھکے نہایت برہم ہوا بعد ابرہمہ کے بستان کوفی ابراق کوفی جویل بن ویل شامی نوبت بنوبت

میدان مین آئے لہراسپ فولادوس نے اون سبکو قتل کیا لیکن جویل بن سویل نے آکے لہراسپ کو
زخمی کیا اور سید عبد اللہ ثانی کو شہید کیا سید عبد الرسول یمنی نے جاکے جویل کو جہنم واصل کیا
اور خود بہی لقراق یمنی کے ہاتھ سے شہید ہوئے عبد الباسط یمنی نے جاکے لقراق یمنی کو
قتل کیا اور خود یلداق بصری کے ہاتھ سے شہید ہوئے سید عبد الباری مکی نے سید عبد الباسط
کے عوض یلداق کو قتل کیا خدال و ہذال یمنی و القوس و نقوس طائفی اوسکے بعد میدان
مین گئے اور سید عبد الباری نے اون سبکو قتل کیا اور خود اججوج بن ججج بن حجاج کی
شمشیر سے شہید ہوئے دوسرے روز اججوج نے میدان مین آکے سید عبد العلی
اور سید اکمل کو زخمی کیا اور سید رفیع الدین کو شہید کیا دوسرے روز پہر میدان مین آیا
اور سید ارشد کو بہی شہید کیا لیکن امیر غضنفر دلاور نے اوس کافر کے مقابل جاکے اوسکے
ہاتھ سے نیزہ ہوائی کیا اور اوسکے ضرب عمود کو سپر فولادی پر روک کے ایسی تلوار ماری کہ مع سپر
اوسکو چار پرکالہ کیا لشکر اپنے اپنے قیامگاہ پر پہر گئے ابو یزید نے اپنے سپہ سالار اججوج کا
ماتم برپا کیا دوسرے روز بعد صف آرائی شداد ابو یزید سے رخصت میدان لیکے میدان مین آیا
اور حریف طلب کیا امیر غضنفر دلاور اوسکے مقابل جاکے نیزہ وری شروع کی مگر غلبہ کسی کو حاصل نہوا
القصہ شمشیر بازی مین شداد نے تیغ اژدر دم کہینچکے امیر غضنفر پر وار کیا اور امیر کے سر پر
دو انگشت زخم آیا امیر مرکب سے گر پڑے معتمد بہلنگ امیر کو میدان سے لیگیا لیکن بسبب اثر
زہر کے امیر غضنفر کا حال ابتر تہا سلطان کو جاکے حکم سے اونکو شہر مین لیگئے حکیم مسیح الملک
بن مسیح الملک سالم جراح کو لیکے امیر غضنفر کے پاس آئے اور اونکے زخم کو دیکہکے کہا کہ
اس زخم مین اثر زہر معلوم ہوتا ہے جسقدر سرکار سلطان مین زہر مہرہ تہا وہ سب منگایا اور جسقدر
امیر کے حلق مین ٹپکایا اور اونکو ہوش آیا سالم جراح اونکے معالجہ مین مشغول ہوا لیکن وہ

کہتا تہا کہ یہہ زخم مشکل سے اچہا ہوگا اگر یہہ زہر مہرہ نہوتا تو شاید دس روز سے زیادہ امیر کی زندگی
نہوتی لیکن بسبب اس زہر مہرہ کے ایک ماہ یا دو ماہ زندہ رہین گے اور امید ہے کہ تندرست بہی
ہوجائین لیکن شداد بدنہاد نے دوسرے روز میدان مین آکے پہر حریف طلب کیا امیر
علاؤالدین اوسکے مقابلے کو گئے اور زخمی ہوے امیر ابراہیم و امیر یعقوب امیر یوسف
بہی زخمی ہوے سلطان کوچک اسحال سے بہت پریشان تہے اوسی حال مین سلطان
کوچک نے شب کو یہہ واقعہ خواب مین دیکہا کہ ایک جانور سبز رنگ پرواز کنان آیا اور گویا اوس وقت
سلطان معہ پہلوانون اور فوج کے میدان مین کہڑے ہین اور اوس جانور سبز نے ہر ایک دلاور کے
سر پر اپنا سایہ ڈالا حتی کہ سلطان کوچک بہی اوسکے سایہ سے محروم نرہے اور سلطان
کوچک نے روبرو جو اوسکے سایہ مین آیا اوسکے دماغ سے خون جاری ہوا اور رنگ بہی سبز
ہوگیا از انجملہ بعضے مرکے گر پڑے اور بعضے قائم رہے سلطان اس خواب کے ہول سے بیدار ہوے
اور سلطان بزرگ کو بہی اوسوقت کسی قدر ہوش تہا سلطان کوچک نے یہہ خواب اپنے
پدر سے بیان کیا سلطان فلک جاہ نے فرمایا ای فرزند اہل اسلام کے طالع مین قران نحس آیا ہے
دیکہیے کہ بعد میری وفات کے یہہ رفع ہوگا یا مین بہی اس قران کا دفع ہونا دیکہونگا بعد اس بات کے
سلطان فلکجاہ پر پہر غشی طاری ہوئی لیکن جاسوس خبر لاے کہ لشکر کفار مین شداد کے نام
طبل جنگ بجا امیر مجاہدالدین نے بہی طبل جنگ کا حکم دیا القصہ دوسرے روز دو دریاے
لشکر موافق و مخالف نے برابر صف کشی کی شداد بدنہاد میدان مین آیا آج امیر جلیل و
سید جمیل و سید حسین شہید ہوے سلطان کوچک نے یہہ حال دیکہہ کے آہ کی اور اپنے
خواب کی اسطرح تعبیر دی کہ وہ مرغ سبز رنگ شمشیر زہر آلود شداد سے مراد ہے لازم ہے
کہ سب دلاور اوس سے زخمی ہون اور بعضے کہ جنکی اجل ہے وہ شہید بہی ہون اور بعضے بعد خرابی

شاید شفا پائین فی الواقعہ جو کچھ تعبیر خواب شاہزادہ اسمعیل سلطان کوچک کے دل مین آئی تھی
اوسمین ایک سر مو تفاوت نہوا یعنی بعرصہ چند روز مین اوس کافر بدنہاد یعنی شداد نے تمام
دلاوران اسلام و بہادران عالی مقام کو شمشیر اژدر دم سے زخمی کیا اور سید اکمل و سید ابو محمد
وغیرہ سادات عالی قدر کو شہید کیا اب سوای سلطان کوچک و امیر مجاہد الدین کے کوئی
لشکر اسلام مین باقی نرہا لشکر کفار مین خوشی تھی اور مجمد بیٹھے ہر مکان مین دو دو تین تین آدمی
زخمی تھے سالم جراح اور اوسکے شاگرد اونکے علاج مین مشغول تھے القصہ جب شداد نے
تمام دلاورونکو زخمی کیا تو اوسوقت سلطان کوچک سے کہلا بھیجا کہ ای آل ابو تراب تمہارے
پدر کا تو یہہ حال ہے کہ دس بیس روز سے وہ مہمان ہین اور تمہارے تمام پہلوان اوس حالت مین
گرفتار ہوے اب اون سے زندگی کی توقع نرکہو کیونکہ اونکے زخم اوس شمشیر کے نہین ہین کہ وہ
تندرست ہون اور شاہزادہ حیدر بھی اسی تیغ کی چاشنی چکھکے قلعۂ فیروزان مین گئے
اور یقین ہے کہ ابتک مرگئے ہون اب تم کس امید پر جنگ کرتے ہو اولی یہہ ہی کہ میرے پاس آکے
مجھسے بیعت کرو شاید تمہاری تقصیر سے درگذر کرکے تمہارے واسطے روزینہ مقرر کردون اور
اگر ایسا نکروگے تو تمکو اختیار ہے جب یہہ نامہ سلطان کوچک کو پہونچا سلطان نے
اوس نامہ کو دیکھکے پہینکدیا اور فرمایا اوس سے کہو کہ ز مشرق تا بمغرب گر امام است ٭ علی
و آل او مارا امام است ٭ ای نابکار دیوانہ ہوا ہے کہ مجھسے توقع بیعت رکہتا ہی ای مردود ٭ نرود
ہیچکس بسایۂ بوم ٭ ور ہما از جہان شود معدوم ٭ ای نابکار جو کچھ تجھسے ہو سکے اوسمین
تقصیر نکر شداد نے برہم ہو کے کہا کہ ان لوگون سے مدارا خوب نہین ہی اور طبل جنگ کا
حکم دیا القصہ تمام شب دونون لشکر کارسازی حرب مین مشغول رہی دوسرے روز صف کشی
ہوئی شداد میدان مین آیا سلطان کوچک نے فرمایا آج مین میدان مین جاؤن گا

امیر مجاہد الدین نے کہا جبتک مین زندہ ہون یہہ کبھی گوارا نکرونگا آپ میری زندگی مین میدان مین جائین
القصہ امیر مجاہد الدین نے میدان مین جا کے شداد کے ہاتھہ سے نیزہ بدر کیا اور عمود بازی مین
شداد کے مرکب کی کمر توڑی شداد نے دوسرے مرکب پر سوار ہوکے تلوار میان سے
کہینچی امیر نے بہی سپر فولادی سے چہرہ کی پناہ کی الغرض دونون تیغ بازی مین مشغول ہوے
دونون تیغبازی مین سنے بدل تہے ع قضا شخصیت پنج انگشت دارد ٭ چو خواہد از کسی کامی
برآرد ٭٭ دو بر چشمش نہد دیگر دو بر گوش ٭٭ یکی بر لب نہد گوید کہ خاموش ٭٭ یعنی تقدیر الہی موافق
تعبیر خواب سلطان کوچک واقع ہوئی تہی کہ شداد کی شمشیر سے امیر کے سر پر بہی دو انگشت
زخم لگا عیار امیر کو بہی میدان سے لیگئے راوی کہتا ہی کہ مہتر خرام کا ایک پسر رفتار بن خرام
نامی ہے اوسکی دختر کا شوہر شتاب سے عقد ہوا تہا اور اوس سے ایک پسر متولد ہوا تہا
جولان اندلسی اوسکا نام ہے اور وہ امیر مجاہد الدین کا عیار ہے جسوقت سے یہہ معلوم
ہوا ہے کہ شداد کی شمشیر زہر آلود ہی اوسوقت سے عیار کمین مین رہتے ہین جسوقت ایک
زخم پہلوان کو لگا عیار فورًا اوسکو میدان سے لیجاتے ہین تا کہ وہ کافر دوسرا زخم لگا کے
اوس پہلوان کو ہلاک نکرے القصہ جب امیر مجاہد الدین بہی زخمی ہوے عیار اونکو لیگئے
لیکن شداد بدنہاد نے بسبب خوشوقتی کے چرخ لگایا اور ابو یزید ناچنے لگا بعد ازان ابو یزید
نے شداد کو فتح کی مبارکباد دی شداد نے کہا یہ فتح تجکو مبارک ہو کہ دعوی امامت و
سلطنت رکہتا ہی ابو یزید نے کہا اول تجکو مبارک ہو بعد ازان مجکو شداد نے کہا بشرطیکہ
امیر اسمعیل بن احمد پر بہی غالب ہون ابو یزید نے کہا کہ جسوقت یزید و مروان نے تجکو
تمام دلاورون پر غالب کیا تو البتہ سلطان کوچک پر بہی غالب کرینگے شداد نے کہا
سلطان کوچک مین اور دوسرون مین بہت فرق ہی میرے گمان مین اگر یزید و مروان

بھی زندہ ہوتے تو اونکی جنگ سے اعتراض کرتے وہ دلاور قوت و شجاعت بلکہ کسی چیز مین پایۂ
کمی نہین رکھتا اب دیکھیے کیا صورت پیدا ہوتی ہے ابو یزید کو شداد کی گفتگو سے عجز ظاہر ہوا
خلوت مین حمران بن حمزہ کو طلب کر کے کہا کہ ای حمران مجکو خوف ہے کہ کار درست شدہ خراب نہو
تو کسیطرح سلطان کوچک کو لے آ کیونکہ شداد سلطان کوچک کی جنگ سے
خوف کرتا ہے اور اسکا بھی خیال رہے کہ شداد اس حال سے واقف نہو حمران نے قبول کیا
حمران فن عیاری مین ہمیشہ سے خصوصاً تبدیل صورت مین اپنا نظیر نہین رکھتا اور ہر ایک لشکر کی
حال سے واقف ہے القصہ ابو یزید نے چند روز جنگ موقوف کی ۔

گرفتار کرنا حمران بن حمزہ عیار کا سلطان کوچک کو بمکر و تدویر اور ملاقات ہونی مہتر شباب کے وہ بھی شداد کو بتیغ اژدر دم گرفتار کرکے لیئے جاتا تھا اور زخمی ہونا سلطان کا اور شہادت بعض عیارون کی

راویان شیرین کلام نے اسطرح روایت کی ہے کہ جب حمران بن حمزہ نے اس کام کو کمر باندھی
تو اوسنے فکر کی کہ کس حیلے سے سلطان کو گرفتار کرے کیونکہ تمام روز سلطان لشکر مین
رہتے تھے اور شبکو سلطان بزرگ کے پاس رہتے تھے اور وہان تمام شب بیداری
رہتی تھی آخر اوسکی رای مین یہ آیا اور شاہزادہ حیدر کے عیار کی صورت سے مبدل ہوا اور ایک رقعہ
شاہزادہ حیدر کی طرف سے لکھا جس وقت سلطان کوچک نے شہر مین جانیکا قصد کیا حمران نے
سلطان کو سلام کیا سلطان نے پوچھا تو کون ہے اور تیرا کیا نام ہے اوسنے
کہا میرا نام سنبل ہے اور جو کوئی ہون اس رقعہ سے سلطان پر ظاہر ہو جاویگا سلطان نے
وہ رقعہ اوس سے لیلیا اور شاہزادہ حیدر کی مہر دیکھکے نہایت خوش ہوے بعد از ان
اوس رقعہ کو پڑھا لکھا تھا کہ ای شاہزادے الحمد للہ حق تعالے نے تمکو [illegible]

محروم نہین رکہا یعنی طلسم تحت الارض کو فتح کیا اور تسویل تیغ زن کی شمشیر کو باطل کیا اور اس لعین یعنے
شداد کی شمشیر سے زخمی ہوا لیکن سابق مین اوس شمشیر کو مین آلودہ زہر جانتا تہا الا اب معلوم ہوا
کہ اس شمشیر کو بہی سحر سے بنایا ہے اسی سلطان کو جیسا مجکو بہی اب معلوم ہوا یعنی شقیقہ ساحرہ
حالت زخمداری مین مجہپر عاشق ہوئی اور وہ ملک سقط کی خواہر ہے ایک شب بزور سحر میرے
پاس آئی اور اپنا حال تعشق بیان کرکے اپنا نام و نشان بہی ظاہر کیا اور مجہسے کہا کہ اگر مجہسے انکار
نکروگے تو تمہارا زخم ایک لمحہ مین اچہا کردونگی والا اس زخم سے جانبر نہوگے مینے کہا کہ فقط
میرا تندرست ہونا بیکار ہے جبتک سب زخمی تندرست نہون اوسنے کہا کہ یہہ شمشیر بہی صاحب
طلسم نے سرحد مہدیہ مین عقروت جادو نے اوس شمشیر پر طلسم بندی کی ہے مینے کہا کہ اگر تو
رہنمائی کرے تو مین اوس طلسم کو فتح کرون اوسنے قبول کیا اور مجکو طلسم مین لائی اور اب مین ایسی
جگہہ پہونچا کہ جہان مثل میرے دوسرے شخص کی ضرورت ہے کہ وہ سرحد پر بیٹھے اور مین جاکے
اوس بند کو توڑون مینے اوس شاہزادہ عالیقدر سے بہتر کسیکو نہین پایا اگر مناسب ہو تو ا
غلام ملک محیط کے ہمراہ کہ جسکا نام سنبل ہے تشریف لایئے کہ ایک شب سے زیادہ کام نہین ہے
اور گویا اوس برادر کی اعانت سے مین طلسم فتح کرونگا اور بعد شکست طلسم کے سب لاؤ
بہی تندرست ہونگے الحاصل حمران بن حمرہ نے یہہ رقعہ اسطرح لکہا تہا کہ شاہزادے کو
بالکلیہ یقین ہوگیا اور تقدیر مین بہی یون ہی تہا شاہزادہ ایک شاطر کو ہمراہ لیکے اوسکے
ساتہہ روانہ ہوا اور اس امر کی کسیکو خبر نکی القصہ حمران شاہزادے کو کوہستان مین لیگیا
چونکہ شب تاریک تہی شاہزادے نے فرمایا ای سنبل روشنی بہی ہونا ضرور تہی سنبل عملی نے
فتیلہ بیہوشی نکالکے روشن کیا اور اسواسطے آگے آگے ہوا کہ بوی فتیلہ ان دونون کے
دماغ مین پہونچے الغرض اس تدبیر سے شاہزادے اور شاطر کو بیہوش کیا بعد ازان

جمران نے شاطر کو قتل کیا اور سلطان کو چک کو گلیم عیاری مین باندہ کے روانہ ہوا
قضارا اوسی شب مہتر شتاب کے خیال مین آیا کہ شداد بدنہاد نے نہایت ہم لوگون پر ظلم کیا ہے
بہتر یہہ ہے کہ آجکی شب اوسکو مین باندہ لاؤن غرضکہ یہہ ارادہ کر کے روانہ ہوا اور اس طریق سے
شداد پر قابو پایا کہ قریب بارگاہ شداد کے ایک غار تہا مہتر شتاب نے اوس غار سے
نقب دی قضارا وہ نقب عین شداد کی خوابگاہ مین نمودار ہوا شداد مست شراب
خواب مرگ مین تہا مہتر شتاب نے نقب سے نکل کے اوسکو بیہوش کیا اور شمشیر اژدر دم
اوسکے پہلو مین رکہی تہی وہ بہی لی اور اوسی نقب کی راہ سے نکل کے اردوی معلی کی طرف
روانہ ہوا قضارا اوس طرف سے جمران لعین سلطان کو چک کو لئے آتا تہا دونون عیارون نے
آپسمین ملاقات ہوئی اور ایک نے دوسرے کو پہچانا اور حال ہر سرپشتہ بیان کیا مہتر شتاب نے
کہا اے جمران سلطان کا پشتارہ مجکو دے اور شداد کا پشتارہ تو لے جمران نے کہا
تو اول اپنا پشتارہ وہین رکہ کے میرے پاس آ مین سلطان کو تیرے حوالے کرون شتاب نے
کہا تو ایسا کیون نہین کرتا جمران نے کہا تیرا کیا ٹہکانا ہے شاید تو دغا کرے شتاب نے کہا
سبحان اللہ مین تو دغا کرون اور تجہپر دغا کا گمان نہو جمران نے کہا مین مسلمان ہون مجہسے
دغا نہو گی شتاب نے کہا لعنت خدا اس مسلمانی پر جمران کو یہہ کلمہ ناگوار ہوا اور کہا اے شتاب
مین تجہسے استہزا کرتا تہا والا تجہسے ابہی شداد کو لئے لیتا ہون اور سلطان اسمعیل کو
مینے نہایت محنت سے گرفتار کیا ہے یہہ کہکے مہتر شتاب کو خنجر مارا القصہ باہم خنجر بازی
مین مشغول ہوے جمران نے شہزادے کے پشتارے کو عقب مین رکہا اور خود اوسکے
آگے کہڑے ہو کے جنگ کرتا تہا اور فتیلہ رفع بیہوشی روشن کر کے کہا کہ اے مہتر ہیچ تو یہہ ہے
کہ مین تیرا حریف نہین ہو سکتا اپنے شہزادے کو لے اور شداد کو مجہے دے لیکن تجکو

اپنے دین و آئین کی قسم مجہسے دغا نکرنا مہتر شتاب نے کہ مرد مسلمان و سادہ لوح تہا شداد کا
پشتارہ اوسکو دیا اور شہزادے کے پشتارہ کا قصد کیا کہ خود لیکے نکل جاے جمران نے
بجلدی تمام فتیلہ رفع بیہوشی شداد کے دماغ پر رکہا اور اوسکو ہوش آیا اور جمران مہتر
شتاب پر دوڑا اور بعقب سے شداد بہی دوڑا شتاب نے دیکہا کہ اب قباحت ہوئی
غرضکہ شتاب دونون سے خنجر بازی کرتا تہا اس اثنا مین مہتر طرفنگ بہی پہونچا مہتر
شتاب نے شہزادے کا پشتارہ اوسکو دیکے کہا کہ مین تو اسنے جنگ کرتا ہون اور تو شہزادے کو
ہوشیار کر طرفنگ اوس پشتارے کو گوشہ مین لیگیا اور فتیلہ رفع بیہوشی روشن کرکے بجلدی
تمام شہزادے کے دماغ پر رکہا شداد نے جب یہہ حال دیکہا برہم ہوکے مہتر شتاب سے
لپٹ گیا اور اوس جانب سے جمران نے خنجر مارا غرضکہ مہتر شتاب بہی شہید ہوا غفر اللہ تعالی
اور اوسطرف ہنوز شہزادہ بالکل ہوشیار نہوا تہا کہ شداد بد نہاد بہی وہان پہونچا اور جبتک
شہزادہ اپنی جگہہ سے حرکت کرے کہ شداد نے تلوار ماری اور شہزادے کے سر پر
دو او نگل زخم آیا باوجودیکہ شہزادے کے پاس اسلحہ نتہا مگر طرفنگ سے خنجر لیکر اوسی حالتمین
شداد پر وار کیا اور اوسکی ران پر ایک بالشت زخم آیا اور طرفنگ جمران کو زخمی کرکے
اور شہزادے کو اپنے دوش پر سوار کرکے مہدیہ مین لے آیا القصہ جب تمام سردار اور
دلاور معہ سلطان کے زخمی ہوے اب فوج اسلام کو تاب نرہی شہر مین داخل ہوکے
حصاری ہوے برج و بارہ کو توپ و تفنگ سے آراستہ کیا اور کفارون نے شہر کا محاصرہ کیا
کیونکہ قلعۂ شہر پناہ مہدیہ مہتر وفا اور حکیم ابوالخیار منجم اور حکیم ابراہیم مہندس اور اوستادان اور
معمار کی سعی سے ساعت سعید مین نہایت متانت و استحکام سے تیار ہوا تہا اس سبب سے
کفار اوسکو فتح نہین کرسکتے تہے اور اس چند روز مین مرحلہ و مورچہ و برج و فضائل اطراف

بناء نے کہ فوج دشمن کا قریب آنا مشکل تھا اور مہتر طرفنگ اور مہتر جولان و مہتر شمیم
مہتر کابل وغیرہ عیاران اسلام شب و روز نگہبانی قلعہ مین سرگرم تھے لیکن جب شداد کی ران پر
معہ جمران کے زخم لگا تھا وہ بھی مہتر طرفنگ کے خنجر سے زخمی ہوگیا تھا جب یہہ دونون اپنے لشکر
شکست اثر مین آسے دو تین ساعت شب باقی تھی ابو یزید یہہ خبر سنکے باہر آیا اور شداد
و جمران کا یہہ حال دیکھکے آزردہ ہوا شداد نے کہا اے ابو یزید تو کیون رنج کرتا ہے
مین نہایت خوش ہون کیونکہ میرا زخم ران عنقریب اچھا ہو جائیگا اور جو زخم کہ میرے ہاتھ سے
اسمعیل کے سر پر لگا ہے وہ کل شہادت ہے اوسکو باغ جنت مین پہونچائیگا بعد ازان جمران سے
پوچھا کہ تیرا زخم کیسا ہے اوسنے کہا میرا زخم بہت خفیف ہی کیا کرون طرفنگ کا خنجر میرے
پانون مین لگ گیا الا مین بہی اوسکو جواب دیتا اور مین مہتر شتاب کو قتل کرکے اوسکا سر
لایا ہون ابو یزید نے جمران کو انعام دیا اور خلیفہ جمران مہتر شبرنگ کو حکم دیا کہ اس سر کو
سات روز تک لشکر مین پہراؤ کیونکہ مہتر شتاب امراے جلیل القدر سے کم نہ تھا دوسرے روز
خبر آئی کہ سلطان کو چیک جھاری ہوے القصہ ابو یزید نے شہر کا محاصرہ کیا اور
شبرنگ عیار مہتر کا سر نیزہ پر بلند کرکے معہ جمیع عیارون کے شب و روز پہراتا تھا
ایک شب بیرون لشکر ایک بلندی پر شراب طلب کرکے پینا شروع کی ناگاہ دور سے ایک سیاہی
نمودار ہوئی شبرنگ نے دیکھا کہ کوئی عورت جاتی ہے کسیکو بھیجکے اوسکو اپنے پاس طلب کیا اور اوسکا
حال پوچھا اوسنے کہا مین قبیلہ بنی عامرہ سے ہون اور میرا شوہر متمول تھا اور کوفہ مین تجارت
کرتا تھا بالفعل میرے شوہر عبداللہ مصری نے کچھ جنس خرید کرکے ابو یزید و شداد کے
پاس آنیکا قصد کیا راہ مین قزاقون نے میرے شوہر کو قتل کیا اور مال لوٹ لیا اور میرے پانون مین
بسبب پیادہ روی کے آبلے پڑ گئے چنانچہ تم بھی دیکھو یہہ کہکے شبرنگ عیار کو اپنا پانون دکھایا

شبرنگ نے دیکہا کہ پانون مین مہندی لگی ہے اور دو تین آبلے بہی جابجا نمودار مین بمجرد دیکہنے اون پاے نگارین کے وہ بے اختیار ہوگیا اوس عورت نے جبکہ اوسکے دل کو فی الجملہ اپنی طرف مایل دیکہا فوراً اپنے مونہہ سے برقع ہٹاکے اپنی صورت بہی اوسکو دکہائی شبرنگ پر ریو زنگ اوس صورت کے مشاہدہ سے صورت دیوار ہوا اور پوچہا اے جمیلہ اب تیرا کیا ارادہ ہے اور کہان جاتی ہے اوسنے کہا مین جاتی تہی کہ ابو یزید سے کچہ لوگ لیکے اون قزاقون سے اپنا مال واپس کرون شبرنگ نے کہا مین تیرا مال مسترد کرادونگا اور اگر مسترد نہوگا تو جو کچہ تو کہے گی اپنے پاس سے دونگا بشرطیکہ تو میرے حال پر بہی توجہ کرے اوس عورت نے کہا یعنے یہہ کہ مین تمکو قبول کرون خیر کیا مضائقہ ہے بعد ازان اوس عورت نے کہا اے شبرنگ تو شراب بہی پیتا ہے لاکہ تیری یاد مین مین بہی پیون مینے عبداللہ مصری کی محبت ترک کی قصہ مختصر اوس عورت نے شراب مین بیہوشی ملاکے سبکو بیہوش کیا اور معہ شبرنگ ساٹھہ آدمیون کے سر کاٹے اور مہتر مشتاب کا سر لیکے بطریق امانت ایک غار مین دفن کیا اور بعد چند روز کے اوس سر کو نجف اشرف مین لیگئی اور وادی السلام مین اوس سر کو دفن کرکے خود بطریق مجاورونکے بلباس فقیری وہان بیٹہی اور یہہ سیمتن کنیز تہی کہ مہتر مشتاب نے آخر عمر مین اوسکو خریدا تہا اگرچہ اس سے کوئی فرزند نہوا تہا لیکن یہہ نتیجہ اوس سے یادگار رہا کہ جو مذکور ہوا اب حال ابو یزید اور اوسکے لشکر کا سنیئے راوی اس حکایت سراپا غرابت کو اسطرح بیان کرتا ہے کہ جب دوسرے روز صبحکو شبرنگ کے قتل کی خبر جبران کو پہونچی اوسنے اپنا گریبان چاک کیا اور بحال خراب ابو یزید و شداد کے پاس آکے تمام حال بیان کیا ابو یزید نے کہا آخر معلوم بہی ہوا کہ یہہ کام کسکا تہا اوسنے کہا یا امیر الکفار ہرچند مینے تفحص کیا لیکن کچہہ حال معلوم نہوا اور یقین ہے کہ یہہ کام عیاران اسلام کا ہوگا یہہ کہتا

اور خاک پر لوٹتا تہا کیونکہ شبرنگ کو بجاے فرزند کے جانتا تہا شداد نے کہا اگرچہ
مین ابہی سوار نہین ہو سکتا لیکن حدید بن حداد پہلوان کو کہ مثل میرے ہے حکم کرتا ہون
تاکہ وہ جا کے شہر کو مسخر کرے اور ایک متنفس کو زندہ نچہوڑے القصہ دوسرے روز حدید بن
حداد فرزند خواندہ شداد با فوج گران تسخیر قلعہ کے واسطے سوار ہوا کفار باگرز و عمود قلعہ کیطرف
متوجہ ہوے مہتر طرفنگ وغیرہ عیار بالاے قلعہ تہے سعید توپ انداز نے مہتر طرفنگ سے کہا کہ
جو کچہہ مین کہون اسپر عمل کرو پہر دیکہو مین کس طرح حدید کو معہ دیگر کے واصل جہنم کرتا ہون عیارون نے
قبول کیا اور سب خاموش ہو گئے کفار نے دیکہا کہ اہل قلعہ مطلق حرکت نہین کرتے بعضون نے کہا کہ بسبب
خوف کے اونکا یہہ حال ہے القصہ جب یہہ فوج قریب پہونچی اوسوقت سعید نے توپ کو سر کیا ضرب
توپ سے حدید معہ تین ہزار آدمیون کے ناپدید ہوا اور دود توپخانہ نے عالم کو گہیر لیا جب
ہوا صاف ہوئی کفار نے دیکہا کہ قلعہ اپنے حال پر ہے مگر حدید ناپدید معہ تین ہزار آدمیون کے
جہنم واصل ہوا لشکر باقی ماندہ نے یہہ حال جا کے شداد و ابو یزید سے کہا ابو یزید نے کہا
کہ سواے شداد کے یہہ کسی مین قدرت نہین ہے کہ قلعہ کو مسخر کرے شداد نے حدید کے
ماتم مین گریبان چاک کیا حمران بن حمرہ نے عرض کی کہ مین حقیقت ہماسے قلعہ سے واقف ہون
یہہ قلعہ نہایت مستحکم ہے اسکا ہاتہہ آنا مشکل بلکہ محال ہے مگر جب اس قلعہ مین آذوقہ تمام ہو
اور اہل قلعہ گرسنگی سے بتنگ ہون تو شاید اوسوقت قلعہ تمہارے ہاتہہ آئے شداد نے
کہا اے نابکار تو نے بیشتر کیون نہ کہا تا کہ حدید قتل نہوتا حمران نے کہا مین حدید کو ایسا سمجہا تہا
کہ یکایک قتل ہو شداد نے کہا اس صورت مین قلعہ پر میر یورش کرنا بیفائدہ ہے اسقدر
صبر کرنا چاہیے کہ اہل قلعہ گرسنگی سے بتنگ ہون اور اوسوقت تک زخمی بہی مر جائین ابو یزید نے
یہہ راے بہت مناسب ہے تا کجا آخر قلعہ فتح ہوگا شداد نے کہا اے حمران و اے ابو یزید

میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ میں اوسوقت تک بیکار نہ ہون ابو یزید معہ لشکر گران قلعہ کی محاصرہ میں مشغول ہے اور میں لشکر لیکے افریقیہ کو جاؤن کہ اکثر ناموس ان علویون کے اوس شہر میں ہیں اوس شہر کو مسخر کرکے دختر رکن الملک کو اپنے قابو میں لاؤن اور اونکی اولاد کو قتل کرون ابو یزید نے شداد کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا ای سگ مردانہ باش القصہ شداد ایک لاکھ بیس ہزار سوار کی جمعیت سے معہ جمران افریقیہ کی طرف روانہ ہوا جب یہ خبر وحشت اثر مہدیہ میں منتشر ہوئی عجب طرح کی ہیبت مہدیہ میں آشکار ہوئی کیونکہ شاہزادہ اسمعیل اور پہلوان دو دلاور سب زخمی تہے اور سلطان بزرگ کا بسبب بیماری کے سب سے زیادہ حال بد تہا دونون سلطانون کا تخت برابر بچھا تہا جب افریقیہ کی طرف شداد کے جانیکی خبر سلطان نے سنی آہ سرد کہینچی اور آنکھون سے اشک جاری ہوے اور بکرر کلمہ کفی باللہ وکیلا زبان پر جاری ہوا اور اہل افریقیہ کو سپرد خدا کیا اور شہر و اونکے واسطے مناجات کرنا شروع کی

جانا شداد بدنہاد کا افریقیہ کی طرف اور جنگ کرنا دلاور جلادت آئین سے یعنے امیر جلال الدین کا شداد سے اور زخمی ہونا اوس امیر کبیر کا اوس کافر کے ہاتہ سے مثل دلاوران دیگر کے اور مارا جانا شداد کا ✤

واقفانیکہ در سخن فرد اند ✤ شرح این داستان چنین کردند ✤ کہ جب شداد ایک لاکھ بیس ہزار سوار کی جمعیت سے معہ جمران افریقیہ کیطرف روانہ ہوا منزل بمنزل آتے آتے قریب پہونچا مہدیہ کا تمام حال اہل افریقیہ کو معلوم ہوتا تہا امیر جلال الدین نے بارہا ملکہ عالیہ خاتون سے مہدیہ جانیکی اجازت طلب کی ملکہ عالیہ خاتون نے امیر کو رخصت ندی اور فرمایا کہ مجھکو خوف ہے کہ شاید فوج کفار اس طرف بہی آے اوسوقت مشکل ہوگی اس شہر میں تمہارا رہنا مناسب ہے اب کہ جاسوسون نے شداد بدنہاد کے آنے کی خبر امیر جلال الدین و ملکہ عالیہ خاتون نے

بیان کی ملکہ نے امیر مذکور سے کہلا بہیجا کہ یا امیر جس بات کا مجکو اندیشہ تہا وہی اب ظاہر ہوا
امیر نے عرض کی کہ اے ملکۂ آفاق اب مین رخصت ہوتا ہون یا اوس ملعون بیدین کو قتل کرتا ہون یا بہی
برادران اپنا نیکا شریک ہوتا ہون ملکہ نے امیر کو سپرد خدا کیا اور اوس دلاور نے چالیس ہزار سوار کی
جمعیت سے شہر کو پس پشت رکہکے لب دریاے افریقیہ خیمہ برپا کیا اور اوسی مقام کو میدان
جنگ مقرر کیا لیکن گو یا ملکہ کو امیر کے زخمی ہونے سے آگاہی تہی کہ اسباب تحصن و قلعہ بندی
بہی مہیا کر کے توپ و تفنگ سے برج و فصایل کو آراستہ کیا اور جو برج کہ میدان جنگ کیطرف تہا
اوسمین ملکہ خود آکے بیٹہی شاہزادہ معز الدین ابو الحسن جو ہر کا سن گیارہ سال چار ماہ کا
تہا اور شاہزادے نے تا حال سواے تحصیل علم و ورزش و تیر اندازی و غیرہ کے دوسرا
کام نہین کیا تہا او شاہزادہ نہایت صاحب حیا تہا لیکن ابو الحسن تحصیل علم بہی کرتا اور فنون
عیاری اور رندگی بہی حاصل کرتا تہا اور نہایت شوخ طبع تہا چنانچہ مضمون میمون کا او پر ذکر ہوچکا ہے
القصہ جب شداد نزدیک پہونچا امیر جلال الدین کو اس مضمون کا نامہ لکہا کہ یا امیر
مینے سنا ہے کہ تم بہادران روزگار و دلاوران زمانہ ہو اگر عقل بہی ہو تو مین تمکو ایک نصیحت
کرتا ہون اور وہ یہہ ہے تمنے سنا ہوگا کہ مینے سلطان کو چک سے معہ جمیع دلاوروں کے
کیا سلوک کیا یعنی حیات مین اون سب کو قتل کیا اگر ایک ماہ یا دو ماہ زندہ رہے تو کیا ہوگا آخر
تیغ اژدر دم سے جانبر نہو نگے پس تم کیون اونکی حمایت کر کے اپنے کو مہلکہ مین ڈالتے ہو
مناسب یہہ ہے کہ آکے میری ملازمت اختیار کرو جو ملک پسند کروگے تمکو عنایت کرونگا اور مینے
ملکہ عالیہ خاتون کے حسن کی نہایت تعریف سنی ہے اسوقت تو کچہ نہین کہتا مگر وقت پر کہا جائیگا
جب نامہ امیر جلال الدین کو پہونچا امیر نے نامہ کو پڑہکے پارہ پارہ کیا اور فرمایا کہ تمام لوگ
اسپہ پیشاب کرین اور ایلچی کا منہ سیاہ کر کے گدہے پر سوار کیا اور نہایت ذلت سے

اوسکو رخصت کیا شداد کو جب یہہ خبر پہونچی نہایت برہم ہوا اور کہا کہ آجتک میرے ایلچی سے
کسی نے یہہ سلوک نہین کیا القصہ طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز بعد صف آرائی مراد ق کوہی
شداد سے رخصت ہوکے میدان مین آیا سعید مکی نے اوسکے مقابل جاکے اوسکو قتل کیا
الحاصل دس روز کی جنگ مین ہر روز تین چار کفار قتل ہوتے تھے اور دوسرے روز اسی قدر
مسلمان شہید ہوتے تھے تا اینکہ قریب بیس کفار اور اسیقدر مسلمان قتل ہوے ملکہ عالیہ خاتون کو
برج سے بذریعہ دوربین یہہ مقدمات دیکھتی تھین اور اپنی نادانی پر گریہ کرتی تھین و شاہزادہ معز الدین
یہہ تماشا دیکھنے سے اسواسطے منع کرتی تہین کہ یہہ صاحبقران زادہ ہی شاید اسکی طبیعت برہم ہو
القصہ ایک شب شداد نے اپنے نام طبل جنگ بجایا امیر جلال الدین نے بہی اپنے نام طبل جنگ کا
حکم دیا دوسرے روز بعد آراستگی صفوف قتال و جدال اوس طرف سے شداد بدنہاد اور اس طرف سے
امیر جلال الدین عالی نژاد میدان مین آے اور بہم نگاہ دو چار ہوے جسوقت شداد نے امیر جلال الدین کو
دیکھا معاملہ ایلچی یاد کرکے بسبب غصہ کے کانپنے لگا اور کہا ای بنی برگشتہ بخت مینے تجکو کیا برا
لکھا تہا کہ تو نے میرے نامہ اور ایلچی سے وہ سلوک کیا آخر مین وہی دلاور ہون کہ ضرب شمشیر
اژدرہم سے جمیع دلاورون کے دماغ سے سوداے پہلوانی دفع کرکے اسجانب آیا ہون
امیر جلال الدین نے کہا باش ای نابکار و ای ناپاک غدار تجکو کیا لازم تہا کہ ملکہ عالیہ خاتون کا
نام اوس طرح لے اب شداد کو دریافت ہوا کہ امیر جلال الدین کا غصہ اسی سبب سے تہا
بعد ازان کہا کہ ای امیر جلال الدین جبتک زندہ ہو حمایت کرو جسوقت تیغ اژدرہم سے شہید
ہوگے اوسوقت خاموش ہوگے امیر نے کہا تجسے دوسرا کام بہی ہوسکتا ہی یا فقط اسی شمشیر زہر آلود کے سبب سے
اپنے کو پہلوان جانتا ہے شداد کو یہہ کلمہ امیر کا ناگوار ہوا اور کہا ای امیر جلال الدین
مین تجسے بزور کشتی و پہلوانی جنگ کرونگا اور اس شمشیر سے جنگ نکرونگا کیا تم مجکو کمزور سمجھتے ہو

یہہ کہکے نعرہ کیا اور اپنی تعریف مین ان دو نو بیتون کو تکرار کیا ــــ منم شداد کند زور و قوت ⁂ بہ پیشم خوک صحرائی چہ پشم است ⁂ اگر سلطان دنیا آید درین دم ⁂ بخاکش افگنم چون وقت خشم است ⁂ اوسکے کلام رزالت آمیز پر امیر نے خندہ کیا آخر باہم نیزہ بازی شروع ہوئی مگر ایک کو دوسرے پر غلبہ نہوا الحاصل کشتی شروع ہوئی امیر جلال الدین نے دل مین انصاف کیا کہ مین اس ملعون کو ایسا نہ جانتا تہا القصہ شداد نے کہا یا امیر جلال الدین اپنے تمنے جنگ شمشیر موقوف کی بزور دست و بازو تمسے لڑونگا یہہ کہکے شمشیر شاطر کو دیدی اور امیر جلال الدین سے دست و گریبان ہوگیا الحاصل تین روز و شب باہم کشتی ہوئی وقت گرسنگی قدرے طعام کہا کے پہر کشتی مین مشغول ہوتے تہے امیر جلال الدین نے کہا کہ آفرین ہو تجہہ مین تجکو ایسا زورآور نہ جانتا تہا لیکن آخر روز سویم کہ ہنوز غالب و مغلوب تمیز نہوا تہا کہ شداد بدنہاد نے یکایک امیر کو غافل کرکے اور شاطر سے شمشیر لیکے غلاف سے کہینچی اور جیتک امیر خبردار ہون اوس لعین نے امیر پر شمشیر کا حربہ کیا اور کہا ہر چند کہ مین تمپر اور تم مجپر غالب نہوے لیکن تمکو اس زخم شمشیر سے تمہارے برادرون سے ملحق کرتا ہون یہہ کہکے امیر کے سر پر تلوار ماری اور چار انگشت زخم امیر کے سر پر آیا امیر جلال الدین کا لشکر یہہ حال دیکہکے شداد پر دوڑا اور مغلوبہ واقع ہوئی امیر جلال الدین کو عیار سپیدا اٹہا لے گئے اور اوسیوقت ملکہ کے حکم سے امیر جلال الدین کو شہر مین داخل کیا اہل لشکر بہی شہر مین داخل ہوے اور دروازہ بند کیا اور قلعہ بند ہوے شداد نے بعد فراغ مغلوبہ کے ہر چند سعی کی کہ قلعہ مین داخل ہو لیکن میسر نہو آخر قلعہ کا محاصرہ کیا ملکہ خود قلعہ کا اہتمام کرتی تہین اور جو ہر بہی با وجود اوس سن و سال کے کوشش کرتا تہا شہزادہ معز الدین صاحبقران کو اس امر کا نہایت رنج تہا اور کفار ہر روز آگے بڑہتے آتے تہے ملکہ عالیہ خاتون معہ خواتین

دیگر کے ہر روز مناجات کرتی تہین اور مہتر ہوشنگ بن مہتر طرفنگ برادر کلان مہتر زنگ
ملکہ کے ہمراہ تہا چنانچہ جوہر بعض امور عیاری بین اوسکا شاگرد ہے مہتر ہوشنگ نے ہر چند سعی کی
کہ شداد کو جلا اوے مگر بسبب جمران بن جمرا کے میسر نہوا ایک روز کفار نے اہل قلعہ پر یورش کیا
اور قریب تہا کہ قلعہ فتح ہوجاے ملکہ عالیہ خاتون معہ خواتین دیگر کے سر برہنہ مناجات کرتی ہتین
شہزادہ معز الدین نے اپنی مادر سے کہا کہ اے مادر مہربان مین بہی معہ اپنے برادر جوہر کے اس برج مین
مناجات کرتا ہون یہہ کہکے اوس برج مین گیا اور دونون نماز مین مشغول ہوے چار کنیزین برج
مین انکے ہمراہ تہین اور اوسطرف شداد نے قسم کہائی تہی کہ کل جبتک قلعہ کو فتح نکرونگا آرام
نکرونگا دوسرے روز کہ خورشید خاور نے دریچہ برج حوت سے سر نکالا شداد بدنہاد مسلح و
مکمل ہوا اور گرز گران سنگ خارا شکن ہاتہہ مین لیکے تسخیر قلعہ افریقیہ کا متوجہ ہوا اور مسلمانونکا
حال نہایت ابتر تہا اور اوس شب کو تمام اہل افریقیہ گریہ وزاری و نالہ بیقراری مین مشغول تہے القصہ
جب شداد بدنہاد تسخیر قلعہ کا متوجہ ہوا کفار نے چار جانب سے قلعہ کی طرف رخ کیا اور سب سے
زیادہ شداد بن شدید پلید کوشش کرتا تہا یعنی گرز گران ہاتہہ مین تہا اور زرہ پہنے تہا
اور سپر فراخ دامن دست چپ مین تہی اور سب کے آگے آگے چلا جاتا تہا اور قلعہ مین شور قیامت
برپا تہا اس اثنا مین بلطف قادر قدرت نما و کریم کارساز نے ہمتا یہ وہ بیابان سے ایک گرد مختصر
نمودار ہوئی سہ کہ ناگہ ز تقدیر رب مجید ٭ یکی مختصر گرد آمد پدید ٭ چہ گردی کہ سامان فضل خدا ست ٭
نکوگرد چشم و دل اولیا ست ٭ فرج یافتہ جسم خاکی ازو ٭ عدوی حذر ابلہی ازو ٭ جب دامنہ
گرد شگافتہ ہوا ایک سوار [illegible]
بعد ازان لہالہا امیر جلال الدین [illegible] لعل نگار پہنے ہوے اور نقاب انداختہ مانند
برق لامع کے کہ آیہ یکاد البرق یخطف الابصار بہم اوسکے مشابہ ہے حق کفار مین صادق آتا تہا
نمودار ہوا اور اوسکا مرکب بہی مانند برق و باد کے جست وخیز کرتا تہا یکی مرکبی چون شہاب تہی

فروزان زبرج شرف کوکبی ٭ بجستن چو برق و برفتن چو باد ٭ ہمانا کہ از برق و از باد زاد ٭ بلبسی رسید کے
اگر بروشش ٭ زمین سوختی از شرار آتشش ٭ خود مع لعل نگار سر پہ و شمشیر کمر بین و سپر پشت پر نیزہ ہاتھ
مین لیئے ہوے اور عیار نقاب دار بہی لعل پوش جلو مین اس شان و شوکت سے میدان مین آیا
کفار و اہل قلعہ اوسکو دیکہکے حیران ہوے لیکن اوس سوار یکتاز نے بہو تجکے ایسا نعرہ کیا کہ
زمین صحرا اوسکی ہیبت سے کانپنے لگی حتی کہ مرکبون نے رم کیا چنانچہ یہ دو بیت اوستاد کے
اوسیکی شان مین صادق آتی ہے ٭ چنان نعرہ زد آن یل اندر مصاف ٭ کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف
یکے نعرہ آمد ز حلقش بدر ٭ کہ آہن بدلانرا و ریدہ جگر ٭ بعد ازان اوس نقابدار شہریار نے منیب سے یا
کہ اے شداد بد نہاد اب ان بیچارون سے کیا چاہتا ہی ایک پہلوان اس شہر مین تہا وہ بہی
تیرے ہاتہہ سے زخمی ہوا اے ملعون خدا سے شرم کر تو ذ عورتون کی قتل پر کمر باندہی ہے اگرچہ
شداد نے یہ آواز سنی لیکن جب اوسکو معلوم ہوا کہ ایک سوار سے زیادہ نہین ہے
اوسنے کچہہ اوسکا خیال بہی نکیا اور قلعہ کی طرف اوسیطرح متوجہ رہا جب نقابدار نامدار نے
دیکہا کہ شداد نہین پہرتا دوبارا منیب سے کہا کہ ای حرامزادے ادہر آ کہ تیرا حریف مین ہون اول
مجکو جواب دے بعد ازان تجکو اختیار ہے شداد اب بہی نہ پہرا لیکن اپنے سردارون
اور سپاہ سے کہا کہ کیا تم سب برائے تماشا کہڑے ہو تم مین سے ایک شخص جاکے اس
گمنام روپوش کو جواب دے اخرج دمشقی کہ جملہ شجاعان شام سے تہا نقابدار کی طرف متوجہ ہوا
نقابدار نے اوسکے تمام حربے رد کرکے مع مرکب اوسکو چار ٹکڑے کیا جیح و صحیح اوسکی بعد گرگئے
اور نقابدار نے اونکو بہی جہنم مین واصل کیا اور خود لشکر کفار پر جا پڑا اور یہ اشعار گویا اوسیکی شان
مین موزون کیئے ہین ٭ بروز نبرد آن یل ارجمند ٭ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ٭ برید و درید و
شکست و ببست ٭ یلانرا سر و سینہ و پا و دست ٭ تہوڑے عرصہ مین قریب ستر کفار نامور کے

اوس نقابدار نے قتل کئے اور طرفہ یہہ کہ اوس پیادہ نقابدار نے بہی کہ جو جلو مین تنہا ساتہہ آدمی
اسطرح ضرب خنجر سے قتل کیے کہ ناظرین انگشت بدندان تہے جمران بن جمران نے یہہ حال دیکہکے
شداد سے کہا کہ اے شداد آمین تجکو ملک الموت کو دکہاؤن شداد متعجب ہوکے پہر اور
کہا جو کوئی ہو اول مین اوسکو قتل کرلون بعد ازان تسخیر قلعہ مین مشغول ہون یہہ کہکے نقابدار کے
مقابل آیا نقابدار کو نہایت قصیر القامت دیکہہ کے کہا کہ اے نقابدار گمنام یہہ کون سا طریقہ ہے
نقابدار نے کہا ایکہر امزادے حملہ کر اور طریقہ دیکہہ لے شداد نے کہا مجہسے تیرا عداوت کا
سبب کیا ہے اور تو کہان سے آیا ہے اور تیرا نام کیا ہے نقابدار نے کہا اے ملعون
بیار آنچہ داری ز مردی نشان ٭ کہ در رزمگہ نیست جای زبان ٭ اے نابکار لازم نہین ہے کہ اسرار الٰہی
تجہہ ایسے کفار پر ظاہر ہون ملکہ عالیہ خاتون بہی بالاے برج سے بذریعہ دوربین وہ تماشا
دیکہتی تہین اور نصرت نقابدار کی پروردگار سے دعا کرتی تہین مہتر ہوشنگ سے پوچہا کہ تم اس
نقابدار کو جانتے ہو ہوشنگ نے قسم کہا کے عرض کی کہ مین نہین جانتا اور اس مقدمہ مین غلام کو
سب سے زیادہ حیرت ہے بلکہ مین اوسکو فرشتہ آسمانی تصور کرتا ہون لیکن جب شداد ہمزبانہین
خفیف و خوار و ذلیل ہوا نیزہ پکڑکے نقابدار کی طرف متوجہ ہوا نقابدار نے طعن سویم مین نیزہ
اوسکے ہاتہہ سے بدر کیا شداد نے عمود اوٹہایا نقابدار نے تین ضرب عمود سپر فولادی پر ردکین شداد نے
عمود بہی ہاتہہ سے پہینکدیا اور قبضۂ شمشیر پر ہاتہہ ڈال کے کہا کہ یہہ طمانچۂ اجل ہے نقابدار نے
ایک ہاتہہ مین سپر لی اور دوسرے ہاتہہ کو خالی رکہا جسوقت شداد نے سپر پر شمشیر لگائی نقابدار
قدرے سپر کو نیچا کردی اور دست راست سے ایسا طمانچہ مارا کہ شداد کے دو دانت ٹوٹ گئے
شداد نے شمشیر کو میان مین رکہکے کہا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا نقابدار نے کہا بسم اللہ
اپنے دل کا یہہ بہی ارمان نکال لے القصہ عرصۂ تین ساعت کی کشتی مین نقابدار نے اوسکی کمر

زنجیر مین ہاتھ ڈال کے کہا کہ خبردار ہو جا الحاصل نقابدار نے نعرۂ اللہ اکبر کرکے اوس کافر کو زور
اول مین ہاتھ پر علم کر لیا لیکن اوسکی کمر زنجیر ٹوٹ گئی اور او سنے زمین پر گر کے بھاگنے کا قصد کیا
اور شمشیر اژدر دم سے نقابدار پر حملہ کیا نقابدار نے اس مرتبہ بزور دست و بازو اوسکے ہاتھ سے
شمشیر چھین لی اور اوسی شمشیر سے اوسکو قتل کیا ؎ قضا گفت گیر و قدر گفت وہ ٭ فلک گفت
احسن ملک گفت زہ ٭ بیک لحظہ ان ناصبی جان بداد ٭ توگفتی کہ ہرگز ز مادر نزاد ٭ سر پر شور ش
تہ خاک بہ ٭ جہان از تن نجس او پاک بہ ٭ لیکن جسوقت نقابدار دلاور اوس کافر سے جنگ کرتا تھا
حمران بن حمر ابھی ایک طرف استادہ تھا اور عیار نقابدار کہ وہ بھی نقابدار تھا ایک طرف کھڑا تھا
ناگاہ عیار نقابدار نے حمران کے عقب مین آکے ایسی ہول اوسکے سر پر لگائی کہ اوسکی کلاہ
دس قدم پر جا گری حمران نے حیران ہوکے عقب مین نگاہ کی عیار نقابدار کو دیکھا برہم ہوکے
کہا کہ ای خانہ خراب یہہ کیا حرکت تھی نقابدار عیار نے کہا ای حرامزادے مین تجھسے ایکبات کہتا ہون
میرے آقا و تیرے آقا مین باہم جنگ ہوتی ہی پھر ہم کسواسطے کھڑے ہوکے تماشا دیکھین حمران نے
برہم ہوکے کہا ای خیرہ سر کیا تم ہمارے قتل کیواسطے آئے ہو یہہ کہکے نقابدار عیار کو خنجر مارا غرضکہ
باہم جنگ مین مشغول ہوے حمران عیار زبردست اور خنجر بازی مین بے بدل تھا جسوقت کہ اوس نقابدار نے
شداد کو قتل کیا حمران نے جست کی نقابدار عیار نے ایسی کمند ماری کہ وہ اوسمین اولجھ کے
گر پڑا نقابدار عیار نے ایسا خنجر اوسکے پہلو پر مارا کہ حمران بھی جہنم واصل ہوا القصہ جب یہہ دونون
بے ایمان جہنم واصل ہوے کفار نے گریبان چاک کیئے اور بحال خراب ان دونون نقابدارون
کی طرف متوجہ ہوے غرضکہ جنگ مغلوبہ شروع ہوئی اور نقابدارون نے اونکو قتل کرنا شروع کیا
ملکہ عالیقدر نے جب شداد کا قتل ہونا ملاحظہ کیا دروازۂ قلعہ کھول کے فوج باہر بھیجی چونکہ لشکر کفار
بے سردار تھا اکثر قتل ہوے اور قلیل بھاگ گئے اور کچھہ لوگون نے ایمان قبول کیا لیکن ملکہ عالیقدر نے

مہتر ہوشنگ و سید اعز الدین وغیرہ سے کہلا بہیجا کہ میری طرف سے جاکر اس
نقابدار عالی مقدار کو دعا کہو اور شکریہ ادا کرکے اوسکو منزل لائق مین لاکے بٹہاؤ اور مجلس شاہانہ
برسم ضیافت اوسکے واسطے آراستہ کرو اور اگر ہوسکے تو اوسکا نام و نشان بہی دریافت کرو
کہ یہہ جوان کون ہے کہ فی الحقیقت وہ صاحبقران ہو کہ جسنے ایسے ملعون کو کہ جسنے تمام بہادران
اور دلاوروں کو معہ سلطان کو چابک سے زخمی کیا تہا کس خوبی سے جہنم واصل کیا حقا کہ رستم و
افراسیاب اس دلاور کے حلقہ بگوش ہین سید اعز الدین و مہتر ہوشنگ وغیرہ نے
ملکہ کے حکم سے اوس نقابدار کو لاکے ایک مکان بادشاہی مین بٹہایا اور ملکہ بہی اوس
مکان سے قریب تہی اور ملکہ اوس نقابدار کی محبت مین بنجود ہوگئی تہی اور غرفہ سے بار بار نقابدار کو
دیکہتی تہی اور ہر وقت محبت زیادہ ہوتی تہی حیران تہی کہ آیا یہہ جوان کون ہے کہ جسکے دیکہنے سے
میرے دل مین محبت زیادہ پیدا ہوتی ہے بعد اسکے ملکہ نے طرب افزا خواص سے کہا
کہ تو جاکے میرے فرزند شہزادہ معز الدین اور جوہر کو اپنے ہمراہ لے آ تاکہ وہ بہی اس
جوان نقابدار سے ملاقات کرین کہ ایسے دلاوروں کا دیکہنا ضرور ہے طرب افزا خواص اوسی
برج مین گئی کہ جہان شہزادہ مناجات مین مشغول تہا اوسکو معہ جوہر کے نماز مین مشغول پایا
طرب افزا نے صبر کیا کہ جب شہزادہ نماز سے فارغ ہوگا تو اوسکو حکم ملکہ سے آگاہ کرونگی
غرضکہ اوسنے مدت تک صبر کیا مگر شہزادہ نماز سے فارغ نہوا اور اسقدر رکعت کو طول دیا تہا کہ
گویا تمام قران رکعت دل مین پڑہا جو کنیزین شہزادے پر مقرر تہین اونسے پوچہا کہ شہزادہ
کس وقت فارغ ہوگا اونہون نے کہا ہم نہین جانتے القصہ طرب افزا تنگ ہوکے پہر
ملکہ کی خدمت مین آئی اور تمام حال بیان کیا ملکہ نے حیران ہوکے پہر طرب افزا سے کہا جاؤ
اور کہو کہ ای شہزادے تم جسواسطے نماز و دعا مین مشغول تہے فضل الہی سے

اوسکا سرانجام ہوا یعنی شداد بد نژاد نقابدار نوجوان کے ہاتھہ سے کہ جسکے نام و نسب کا
حال ہمکو معلوم نہین ہے قتل ہوا تم تشریف لاؤ اور نقابدار سے ملاقات کرو طرب افزا پہر گئی
اور شہزادے اور جوہر کو نماز مین مشغول پایا اوس کنیز یاسمن نے اوس سے پوچھا کہ یہہ نماز کب تک
ختم ہوگی یمن و یاسمن نے کہا کہ ہنوز رکعت اول ہے یہہ سنکے طرب افزا کے ہوش
جاتے رہے اور ایک لحظہ کے بعد ملکہ کا پیغام باواز بلند بیان کیا لیکن کچھہ جواب نہ سنا آخر
بتنگ ہوکے ملکہ کی طرف روانہ ہوئی لیکن ایجانب سید اعز الدین و مہتر ہوشنگ نے
نقابدار کو مسند پر بٹھا کے نہایت خاطر و مدارات کی اور ملکہ کی طرف سے دعا کہکے کہا کہ
ملکہ عالیقدر رخ انور سے نقاب دور کرنے اور اظہار نام نسب کیواسطے کہتی ہین نقابدار نے کہا
کہ اے سید و اے مہتر اگر مجھکو اپنا افشای راز منظور ہوتا تو مین نقاب کیون ڈالتا لیکن ابھی
مین مصلحت دیکھتا ہون کہ نقابدار رہون القصہ ہر چند سماجت کی لیکن نقابدار نے قبول نکیا
جسقدر نقابدار نقاب دور کرنے مین مضائقہ کرتا تہا اوسیقدر ملکہ کا شوق زیادہ ہوتا تھا
آخر ملکہ نے خواجہ سعادت کی زبانی کہلا بھیجا کہ مین تمکو مثل شہزادہ معز الدین کے اپنا فرزند
جانتی ہون خیر اگر اورون سے اپنا راز پوشیدہ کرتے ہو مگر اپنی مادر سے پوشیدہ نکرو مین
تمہاری بجاے والدہ کے ہون نقابدار نے جواب مین کہا میری طرف سے عرض کرو کہ
اگر ملکہ کو ناگوار نہو تو میری یہہ عرض ہے کہ جب مجکو بجاے شہزادہ معز الدین کے جانتی ہین
تو ملکہ ہمسے بھی روپوشی نکرین ہم بھی اپنے چہرے سے نقاب دور کرینگے اس بات سے مہتر ہوشنگ
اور سید اعز الدین کمر دبیر سے تہے آزردہ ہوے اور کچھہ اونکے خیال مین آیا الا خاموش رہے
لیکن ملکہ نے جواب مین کہلا بھیجا کہ اگر تمہارے روبرو ہوجاون تو جائز ہے کہ تمہاری مادر ہون
لیکن تم جانتے ہو کہ مین شوہر کی محکوم حکم ہون دوسرے عورت ہون مجھہ مین اور تم مین بہت

فرق ہے نقابدار نے کہا جو کچھ ہوا اگر فی الواقعہ میری مادر ہو تو مجھسے روپوشی نکرنا چاہیے والّا ہم بھی
اپنی صورت نہ دکھائیں گے القصہ یہانتک نوبت پہونچی کہ ملکہ نے حجرے میں بیٹھکے روبرو پردہ
زنبوری آویزان کیا اور نقابدار نامدار کو روبرو اوسی حجرہ بٹھا کے خود باتیں کرنا شروع کیں اور کہا
کہ ای فرزند والا و نور چشم اوس احسان کے مقابل کہ جو تمنے مجھپر اور تمام اہل شہر پر کیا ہے دل
نہیں چاہتا کہ تمہارا احوال مہمل رہے اور میں اسواسطے اصرار کرتی ہوں کہ اگر تمہارا نام و نسب ظاہر ہوگا
تو داستانوں میں بھی تمہارا احوال بیان ہوگا بس میں چاہتی ہوں کہ تمہارا نام و نسب بھی ظاہر ہو تا کہ میں تمکو
یاد کرکے دعا کیا کروں نقابدار نے کہا [illegible] بعد الحمد میں بھی ایسا جانتا ہوں
کہ تمہارے لیے [illegible] ہوا ہوں لیکن چونکہ میری زبان سے بالفعل یہہ نکل گیا کہ روی گرامی بے نقاب
دیکھوں ملکہ نے کہا ای فرزند کیا کروں آئینہ حجاب بالغ ہے نقابدار نے کہا جبکہ میں تمہارا فرزند ہوا تو حکم
آئینہ حجاب سے نکل گیا اس اثنا میں طرب افزا نے آکے شہزادے کی نماز کا حال بیان کیا
ملکہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ نماز تازہ بنے آج دیکھی ایک نے کہا کہ طفل ہیں اسیطرح اونکے خیال
میں آیا ملکہ نے برہم ہو کے فرمایا کہ جسطرح ہو سکے اونکو میرے پاس لے آؤ اور جوہر کو کھینچ لاؤ
یقین ہے کہ اوسی نے اس طرح کی نماز معز الدین کو تعلیم کی ہوگی طرب افزا تو اوس طرف گئی
اور اسطرف ملکہ نے نقابدار سے کہا کہ ای فرزند آخر میری بات قبول نہیں کرتے اور میںنے وہ سلوک
تمسے کیا کہ کسی سے نہیں کیا اس مقام تک کوئی نہیں آیا خیر اگر اپنا منہ نہیں دکھاتے ہو تو نام
و نسب بیان کرو نقابدار نے کہا کہ ای والدہ مکرمہ و ای قبلہ و کعبہ جبکہ ہم اپنا نام و نسب بیان کریں
تو اپنا مونہہ بھی دکھائیں کیونکہ یہہ دونوں امر لازم و ملزوم ہیں اور ای والدہ صاحبہ اگر قبل اسکے
کہ ہم اپنا مونہہ دکھائیں تم ہمارے روبرو چلی آؤ تو خوب ہے والّا میں شرط کرتا ہوں کہ بعد نقاب ورنگے
البتہ تم اپنی شکل مجکو دکھاؤ گی اسبات سے لوگوں کے دل میں کچھ اور گمان ہوا اور کنیزیں آپسمیں کہتی تھیں

کہ یہہ نقابدار بہت شریر ہی ظاہر مین تو مادر کہتا ہی اور باطن مین کچہ اور ارادہ ہے یعنی اسکے دلمین یہہ گمان ہے کہ جسوقت ملکہ ہمکو دیکہے گی ہم پر عاشق ہوجائیگی القصہ بعد اسکے نقابدار نے کہا کہ ای والدہ مجکو تمہاری خاطر عزیز ہے مین اپنے چہرے سے نقاب دور کرتا ہون یہہ کہکے اپنے چہرے سے نقاب دور کی اور اوسکے عیار نے بہی نقاب دور کی جسوقت کہ ملکہ اور سید اعزالدین اور ہوشنگ کی نظر ان دراوج خورشید کمال پر پڑی ہر ایک حیرت سے مبہوت ہوگیا یعنی جمال شہزادہ فلک شوکت قدر قدرت مریخ صلابت مشتری سعادت خورشید رفعت پناہ ماہ مثال خورشید برج ہمت و اجلال صاحبقران زمانہ استقبال و حال شاہزادہ معزالملک و الدین کو دیکہا اور دوسرا جو ہمراہ تہا ملکہ بعد حیرت بہزار سعی گویا ہوئی اور فرمایا ای فرزند سچ کہو کہ تمہہ مین اور اونمین کہ جو درمیان برج کے نماز طولانی مین مشغول ہے معزالدین کون ہے شہزادے نے ہنسکے کہا کہ ای والدہ معظمہ معزالدین مین ہون کہ بتوفیق خدا شداد کو مینے قتل کیا اور نماز گزار میر ابرادر خواندہ عمید بن عماد جنی ہی اور وہ کہ بصورت جوہر نماز کرتا ہے وہ عمید کا پسر عم عمید جنی ہے اور یہہ حال کہ مین کیونکر گیا اور شداد کو کیونکر قتل کیا نہایت عجیب و غریب ہی اسکو بہی عرض کرونگا اب ملکہ کو یقین ہوا کہ وہ نماز احاطہ طاقت بشری سے دور تہی کہ ہر رکعت مین اسقدر طول دیا تہا اور علاوہ اسکے طرب افزا نے آگے کہا کہ ای ملکہ ہزار افسوس کہ شہزادہ اور ابو الحسن جوہر سکا یک اوس جزیرے سے غائب ہوگئے ملکہ نے شہزادے کو اندر طلب کر کے گلے لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا اور جوہر پر بہی نہایت مہربانی فرمائی اور اپنے فرزند سے حال پوچہا بیان کرنا شہزادہ معزالدین کا حقیقت خواب اور ملکہ کے دل سے حیرت و اقعہ کو دفع کرنا شاہزادے نے عرض کی کہ ای قبلہ و کعبہ جسروز شداد بدنہاد نے اہل قلعہ پر عرصہ کارزار تنگ کیا تہا اور مجکو یقین ہوگیا تہا کہ کل قلعہ ہمارے قبضہ سے نکل جائیگا مینے بسبب رنج کے اوس شب و روز کچہہ نکہایا اور تمام

فلان گوشۂ باغ مین ہین اور جو ہر عبادت مین مشغول رہا مگر میرا قصد ہوا کہ کسیطرح قلعہ سے نکلون
مگر ممکن نہوا کیونکہ مجکو معلوم تہا کہ تم مجکو نہ جانے دوگی ناچار ہوکے مناجات شروع کی آخر
عالم واقعہ مین ایک بزرگ ظاہر ہوے اور اونکی صورت مانند ماہتاب کے درخشان تہی اونہون نے
مجہپر مہربانی کرکے کہا کہ ای فرزند عالی قدر والا امکان واہ صاحبقران اگرچہ تمہاری صاحبقرانیکا
وقت ظہور نہین آیا اور اوسوقت مین ابہی چند سال باقی ہین لیکن اوٹہو کہ تمہاری دعا درگاہ باریمین
قبول ہوئی کل جاکے شداد کو قتل کرو مینے کہا ای بزرگوار اگر یادر مجکو نچہوڑین تو کیا کرون فرمایا
واقعہ وہ گوارا نکرینگی لیکن مجکو ایک تمہارا دوست نبی جان کہ اوسکو تمہارے خاندان سے
دعوی غلامی ہے تم سے ملاقات کریگا اپنا مطلب اوس سے بیان کرنا وہ تمہاری مہم کو حسب دلخواہ
سرانجام دیگا بعد اسکے کہ شداد کو قتل کرو فلان حجرہ کہ اسی قلعہ مین ہے وا کرنا اور فلان
صندوق سے فلان ثمر نکالنا اور وہ ثمر دو عدد تہے ایک تو مینے تمہارے جد سلطان ابو القاسم
محمد مہدی کو دیا کہ جسکے سبب اونہون نے ثعبان کو قتل کیا اور دوسرا ثمر وقت رخصت اونکو
دیا کہ اسکو باحتیاط تمام رکہو گویا یہہ آج کے واسطے تہا ای شاہزادہ معز الدین تم اوس
ثمر کو کہ ضرر السموم اوسکا نام ہے فلان فلان ادویہ مین اوسکا مرہم اور حلوا بنا کے خود بہی اوس
حلوے کو نوش جان کرو اور سلطان کو چکہوا دو اور ان دیگر کو بہی دو اور مرہم اونکے
زخموں پر لگاؤ فضل الہی سے وہ سب تندرست ہو جاینگے اور دولت کفار کا زمانہ اب گیا یہہ
فرماکے نظر سے غائب ہوگئے جب مینے اون جناب کا اسم شریف پوچہا فرمایا کہ میرا نام
شیخ وحید الدین معمر ہے مینے بیدار ہوکے جوہر سے یہہ حال بیان کیا اوسنے کہا
شہریار مین بہی حاضر تہا مجہسے فرمایا کہ حمران بن حمزہ کو تم قتل کرو جب صبح ہوئی ہم اس فکر مین تہے
کہ یکایک دو طفل وجیہ آئے اور ہمکو سلام کیا مینے اونکا حال پوچہا اونہون نے کہا ای شہریار

ہم تمہارے غلام زادے ہین عمید بن عماد جنی ہمارا نام ہے میرے پدر نے طلسم آہوان مین
تمہارے جد کی ملازمت کی تہی اور جس روز تمہارا تولد ہوا مین بہی اوسی روز پیدا ہوا میرے پدر نے
سن ہفت سالگی مین مجکو لاکے تمکو دکھایا اور کہا کہ روز تولد اس شاہزادہ صاحبقران کے
تو بہی تولد ہوا ہے مینے غائبانہ تمہارا حلقۂ غلامی اپنے کان مین ڈالا بعد ازان میرے پدر نے
قضا کی مین گاہ گاہ تمہارے پاس آتا تہا اور بطریق خفیہ تمکو دیکہہ جاتا تہا آج تمکو متفکر دیکہہ کے
ظاہر ہوا تاکہ تمہارا حال دریافت کرون اور یہہ میرا ابن عم حمید نام ہے اور تمہارا غلام ہے اے
والدہ مہربان جب مینے یہہ حال سنا نہایت خوش ہوا اور اپنا تمام حال معہ خواب کے بیان کیا
عمید نے کہا اے شہریار طلسم آہوان سے ایک دست سلاح لعل نگار سلطان نے میرے
پدر کو عنایت کیا تہا وہ حاضر ہے تمکو معہ جوہر کے قلعہ سے لیچلونگا اور خود معہ حمید کے تمہاری اور
جوہر کی شکل سے یہان رہونگا تاکہ تمہاری والدہ کو ظاہر نہو مینے خوش ہوکے قبول کیا اور آخر
ایسا ہی ہوا کہ ایک اسپ و نیزہ اور سلاح لعل نگار اوسنے لاکے مجکو دیا اور فضل خدا سے میرا خواب
سچ ہوا اور مینے شداد کو قتل کیا جب شہزادے نے یہہ حال بیان کیا اوسوقت عمید
و حمید بہی ظاہر ہوئے ملکہ نے دونونکو فرزند کہا اور انعام دیکے رخصت کیا بعد ازان
ثمر حرز السموم صندوق سے نکال کے اور مرہم و حلوا تیار کرکے ملکہ و امیر جلال الدین و
شاہزادہ معز الدین و ابو الحسن جوہر و مہتر ہوشنگ مہدیہ کی طرف روانہ ہوئے

انکی داستان موقوف کرکے دو کلمہ احوال مہدیہ اور حال وفات سلطان قائم بامر اللہ اور شکست ابو یزید کی سنئے

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب دلاوران اسلام معہ سلطان کو جنگ کے
تیغ اژدر دم سے زخمی ہوکے مہدیہ مین داخل ہوئے اور لشکر اسلام بہی بسبب نے فرار کیے

عیاروں کے مشورے سے شہر میں چلا آیا اور سلطان فلک جاہ کا حال بسبب امراض شدیدہ کے روز بروز بدتر ہوتا تھا اور زمانہ غشی نے اسقدر طول کیا تھا کہ شاید شبانہ روز مین دو ساعت غشی سے نجات ہوتی تھی سلطان کوچک بھی اپنے پدر کے پاس تھے امیر مجاہد الدین وغیرہ بھی اپنے اپنے مکانون مین تھے اور حکیم ابو المسیح و استا سالم جراح انکے علاج مین مشغول تھے مگر کچھ فایدہ نہوتا تھا قریب ایکسو بیس آدمیون کے زخمی تھے بس ہر روز قریب تین چار آثار کے مرہم تیار ہوتا تھا تمام دوا خانہ خالی ہوگیا تھا لیکن کسی زخمی کو اسقدر آرام نہوا کہ ایک شب بآرام خواب کرے اور غم سلطان فلک جاہ سلطان کوچک کے دل پر علاوہ تھا اور بسبب کثرت لشکر کے شہر مین کسیقدر گرانی بھی تھی اور یہہ امر بھی پریشانی مردم کا باعث تھا ابو یزید پلید آہستہ آہستہ چند سلابت کوچے بناکے قلعے کے نزدیک چند توپین لیگیا تھا اس سبب سے زیادہ اہل اسلام کے دل پر ہراس غالب تھا اسی ایام مین تاریخ بارہوین شوال [illegible] ہجری شب جمعہ کو سلطان فلک جاہ نے آنکھہ کھولی اور سلطان کوچک سے فرمایا اے فرزند عالی قدر کل نفس ذائقۃ الموت لباس حیات آدمیان مستعار ہے اور اوسکا اساسہ عمر نہایت ناپایدار ہے ؏ آری اساس عمر کسی پایدار نیست ٭ دار فنا محل ثبات و قرار نیست ٭ اے فرزند ہر مصائب پر شاکر و صابر رہنا اور جادۂ عدالت سے ایک قدم انحراف نکرنا مینے تمکو اپنا ولیعہد کیا برادران و اقربا سے بخوبی سلوک کرنا اگر مین اسی ایام مین اس عالم سے انتقال کرون میری وفات کو پوشیدہ کرنا تاکہ دشمن دلیر ہوکے تسخیر قلعہ مین سعی نکرین یہہ کہکے بیہوش ہوگئے سلطان کوچک و امیر مجاہد الدین و امیر خلیل و امیر ناصر الدین وغیرہ اوسوقت حاضر تھے سلطان کوچک اور سردارون نے اسقدر گریہ کیا کہ جسکی حد نہین بعد نصف شب کے شدت گریہ سے سلطان وغیرہ کو اندک غفلت طاری ہوئی ناگاہ آواز کلمہ شہادت سلطان کوچک کے کان مین آئی آنکھہ کھول کے دیکھا کہ سلطان بزرگ کلمہ پڑھتے ہین سلطان کوچک نے پوچھا اے پدر بزرگوار خیر تو ہے

سلطان نے کہا اے فرزند الوداع الوداع یہہ کہکے اور سبکو اپنے عقائد پر شاہد کرکے کلمہ پڑھا
اور نام ائمہ معصومین زبان پر جاری کرکے رحلت کی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اغفرلہ وارحمہ اس سلطان عالیجاہ کا
زمانہ سلطنت دس سال تہا دلاوران اسلام یہہ حال دیکہکے باہر چلے آئے خواتین نے جب یہہ خبر سنی
ملکہ عالم افروز وغیرہ نے شور و غوغا کا قصد کیا سلطان کوچک نے موافق وصیت پدر کے سبکو
منع کیا اور اوس عالی درجات کی وفات کو مخفی کرکے باہر آئے امیر مجاہد الدین و امیر خلیل و
امیر یعقوب و امیر ناصر الدین وغیرہ نے اوسی وقت شب مین سلطان کوچک کو بزور تخت پر
بٹہاکے اونسے بیعت کی اور جشن جلوس فتح پر موقوف رکہا بعد ازان سلطان کوچک نے
فرمایا اے دلاوران صاحب شوکت واے بہادران عالی ہمت واے نامداران صاحب یقین واے برادران
دین واے پہلوانان دور از کبر و غرور واے بہادران سراپا ہوش و شعور اب تمہاری کیا مصلحت ہے
میرے خیال مین یہہ آتا ہے کہ جبتک یہہ ملعون پلید یعنی ابو یزید وفات سلطان سے خبردار ہو مین
یورش کرکے اوسکے لشکر پر جا پڑون اور جنگ مغلوبہ کرون کہ حصاری ہونے سے نہایت تنگ ہون
اور حصاری ہونا ہمارے واسطے عار ہے سبہون نے کہا ہماری بہی وہی رائے ہے کہ جو سلطان کی
رائے ہو اور ہم بندہ حکم ہین اور مصلحت بہی یہی ہے القصہ سلطان اسمعیل نے کہ اب اونکا سلطان
فلک قدر خطاب ہوا ہے یہہ مقرر کیا اور سلطان جنت منزل القائم بامر اللہ کو بطریق امانت
دفن کرکے صبح روز جمعہ کو اوس حالت زخمداری مین سلاح پہن کے باہر نکلنے کا قصد کیا سب
امراے نامدار بازخمہاے گران اسپان عربی پر سوار ہوکے بہیئت اجتماعی سلطان فلک قدر
کے ساتہہ روانہ ہوے تمام فوج بہی ہمراہ ہوئی ایک مرتبہ دروازہ قلعہ کہولا اور ایک عیار کو
ابو یزید کے پاس بہیجکے سلطان فلک قدر نے اوس سے کہلا بہیجا کہ اے ابو یزید ہم تیرے
محاصرے سے تنگ آئے ہین اور ہمکو معلوم نہین کہ ہمارے سرداروں کے زخم کب تک اچہے ہون

آج روز بازار سعادت و شہادت ہی ہم تجھسے ایک جنگ مغلوبہ کرینگے دیکھیے خدا کسکو فتح دیتا ہی
جب یہ خبر ابو یزید کو پہونچی اوسنے اوسیوقت نقیبونکو بہیجکے تمام سردارونکو طلب کیا اور اونسے
حال کہکے تیاری لشکر کا حکم کیا القصہ تمام کفار مسلح و مکمل ہوئے اور بہ توقع مناسب اعلی سوار ہو
ابو یزید بہی تخت فیلان پر سوار ہوکے میدان کی طرف روانہ ہوا اور اوسجانب جب سلطان فلک قدر
معہ دلاوران اسلام قلعہ سے باہر آئے کفار انکو زخمی جانتے تہے شمشیر و گرز و نیزہ لے کے
یا یزید و یا مروان گویان دلاوران دین و بہادران نصرت قرین کی طرف متوجہ ہوئے بہادران اسلام نے
بہی کرار غیر فرار علی ابن ابی طالب اسد اللہ الغالب سے نصرت طلب کرکے شمشیرین غلاف سے
کہینچین اور اون لعینون پر جا پڑے ٥ یکی با دم تیغ گردن برید :: یکی با سنان چشم جوشن درید
یکی گفت گیر و یکی گفت ہان :: بگردون بر آمد فغان یلان :: یکی گفت بحر و ش مردانہ :: یکی گفت خاموش
فرزانہ :: یکی زد بفرق و یکی بر کمر :: دو حصہ نمود و بیفگند سر :: دو لشکر بہم یکدگر آمیختند :: بہ تیغ و سنان خون
ہم ریختند :: نہ در دل پدر را غمی از پسر :: نہ پروا پسر را ز جان پدر :: ز خون خلائق دران دشت کین
محیط بلا موج زن بر زمین :: چنان گرم ہنگامہ جنگ شد :: کہ راہ نفس در گلو تنگ شد :: القصہ
ایسی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ فلک پیر نے باوجود گردش لیل و نہار کے ایسی جنگ کم دیکہی تہی
کفارون نے بہی اوس جنگ مین بہت کوشش کی لیکن دلاوران شمشیر زن و بہادران صف شکن نے
اونپر عرصہ کارزار تنگ کیا باوجود اوس زخمداری کے دونون ہاتہون مین تلوارین لئیے ہوئے
شمشیر زنی کرتے تہے اہل لشکر بہی داد دلاوری دیتے تہے اوس مغلوبہ مین امیر مجاہد الدین
دلاور نے اخنس بطیس و قیس کوفی کو معہ بارہ کوفیون اور شامیون کے قتل کیا اور سرداران
دیگر نے ایک سو اسی کفار کو جہنم واصل کیا اور امیر یعقوب نے اسیمہ بن خزیمہ اور برہام بن
ابرہہ کو معہ دس سردارون اور ایک سو ستر آدمیون کے قتل کیا امیر ناصر الدین نے بسلوق

بن بسراق کوفی کو معہ سو آدمیون کے قتل کیا امیر یوسف نے شلتاق بن یلیاق کو معہ پانچ سردار
اور ایکسو ساٹھہ آدمیونکے قتل کیا امیر خلیل اور امیر جلیل اور امیر سلطان نے لائق بن یلداق
بصری و ہزل بن ہزال یمنی و نفیس بن منقوس لسائی کو معہ دو سو آدمیون کے قتل کیا امیر
شجاع الدین و امیر اسد و امیر غضنفر و امیر علاء الدین نے املاق بن شغلاق مسقطی و بطال
بن بیطال و نکیس بن مکنوس و ہیطلہ بن ہیطال کو معہ پانسو آدمیون کے قتل کیا اور لاقوس
دمشقی کو چیر ڈالا امیر صلاح الدین نے تلقوس زنگی کو قتل کیا القصہ ہر ایک سردار نامدار نے تین
چار سردار معہ سو دو سو کفار کے قتل کیے اور تعریف جنگ سلطان فلک قدر المنصور بقوت اللہ
اسمعیل بن احمد سے زبان قلم عاجز و قاصر ہے مگر یہہ قطعہ شاہنامہ کا باوجود تکرار کے اونکی
تعریف و توصیف مین مناسب ہے بروز نبرد آن یل ارجمند ٭ بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند ٭
برید و درید و شکست و بہ بست ٭ یلانرا سر و سینہ و پا و دست ٭ بہرجا کہ شمشیر او کار کرد ٭ بسی کے را دو
کرد و دو را چار کرد ٭ مگر تیغ او آیت سجدہ بود ٭ کہ بودش سر سرکشان در سجود ٭ غرضکہ جنگ کنان
قریب پہونچکے عمار کو قتل کیا بعد اوسکے ایک فیل کی خرطوم کہ جس ہاتھی پر ابو یزید کا تخت تھا
تیغ سے قلم کی وہ لعین تخت سے اوترکے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے لشکر کو تحریص جنگ مین
کوتاہی نکرتا تھا لیکن اوسکا لشکر بھی اسقدر قتل ہوا کہ کشتون کے پشتے ہوگئے اور بقیۃ السیف بھاگے
ابو یزید اونکو گالیان دیتا تھا مگر وہ سماعت نکرتے تھے کہ ناگاہ ایک پیادہ گرد آلود نے آکے ابو یزید کو
سلام کیا ابو یزید نے پوچھا تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اوسنے کہا مین شداد کا
ملازم تھا اور مژدہ میرا نام ہے ابو یزید نے کہا شداد کا کیا حال ہے اوس پیادے نے
اول گریہ کیا بعد ازان تمام حال بیان کیا جب ابو یزید نے یہہ سنا کہ شداد بھی جہنم واصل ہوا
اوس پیادے کو قتل کیا بعد ازان اپنا گریبان چاک کیا ابو یزید کے جلودار نے کہا اگر اب قتل ہونا

منظور ہے تو خیر والا تا پائداری نگیر کہ اسکے بعد بہاگ گئے کہ ہی فرصت نہ لگی ابویزید نے عنان کرب
پہیر کے فرار بر قرار اختیار کیا قریب تین ہزار آدمی اوسکے ہمراہ بہاگے اور باقی طعمہ تیغ غازیان
اسلام ہوئے لیکن سلطان فلک قدر گردون بارگاہ یعنی المنصور نقوت اللہ جب اوس
ملعون یعنے ابویزید کے بہاگنے پر مطلع ہوئے فرمایا ای دلاوران نامدار و ای بہادران نصرت
شعار اس حرامزادے کو زندہ بچانے دو کہ مبادا بار دگر فساد برپا کرے اور چونکہ اوسکے بہاگنے کی
سمت معلوم نہ تہی اس سبب سے امیر ناصر الدین فیروزان کی جانب اور امیر خلیل قیروان کیجانب
اور امیر یعقوب بیابان کی جانب اور امیر یوسف کوہستان کی جانب روانہ ہوئے کیونکہ اسی
چار جانب کفار بہاگے تہے اور معلوم نہ تہا کہ ابویزید کس فوج کے ہمراہ گیا ہے اور یہ سردار جب اول بہاگے ہوؤنکے
قریب پہونچتے تہے اونکو قتل کرتے تہے تا اینکہ دس دس بیس بیس آدمی باقی رہگئے اور اونکو اہل
دیہات نے قتل کیا لیکن امیر سلطان جس طرف گئے تہے ابویزید بہی تین ہزار آدمیون سے
اوسی طرف بہاگا تہا شام کو ایک کوہ کے نیچے اوترے جاسُس و لاسس دو سردار بہی اوس فوج مین تہے
ابویزید نے اونسے کہا اے لا اور و یزید و مروان نے مجہسے کہا تہا کہ تو جہی کی خبر کبہی تو مہربان ہونگے
لیکن شداد بدنہاد کے حال پر افسوس ہے کہ کس بیکسی سے قتل ہوا اون دونون نے کہا
تم سلامت رہو بعد اس گفتگو کے سب خواب مرگ مین گئے ابویزید کی ایک محبوبہ تہی کہ وہ بہی
ابویزید کے ساتہہ بہاگی تہی سلیطہ خوش اندام اوسکا نام تہا جب ابویزید خواب مرگ مین گیا
سلیطہ جاسس کے پاس آئی اور اپنا اظہار تعلق کیا جاسس نے کہا مین یزید کی خاطر سے تیری نگاہداری
کرتا ہون القصہ اوس سے روسیاہی کی بعد ازان لاسس نے کہا اے سلیطہ مجہسے تیرا کیا حال ہوا اوسنے
کہا اگر تو مجکو چاہتا ہے تو مین بہی تجکو چاہتی ہون لاسس نے کہا اے جاسس یہ ابویزید کی محبوبہ ہے
اگر ہم دونون اسکی خدمتگذاری بجا لائین تو عیب نہین ہے القصہ بعد جاسس کے لاسس نے اوسکی کارروائی کی

مشغول ہوا اس عرصہ مین ابو یزید بہی بیدار ہوا اور اوسکو بستر پر نہ دیکہکے تفحص کنان وہان پہونچا
کہ جہان سلیطہ لا مسس سے مختلط تہی ابو یزید نے تو اوسکو دیکہا مگر اونہون نے اوسکو نہ دیکہا
اور یہہ حرامزادہ تیر انداز بے بدل تہا ایک تیر مین اون دونونکا کام تمام کرکے اپنے مقام پر چلا آیا
صبحکو جب جاسس آیا ابو یزید نے کہا تیرے برادر پر غضب یزید و مروان نازل ہوا کہ اوسنے
اپنے ولینعمت کی بی بی سے ایسا ارادہ کیا تہا دونون اپنی سزا کو پہونچے اب جاسس کو معلوم ہوا
کہ لامسس کو ابو یزید نے قتل کیا بہ ہباۂ قدسوسی ابو یزید کے دونون پانون اوٹہا لیئے اور چاہتا تہا
کہ زمین پر مارکے اوسکو قتل کرے اس عرصہ مین جاسوس خبر لائے کہ ابو ترابیون کی فوج آ پہونچی
جاسس دمشقی خوف سے گر پڑا اور ابو یزید نے اوٹہکے اوسکو بہی قتل کیا اور خود سوار ہوکے
بہاگا لیکن امیر سلطان نے پہونچکے قریب ہزار آدمیون کے قتل کیئے اور دو ہزار متفرق ہوگئے
مگر ابو یزید کے ساتہہ پانسو آدمی گئے قضارا امیر سلطان بہی دو ہزار آدمی کی جمعیت سے اوسیطرف
روانہ ہوا کہ جسطرف ابو یزید گیا تہا لیکن ابو یزید ایک غار مین پہونچکے اوترا اور اون پانسو
آدمیونمیسے بہی دوسو آدمی متفرق ہوکے ہلاک ہوئے اور تین سو آدمی اوسکے ہمراہ اوس غار مین پہونچے
اور ایک اشترسباب بہی ابو یزید کے ہمراہ تہا اور شتربان کی بی بی نہایت جمیلہ تہی کہ شتربان محض
اوسکے واسطے یہہ مشقت گوارا کرتا تہا اور اوسکو اشتر پر سوار کرتا تہا اور خود پیدل چلتا تہا ابو یزید
بعد زہر مار کرنے دو تین کالچون کے خواب مرگ مین گیا آخر شب زن اشتربان قضای حاجت کو گئی
ابو یزید بہی جانسن گویان اوسکی عقب مین گیا اور قصد کیا کہ اوس سے روسیاہی کرے زنکہ نے
اوس نابکار کو دیکہکے فریاد کرنی شروع کی مگر ابو یزید اوس سے دست بردار نہوا اور وہ گالیان دیتی تہی
ناگاہ اشتربان نے بیدار ہوکے اپنی بی بی کی آواز سنی اور ایک چوب دست لیکے وہان پہونچا
اور یہہ حال دیکہکے بغیر پرسش حوال ابو یزید کو زیر چوب رکہہ لیا لیکن وہ حرامزادہ بہی قوی ہیکل

ونے حیاوشت۔ یداالقلب تہا زیر چوب ہی اوس عورت سے روسیاہی کی اور بعد فراغ اشتربان کو
قتل کیا اور اپنے بستر پر آیا اس عرصہ مین امیر سلطان کی فوج کا غلغلہ اوسکے کان مین پہونچا
اور سراسیمہ سوار ہوا مگر اوسکے گہوڑے مین طاقت رفتار نہ تہی اس مرتبہ چالیس آدمی ابو یزید کے
ہمراہ روانہ ہوے اور باقی متفرق ہوے امیر سلطان نے پہونچکے اون سبکو قتل کیا ہر چند
ابو یزید اون لوگون سے کہتا تہا کہ مجہسے دست بردار ہو کہ تمہارے طفیل سے مین بہی قتل ہونگا وہ
لوگ کچہہ سماعت نکرتے تہے اور اوسکے عقب مین وہ چالیسون آدمی چلے جاتے تہے یہانتک
کہ ایک دریا پر پہونچے ابو یزید نے گہوڑا پانی مین ڈالدیا چونکہ مرکب مین طاقت نہ تہی وہ غرق
ہونے لگا اور ابو یزید شناور نے بدل تہا گہوڑے سے اوترکے شنا کرنے لگا اور اپنا تمام
اسلحہ اور پوشاک اوتارکے دریا مین ڈال دیا اور برہنہ روانہ ہوا وقت شبکو ایسی جگہہ پہونچا
کہ مظفر بن اقطاع کہ اب امیر مظفر الدین اونکا خطاب ہے بعد بارہ سال کے سلطان کی
ملازمت کو آتے تہے اور اب اوسی دریا کے کنارے اوترے تہے اور اوس شب ابو یزید کی
کم بختی سے لشکر مظفر مین ایک حادثہ ہوا تہا اور وہ حادثہ یہہ ہے کہ ایک گاذر اپنی دختر پہ
عاشق ہوکے اوس سے طالب وصل تہا اور دختر اوس سے ناراض تہی اوس گاذر نے اوس
دختر کو ایسا طمانچہ مارا کہ وہ مرگئی لوگ اس ماجرے سے خبردار ہوکے دوڑے اور وہ گاذر بہاگکے
اوسی دریا مین کود پڑا اور وہ گاذر سن و سال اور بشرہ و رنگ مین ابو یزید سے بہت مشابہ تہا
جب لوگ اوس گاذر کو دریا پہ تلاش کرنے آئے وہ گاذر تو نہ ملا مگر ابو یزید اونکے ہاتہہ آگیا لوگون نے
اوسیپر گاذر کا گمان کرکے اوسکو گرفتار کیا اور پانی سے نکالا اور اسقدر اوسپر کفش کاری کی کہ تمام بدن
اوسکا ورم کرگیا ہر چند ابو یزید داد و بیداد کرتا تہا اور کہتا تہا مین وہ شخص نہین ہون مگر کون سنتا تہا
زنگ کی اور سیاہی تیل مین ملاکے لائی اور اوسکے موہنہ پر مل دی اور اوسکی مادر نے قدرے

گہلا کے منہ مین ڈال دیا الغرض یہہ صلاح ہوئی کہ صبحکو شہزادہ مظفر کے پاس اسکو لیجیں کے
سزا دلوائین گے غرضکہ تمام شب چوب و سنگ بیم ولکد سے اوسکی خدمت گذاری کی جب صبح ہوئی
اوسکو امیر مظفر الدین کی بارگاہ مین لائے اور تمام حال بیان کرکے کہا کہ اس کمبخت نے ایک
دختر کے حق مین ایسا ارادہ کیا تہا اور ہمنے اوسکو گرفتار کیا امیر مظفر نے اوس سے کہا اے
بدبخت ملعون تو نے ایسا ارادہ کیون کیا تہا ابو یزید نے کہا ای شہریار ان گاذرون سے غلطی ہوئی
مین کہان اور وہ دختر کہان مین تباہی بخت سے اس دریا مین تہا انہون نے مجکو گرفتار کرکے
ناحق زد و کوب کی بحق یزید و مروان یہہ سب جہوٹے ہین شہزادہ مظفر کو معلوم ہوا کہ یہہ
ناصبی ہے لیکن بنظر عدالت چاہا کہ اس امر کو تحقیق کرون بعد ازان فرمایا کہ اسکے موہنہ سے سیاہی
دور کرو جب اوسکا موہنہ دہو یا گیا تو معلوم ہوا کہ یہہ کانا ہے امیر مظفر الدین نے کہا کہ وہ گاذر
یہی ہے جسکی ایک آنکہہ کانی ہے اوسکے داماد نے متفکر ہوکے کہا کہ ای شہریار اس سے قبل تو یہہ
کانا نہ تہا مگر ضرب چوب و چماق سے شاید کانا ہوگیا ہو القصہ یہہ اس گفتگو مین تہے کہ امیر سلطان
پہونچے اور دریا کے کنارے جاتے تہے آخر اونکو معلوم ہوا کہ یہہ لشکر امیر مظفر کا ہے
غرضکہ لشکر مین آکے باہم ملاقات کی امیر سلطان نے تمام حال بیان کیا امیر مظفر فتح خداداد
شکر خدا بجالائے اور زخمداری سلطان کو حیات اور وفات سلطان القائم بامر اللہ پر
روئے اس عرصہ مین ابو یزید نے باہر جانیکا قصد کیا لوگ اوسکے مانع ہوئے اور کہا کہ بے اجازت
امیر تجکو جانے نہ دینگے ابو یزید نے کہا امیر کو معلوم ہو گیا کہ مین وہ گاذر نہین ہون پہر مجسے کیا
کام ہے لوگون نے امیر سے عرض کی امیر سلطان اور امیر مظفر اوسکی طرف متوجہ ہوئے
امیر سلطان نے پوچہا کہ یہہ کون ہے امیر مظفر نے فرمایا کہ ایک گاذر نے ایسا ایسا فعل
کیا تہا اور اوسکے عوض مین اس کو نابکار کو گرفتار کیا ہے امیر سلطان نے جب بنظر غور دیکہا

ابو یزید کو پہچانا اور خوش ہوکے اوسکو گرفتار کیا اور معہ امیر مظفر اردوی معلی کی جانب روانہ ہوے

اب دو کلمہ اردوی معلی سلطانی سے عرض کرتا ہون

کہ جب ابو یزید بہاگا اور چار امیر چار جانب اوسکے عقب مین روانہ ہوے تین امیرون نے
تو فوج کفار کو قتل کرکے مراجعت کی لیکن ابو یزید ان مین سے کسیکے ہاتھہ نہ آیا اور امیر سلطان
کہ سن و سال مین سب سے چہوٹے تہے حق تعالی نے اونکو اوسپر مسلط کیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا
لیکن سلطان فلک قدر گردون بارگاہ المنصور بقوت اللہ اسمعیل بن احمد و امیر مجاہد الدین وغیرہ
دلاور بعد انفصال مقدمہ جنگ شدت درد زخم سے بیہوش ہوگئے اور جب ہوش مین آے
تو شدت درد کو زیادہ پایا حکما اور جراح انکے معالجہ مین مشغول ہوے اور ان زخمیونکو شہر مین لاے
مگر سید عبد الرؤف مکی و سید عبد الحسین طائفی نے کہ یہہ دونون بہی تیغ شداد سے زخمی ہوے
بعد بہاگنے ابو یزید کے شدت زخم سے ببال شہادت پرواز کی اور جراح باواز بلند کہتے تہے
کہ سلطان پر سلطنت اوسوقت مبارک ہوگی اور اس فتح کو اوسوقت فتح کہنا کہ جب یہہ زخم مندمل
ہون اور ان جراحات کا مندمل ہونا فضل خدا پر موقوف ہے غرضکہ اسیطرح سخنان یاس کہتے تہے
اور اس سبب سے زیادہ اہل شہر کو پریشانی تہی اور سلطان فلک قدر اور امرا کا حال ہر روز بدتر
ہوتا تہا اور کسی مرہم سے فائدہ نہین ہوتا تہا چنانچہ ایک شب سلطان پر نصف شب غشی طاری ہوئی
ملکہ عالم افروز غنچہ دہان وغیرہ خواتین نے گریہ و زاری سے قلعہ مہدیہ مین قیامت برپا کی لیکن
صبحکو ملکہ عالیہ خاتون اور شاہزادہ معز الدین کے آنیکی خبر جاسوسون نے بیان کی
سلطان فلک قدر کو اوسوقت کسیقدر افاقہ تہا یہہ خبر سنکے فرمایا خوب ہوا کہ معز الدین آگئے
مین اونکے روبرو اگر انتقال کرونگا تو بہت خوب ہوگا لوگون نے کہا ای سلطان فلک قدر
خدا سے دعا کیجئے اور ایسی باتین زبان مبارک سے نفرمائیے سلطان نے فرمایا کہ شبکو مجہیر

وہ حالت گذری کہ جوتا مرگ یادرہیگی اسی اثنا مین جاسوسون نے آکے جو حال افریقیہ پر
محاصرۂ شداد سے گذرا تہا معہ اوس کارستانی کے کہ جو شاہزادہ معز الدین سے ظاہر ہوئی
بیان کیا امیر و ارکان دولت و سلطان اس نقل سے متعجب ہوئے بعد ایک ساعت کے
جاسوسان دیگر نے آکے عرض کیا کہ ملکہ کے ہمراہ مرہم و حلوا بہی ہے کہ جس سے سلطان و دلاورون کے
زخم کو شفای کلی حاصل ہوگی القصہ جمیع امرای نامدار شاہزادے اور ملکہ کے استقبال کو گئی
اور دو منزل پر شاہزادہ معز الدین کی ملازمت کی شاہزادے نے علی قدر مراتب ہر ایک پر نوازش
فرماکے امیر مجاہد الدین کو عمو کہا اور اسیطرح امیر جلال الدین کو عمو صاحب خطاب کرتے تہے
امیر مجاہد الدین نے امیر جلال الدین سے پوچہا کہ ای برادر بینے کچہہ حال جاسوسونکی زبانی
سنا ہے کیا یہہ صحیح ہے امیر جلال الدین نے کہا یا امیر کبیر بخدای لم یزل اس بات مین ایک سر مو
فرق نہین ہے اس بات سے امیر کو زیادہ حیرت ہوئی القصہ اوس روز مقام کرکے دوسرے روز
روانہ ہوئے بعد چار روز کے مہدیہ مین داخل ہوئے اول شاہزادہ معز الدین اپنے پدر کی
ملازمت بجالائے اور وہ حلوا و مرہم بعنوان پیشکش نذر کیا اور قصہ گذشتہ بہی بیان کیا سلطان
فلک قدر نے اوسیوقت جمیع امرا و ارکان دولت وغیرہ زخمیون کو طلب کرکے شاہزادہ معز الدین کو
ایک کرسی پر کہ جو تخت سے کم نہ تہی بیٹہایا اور فرمایا کہ شاہزادۂ عالی قدر محاصرۂ افریقیہ کا قصہ
معہ نقل خواب کے باواز بلند بیان کرو غرضکہ شاہزادۂ کامران نے ابتدا سے انتہا تک یعنے
آنا شداد بدنہاد کا اور محاصرہ کرنا قلعۂ افریقیہ کا اور زخمی ہونا امیر جلال الدین کا اور خواب مین
دیکہنا شیخ وجد الدین معبر کو اور ارشاد کرنا شیخ وجد الدین کا مقدمہ قتل شداد مین اور
تیار کرنا مرہم و حلوے کا تمام و کمال بیان کیا ہر ایک نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا اور سید کائنات پر درود بہیجا
یہانتک تو غنیمت تہا لیکن بعضے اونمین اعراب بادیہ نشین بدچشم تہے اونکی چشم بد کے اثر سے

اوسی شب شاہزادیکو تپ عارض ہوئی از شاہزادے کا حال اسکے بعد بیان ہوگا لیکن وہ حلوا سلطان نے سب زخمیونکو تقسیم کیا اور سلطان وغیرہ نے معہ امیر جلال الدین کے نوش کیا اور شاہزادہ حیدر و امیر معظم الدین کا حصہ قلعہ فیروزان کی طرف روانہ کیا امیر یعقوب حلوا و مرہم لیکے فیروزان کی طرف روانہ ہوئے القصہ جب مرہم سلطان و امرا کے زخمو نپر لگایا فضل آلہی اور اوس مرہم کی برکت سے عرصہ تین روز مین صحت کلی حاصل ہوئی اور سب نے غسل صحت کیا جا بجا مہد مین حمام گرم ہوئے اور ہر ایک امرا نے حمام مین جاکے غسل صحت کیا بعد اسکے ارباب طرب حاضر ہوئے اور شہر مین آئینہ بندی کی اور یہہ مقرر ہوا کہ بعد آنے شاہزادہ حیدر کے سلطان فلک قدر جشن بپا کرین جبتک امیر یعقوب حلوا و مرہم لیکے فیروزان مین پہونچین اس عرصہ مین ملک محیط نے شدت زخم سے انتقال کیا تہا اور جبلان کی شہادت کا حال اول بیان ہوچکا حاجت تکرار نہین ہے باقی سردار یعنے امیر معظم الدین و ملک بسیط بن محیط و شتناج شہزادی کہ ہمراہ تہے کہ امیر یعقوب پہونچے اور اوسوقت زخمیونکا حال تباہ تہا اور جہنہ ز رنگ انکی خدمت مین سرگرم تہا لیکن جاسوسون نے احوال فتح اور آنا امیر یعقوب کا معہ معجون و مرہم کے شاہزادے سے عرض کیا جب امیر یعقوب قریب پہونچے امیر معظم الدین نے باوجود زخمداری کے اونکا استقبال کیا امیر یعقوب نے حاضر ہوکے شاہزادے کی ملازمت کی شاہزادے نے اونسے معانقہ کرکے کجرفتاری فلک کا گلہ کیا آخر امیر کے واسطے مجلس آراستہ ہوئی امیر یعقوب نے مرہم و حلوا شاہزادے کے پیشکش کیا اور قصہ گذشتہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا شاہزادہ حیدر و امرای دیگر نے پروردگار کا شکر ادا کیا بعد اسکے امیر معظم الدین و مجبول بن جابل شاہ و بسیط بن محیط و شتناج دریانشین نے معجون کہائے اور زخمونپر مرہم لگایا فضل الہی سے عرصہ تین روز مین سب نے غسل صحت کیا بعد ازان اردوی معلی کی جانب روانہ ہوا لا اوس جانب سلطان فلک قدر گردون بارگاہ المنصور

بقوت اللہ اسمعیل بن احمد بن محمد معہ جمیع امرای نامدار و دلاوران نصرت شعار و بہادران دشمن
شکار کہ ہر ایک اونمین بادشاہ تہا بارگاہ جباری مین بیٹھے شاہزادہ معز الدین بہی اپنی کرسی پر کہ
بیغم تخت مرصع اوسکا نام تہا بیٹھے لیکن اوس اعراب کی نذر بد سے ہر شب تپ عارض ہوتی تہی لیکن
اعتنا نکرتے تہے بلکہ دوا بہی نہ پیتے تہے اور کسی سے اسکا اظہار بہی نہین کیا سلطان امیر سلطان
برادر امیر خلیل کا ذکر تے تہے کہ سب امرا جو ابویزید کی تعقب مین گئے تہے واپس آئے امیر سلطان
ابتک نہین آئے اور اونکا حال بہی معلوم نہوا لہذا جاسوس جائین اور اونکا حال دریافت کرکے
خبر صحیح لائین اس اثنا مین معتبر نسیم نے حاضر ہوکے بعد دعا و ثنا عرض کیا کہ یہہ غلام اثناے
بالادوی مین کوہستان کی طرف گیا وہان سے ایک لشکر عظیم الشان کو دیکہا جب اوس لشکر کا حال
دریافت کیا تو وہ لشکر امیر مظفر الدین بن اقطاع اور امیر سلطان کا تہا اور ابویزید کو بہی
اونہون نے گرفتار کیا ہے سلطان یہہ حال سنکے نہایت خوش ہوے اور نسیم کا منہ جواہر سے
بہردیا اور فرمایا کہ سواے امیر مجاہد الدین کے جمیع امرا امیر سلطان و مظفر بن اقطاع کے
استقبال کو جائین اور باہم از تمام اونکو لے آئین سلطان فلک قدر بیرون مسہریہ بارگاہ
جباری مین تشریف رکہتے تہے حاجب و چوبداران باعصاہاے مرصع صف بستہ استادہ تہے
اور اوس ایام مین شہر کو آراستہ کرتے تہے القصہ جب امیر مظفر و امیر سلطان نے حاضر ہوکے
ملازمت کی سلطان نے ہر ایک پر از حد مہربانی فرمائی اور امیر مظفر بن اقطاع کو خلعت خاص
عنایت فرمایا امیر مظفر نے سلطان القائم بامر اللہ کیواسطے کہ اب اونکا فردوس مکان
لقب ہوا ہے بہت گریہ کیا کیونکہ امیر مذکور سلطان کا رفیق قدیم تہا سلطان فلک قدر نے
امیر کو تسلی دیکے کہا کہ مین تمکو باپ کے برابر کے جانتا ہون بعد ازان امیر سلطان کو
گلے لگاکے پیشانی کو بوسہ دیا امیر سلطان نے ابویزید کو پیشکش کیا سلطان اوسکو دیکہکے

شکر الہی بجالاے اور یہہ کلام زبان پر جاری کیا کہ الحمد للہ الذی سلطنتی علی اعدائہ والصلوات علی محمد سید انبیائہ والہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الراشدین بعد ازان ابو یزید سے کہا کہ ای ملعون تجھکو کیا لازم تہا کہ مکتب داری سے استعفا دیکے دعوی سلطنت کرے مگر آجکے روز کا تجھکو خیال نہتا ابو یزید نے کہا ای اسمعیل دنیاے نابود کا یہی طریقہ ہے ایک روز وہ تہا کہ تمہارے جد امام حسین علیہ السلام کا سر کوفہ مین میرے بزرگ ابن زیاد کے روبرو گیا تہا اور اونے منبر پر جا کے یہہ خطبہ اداے شکر مین پڑہا تہا کہ الحمد للہ الذی اظہر الحق والبطل الباطل اور آج وہ روز ہے کہ تمنے مجہپر غالب ہوکے یہہ خطبہ پڑہا سلطان نے یہہ سنکے سر جہکا لیا لوگون نے کہا کہ یہہ مردود کس قدر سخت جان اور بیحیا ہے کہ ابتک اسطرح کی باتین کرتا ہی سلطان نے سر اوٹہا کے کہا کہ ای ابو یزید اگر اب بہی اپنے عقاید سے منحرف ہو تو تیری جان بخشی کرون ابو یزید نے کچہہ سوچکے کہا کہ ای سلطان اسمعیل زندگی کسیکو بری نہین معلوم ہوتی اسواسطے مین زندہ ہون جو کچہہ تم کہو مین قبول کرتا ہون سلطان نے قصد کیا کہ اوس سے دست بردار ہون مہتر ہوشنگ بن ظرفنگ نے عرض کیا کہ ای شہریار مجکو جناب عالی سے تعجب ہی کہ اس ملعون کو آپ راست گو سمجہتے ہین ہرگز اسکی پیشانی مین نور اسلام نہین پاتا یہہ ترس جان سے ایسا کہتا ہے آخر کار دغا کریگا سلطان نے فرمایا ای ہوشنگ شرع ظاہر پر ہے ہوشنگ نے سلطان کے کان مین کہا کہ گل معروف سے اسکا امتحان کیجئے سلطان نے فرمایا تمنے خوب کہا اور گل معروف طلب کیا ابو یزید بہی اوسکے حال سے مطلع تہا کیونکہ اوس گل کی حقیقت بارہا سنی تہی القصہ جب وہ گل آیا ابو یزید نے کہا ای اسمعیل یہہ بہی سحر بنی ہاشم ہے گل سحر پر اعتبار کرنا بیجا ہے یہی اور سچ تو یہہ ہے کہ مین بہی اون بزرگون کی محبت ترک نکرونگا سلطان نے برہم ہو کے جلاد کو طلب کیا اسی اثنا مین مہتر شمال نے عرض کی کہ ای شہریار ملک فیروزان سے ایک قاصد آیا

ایک زن جمیلہ کہ آثار زہد و تقوی اوسکی جبین سے ظاہر ہین حاضر ہوئی ہی اور بار چاہتی ہے اور مستغیث معلوم ہوتی ہے سلطان نے اوس عورت کو طلب کرکے حال پوچھا اوس عورت نیک بخت نے اول سلطان کو بزبان فصیح دعا دی بعد ازان زار زار مثل ابر نوبہار گریہ کرکے عرض کیا کہ اے شہریار یہہ ضعیفہ ہلال قیروانی کی زوجہ ہی کہ جو سوداگرون مین غلامی اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ مین اپنا نظیر نرکہتا تہا اور اس کنیز کا نام بدرہ مغربیہ ہی مین اپنے شوہر کی عاشق تہی اور وہ میرا عاشق تہا ہر چند کہ ہمارے کوئی فرزند نتہا مگر بسبب محبت باہمی کے اصلا غم فرزند نتہا ناگاہ یہہ کافر پلید یعنے ابو یزید قیروان پر مسلط ہوا اور ہمارا تمام مال و متاع غارت کیا اور میرے شوہر کو گرفتار کیا چونکہ اوسکے عقیدے سے مطلع تہا اوسکو طلب کرکے کہا کہ اے ہلال اگرچہ تو میرا آشنای قدیم ہے اور مین تجکو خوب جانتا ہون اور تیرے عقیدے سے بہی آگاہ ہون اگر اب اپنے عقیدہ سابق کو ترک کرے تو مین تجکو اپنا مقرب کرون اور اگر ایسا نکریگا تو تجکو اوس عذاب سے قتل کرونگا کہ جو باعث خندہ مردم ہو چونکہ میرا شوہر محب صادق تہا اوسنے قبول نکیا اے شہریار اس کافر نے اوسکو قفس مین ایک میمون کے ساتھ بند کیا اور جب اوس مرحوم پر زیادہ عذاب کرنیکا قصد کرتا تہا تو اوس میمون کو گرسنہ رکہتا تہا وہ حیوان حالت گرسنگی مین اوس مرحوم کا گوشت کاٹتا تہا تا آنکہ عرصۂ چند روز مین اس صدمے سے اوسنے وفات پائی جب اس حال کی مجکو خبر پہونچی بعد جزع فزع کے ریاضت شاقہ مینے شروع کی اور خدا سے اس کافر کی ہلاکت کیواسطے موافق اپنے شوہر کے درخواست کرتی تہی ایک روز سید شہید نے عالم واقعہ مین مجہسے فرمایا کہ میرے فرزند اسمعیل کی خدمت مین جا ابو یزید کو اوسنے اسیر کیا ہے اوس سے اپنی داد خواہی کی درخواست کر اسوجہ سے امیر کی خدمت مین حاضر ہوئی سلطان نے اوسکے حال پر نہایت مہربانی کرکے ابو یزید کو اوسکے حوالے کیا اور کہا جس طریق سے تیرا مزاج چاہے اسکو قتل کر اور اپنی شوہر کا قصاص لے بدرہ نے

عرض کی کہ مین بہی مثل اپنے شوہر کے اسکو بوزینہ سے ہم صحبت کرونگی سلطان نے فرمایا
تجکو اختیار ہے جب بدرہ ابو یزید کو لیکے بارگاہ سے باہر آئی ایک پیادے نے بدرہ کو سلام کرکے
کہا کہ اے عفیفہ تمکو سلطان ابو الحسن جوہر برادر و عیار شاہزادہ معز الدین طلب کرتا ہے القصہ
بدرہ جوہر کے خیمہ مین آئی جوہر نے اوسکو کچہہ زر نقد دیکے ابو یزید کو اوس سے لیلیا اور جوہر نے
خود مدت سے بوزینہ میمون باز سے تیار کرائے تہے چنانچہ یہہ حال اوپر بیان ہو چکا ہے
الحاصل اوس میمون باز کو طلب کرکے کہا کہ اب میمون کو تو نے کس قدر تعلیم دی ہے میمون باز نے
میمونکو معہ اوس ملحد کے حاضر کیا میمون قفس مین تہا جس وقت وہ ملحد اوس قفس مین گیا میمون نے
اوس سے کام شروع کردیا ابو الحسن جوہر نے کہا مین ایسا ہی چاہتا تہا بعد ازان اوس شخص کو
تو قفس سے نکال لیا اور ابو یزید کو بجاے اوسکے قفس مین بند کیا میمون سمجہا کہ یہ وہی شخص ہے
اوس سے اوسی فعل کا قصد کیا اور جب ابو یزید نے اوس کام مین تامل کیا تو بسبب نافرمانی کے
ابو یزید کو میمون نے جابجا کاٹا اور اوسکی تمام بدن سے خون جاری ہوا اور جوہر کے حکم سے اوس قفس کو
چارسو بازار مین رکہدیا اور سب لوگ اوسکا تماشا دیکہتے تہے القصہ تین روز تک یہی تماشا رہا کہ ہر ساعت
ابو یزید سے میمون روسیاہی کرتا تہا اور لوگ خندہ کرتے تہے آخر کار سلطان عالیمقدار کو یہہ خبر
پہونچی سلطان نے ہنسکے فرمایا کہ اسقدر ابو یزید کو جو بوزینہ کے ساتہہ قفس مین بند کیا میری مرضی
نتہی کیونکہ بدرہ اسی طرح چاہتی تہی لیکن یہہ امر جو اس شوخ طبع نے کیا میرے خلاف تہا لوگون نے
عرض کی کہ شہریار اس امر مین آپ دخل ندین اور یہہ جوہر کی راے پر چہوڑ دیجئے تاکہ یہہ نابکار نہایت
ذلیل ہوکے مرے اور یہان دو روایتین ہین ایک یہہ کہ ابو یزید اسی عذاب چند روز مین کہ جسکا
ذکر ہوا فی النار و السقر ہوا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ وہ نابکار ایسا سخت جان تہا کہ اس حالت پر
بہی تین سال زندہ رہا اور آخر تو اوبہ گئے اور میمون باز کو مبلغ خطیر پر رضی کرکے بہاگا سلطان نے

امیر ناصر الدین کو اوسکی گرفتاری کو بہیجا امیر مذکور بارِ دگر اوسکو گرفتار کر لائے سلطان اسمعیل نے
بارِ دگر اوسکو بوزینہ کے ساتھہ قفس مین بند کیا اور وہ مر گیا اور اوسوقت مین شہزادۂ معز الدین صاحبقران
سیر طلسم عجائبات ارسطو مین مشغول تہے اور قبۃ المثال مین یہہ حال بہی مشاہدہ کیا لیکن صاحب
روضۃ الصفا و حبیب السیر نے کہ اونکی تحریر نہایت صحیح ہے اسقدر لکہا ہے کہ جب قائم بامر اللہ احمد بن
محمد نے محاصرہ مہدیہ سے انتقال کیا اونکے پسر اسمعیل نے اپنے پدر کے انتقال کو پوشیدہ کیا اور خود
ابو یزید سے جنگ کرکے اوسکو بہگایا اور اوسکے تعاقب مین فوج بہیجکے اوسکو گرفتار کیا بعد ازان ایک قفس
مین بوزینہ کے ساتھہ اوسکو بند کیا اور اوسی قفس مین وہ واصل جہنم ہوا القصہ جب ابو یزید پلید جس طرح
کہ ذکر ہوا ہشت دنیا سے اسفل ترین طبقات جہنم مین پہونچا اور عالم اوسکی لوث حیات سے پاک ہوا اوسوقت
اہل اسلام کو عجب خوشی حاصل ہوئی بعد اسکے دس بارہ سال لشکر اسلام کو آرام رہا اور اوسی ایام مین
بعد چند روز کے شہزادۂ حیدر معہ امیر معظم الدین و بسیط بن محیط و شتہاج و مجہول بن جابا بنتا
و امیر یعقوب و مہتر زرنگ کے آئے سلطان فلک قدر نے امراء جلیل القدر کو معہ شہزادۂ معز الدین
اونکے استقبال کو بہیجا اور روز ملاقات اونکی تعظیم کی شہزادۂ حیدر بطوع و رغبت تمام اپنے
برادرزادے کی بیعت سے مشرف ہوئے سلطان فلک قدر نے حکومت قیروان
و طرابلس تا محیط آباد بنام شہزادۂ حیدر مقرر کرکے خلعت خاص اسپ و شمشیر سے سرفراز
کیا بعد چند روز کے ممالک مذکور کی طرف رخصت کیا اور خود بہی تین فرسخ تک متابعت کی
ملکۂ ہلالہ اپنے پسر کے ہمراہ گئین لیکن قبل رخصت شہزادۂ حیدر جشن خسروانی
برپا ہوا اور تا مدت نوبت جشن مہدیہ مین بجی اور فقرا و مساکین کو اسقدر انعام و خیرات
دی کہ وہ غنی ہوگئے بعد چالیس روز کے جشن تمام ہوا بعد ازان شہزادۂ حیدر
جس طرح کہ ذکر ہوا ممالک مذکورہ کی طرف روانہ ہوئے اور سلطان فلک قدر

خود بدولت واقبال افریقیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور امیر یعقوب کو مہدیہ مین چھوڑا اور فرمایا کہ اب ہمارا دار الخلافۃ افریقیہ ہو کہ مہدیہ بسبب وفات سلطان ابو القاسم محمد مہدی و سلطان القائم بامر اللہ و خونریزیہاے بسیار کے ہمارے واسطے نیک نہین ہے بلکہ مقبرہ کے واسطے خوب ہے قبر سلطان جنت مکان و فردوس مقام مہدیہ مین تھے اور ہر ایک سلطان کی قبر پر مقبرۂ بزرگ بنایا تھا اس سبب سے معہ خدم و حشم کے ساعات نیک مین سلطان افریقیہ کی جانب روانہ ہوے اور یہہ حال ۳۳۴ھ ہجری مین واقع ہوا راوی کہتا ہے کہ کمیت خوش خرام خامہ میدانہاے وسیع الفضاے سخن کو طے کرکے یہان تک پہونچا اب مناسب یہہ ہے کہ مقدمۂ بہار دویم کہ دفتر معز الدین نامہ سے مراد ہے اس مقام پر تمام کرکے گلستان اول بہار دویم کتاب بوستان خیال شروع کرون اور وہ مشتمل ہے ابتداے جلوس المنصور بقوت اللہ سلطان اسمعیل بن احمد بن محمد پر شہر افریقیہ مین اور نشو و نماے صاحبقران گیتی ستان شاہنشاہ عالم و عالمیان زینت بخش اورنگ دویم معز الملک والدین شہزادہ معز الدین ابو تمیم اور نکلنا اوس شہزادے کا ازار دو سالہ سے اور عاشق ہونا ملکۂ شمسہ تاج دار عذب البیان پر اور محبوبہ کی راہ وصال مین قدم رکھنا اور جنگ کرنا اور عجائبات دیکھکر منزل معشوق تک پہونچنا یہہ سب بہار دویم سے تعلق رکھتا ہے کہ جو معز الدین نامہ ہے

الحمد للہ والمنۃ کہ یہہ جلد یعنی قائم نامہ بھی اتمام کو پہونچا

بالخیر

تقریظ نگاشته کلک انجم سلک جناب خواجه عماد الدین عرف نواب صاحب استاد مجسم

قلم را بر زبان یار بسپرد سحر است
نسیم آسا گل افشان گفتگو شد
بهر یک رنگ صد نیرنگ داده
بقانون شهرتش دلنواز است
جهانی را به نقشش شاد کرده

که مفتاح کلید هر طلسم است
طلسم رنگ و بو پیوسته اوست
بهر یک پرده صد آهنگ داده
به نعت مصطفی چون آشنا شد
فسون دلکشائی یاد کرده

زبان نیرنگ ساز از نام او شد
اگر بلبل وگر گل خسته اوست
بهر آهنگ با صد برگ و ساز است
زبان لوح طلسم مدعا شد
بنامش این همه نیرنگ بستند

طلسم بو و خیبر کش شکستند

الله الله رنگ آن کشاد و بست هنوز از در و دیوار چون گل از گلزار پیداست شکست طلسمهای شگرف پیوسته کار بندگان امیر حمزه است چنانکه شکستن طلسمهای عاشقان وابسته فسون پردازی ادا و غمزه شاهد این مقال صداقت ختام قائم نامه هست که باستقامت خامه میرزا محمد عسکری سلمه الله العلی از پارسی به اردوی معلی سرفراز و سرمایه نازش وقائع نگاران نیرنگ ساز گشته جولان کمیت کلکش هر جا گرد از میدان فصاحت انگیخته صاحب ظفرنامه در برابر قائم نامه لقا تحم ریخته و زبانش هر جا که بزم آراسته جم بجای باده و جام بادپیما گشته بنا کار سر کرد که مهدی نامه را که کارش ناتمام بود بتالیف این کارنامه تمام کرد گوی شنا آلودگان خمکده سخن را مست شرب مدام کرد الهی باده عشرتش بجام و جام دولتش بکام باد

تقریظ بنظم و عبارت دلپذیر ریخته کلک جواهر سلک شاعر شیرین مقال

ونتائج خیال شیخ وزیر علی صاحب المتخلص بہ انجم سلمہ شاگرد منشی امیر اللہ صاحب تسلیم

شادابی بوستان خیال آبشار حمد و سپاس الٰہی سے پیدا سرسبزی گلزار کائنات کی گلہائے
رنگا رنگ مخلوقات سے بلفظ کن ہویدا جو برگ درخت ہے دفتر معرفت رب ودود ہے جو غنچہ ہے
بزبان بے زبانی حمد سرائی کردگار مین موجود ہے جل پھولا نہین سماتا ہے بلبل نغمہ سنجی کا حسن کہاتا ہے
سرو چمن راستی سے معشوقان طناز کے قد بالا کا انداز بتاتا ہے گل خندان تبسم سے خرمن صبر
بلبل پہ برق گراتا ہے سبزہ بیگانہ وار الگ سر جھکائے ہے جادۂ افتادگی مین پانون پھیلائے ہے
طوطیان شیرین بیان صبح و مسا منبر شاخ پر تسبیح خوان اور قمری سر بگریبان وحدت کا دم
بھرنے والی بصدائے کوکو گرم بیان تدرو کوہسار اسی تجسس مین گرم رفتار اور طاؤسان
طناز بال و پر رقصان [illegible] آئینہ دار [illegible] جمال وحدت روانی انہار
جویای دریاے حقیقت ہر آسمان باین رفعت سرنگون ماہ و خورشید نور معرفت کی تجسس مین
شب و روز مفتون ہر کوہسار اسکے شرارۂ عشق سے لبریز دامن ہوا صحرا بھی اوسکی تجلیات سے دشت
امین ہے انسان کہ اشرف المخلوقات ہے ہر لحظہ مورد عنایات ہے حمد خدا مین صم بکم کا سبق
پڑہتا ہے ٹھوکرین کھاتا ہے جب راہ صفت ذات مین قدم دھرتا ہے زبان ناطقہ لال
در اصل ہیچ بظاہر صدق مقال الاطرق راستی یا معبود ہے اس راہ مین جو ہوشیار ہے
وہی مفقود ہے اور عاشقونکا یہہ قول ہے ع خوشا وہ دل کہ ہو جسمین دل مین آرزو تیری
خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری ٭ مگر جب قول خاتم النبیین برگزیدہ رب العالمین یاد
آتا ہے ہر عارف خجالت سے سر جھکاتا ہے ما عرفناک حق معرفتک خیال کرکے مجبوری
یہہ شعر زبان پر لاتا ہے ع ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہی ٭ پہر تجکو چاہیے کہ تگ و دو لگی رہے

اور کبھی یہہ وظیفہ ہوتا ہے ؎ حباب آسا مین دم بہرتا ہون تیری آشنائی کا + نہایت غم ہی
اس قطرہ یکو دریا کی جدائی کا +. اب مقام غور ہے کہ یہہ سب سامان یعنی حجر اور شجر زمین و آسمان
ماہ و سیارہ انسان و حیوان دیو پری حتی کل ممکنات کی کائنات کس برگزیدہ کی وجہ سے عالم وجود مین
آئی کسکے فیض سے اس دنیا نے آرایش پائی لولاک لما خلقت الافلاک کا تاج کسکے سر پر
رکہا گیا مازاغ البصر کسکی چشم نرگسی کا افسانہ ہے کسکی گرد پاپوش سرمۂ نظر ملائکہ مقربۂ عرش ہی
کون یگانہ ہے یعنے محمد مصطفے احمد مجتبی محبوب کبریا صاحب اتقا مقبول خدای جل و علا مالک
کون و مکان افتخار دو جہان جسکی نعت مین یہہ شعر زیبا ہے ؎ شفیع مطاع نبی کریم + قسیم جسیم
نسیم وسیم +. اور بلکہ اس قطعہ سے اور عظمت ذات ہویدا قطعہ بلغ العلی بکمالہ + کشف الدجی
بجمالہ + حسنت جمیع خصالہ + صلو علیہ و آلہ + جب ہمارا ایسا دستگیر ہے پہر بخشش مین کیا تامل ہی
سبحان اللہ اچہون کے سب اچہے ہوتے ہین شہنشاہ دو جہان کو نائب بہی ایکی شکل بمثال گویا ہر
آنکہون کی طرح دو مگر دیکہنی مین ایک یہہ شاداب چمن رسالت وہ نسیم بہار امامت یہہ بحر کرامت وہ دور دریای شجاعت
یہہ مالک رقاب الامم وہ صاحب ذو الفقار و علم یہہ القاب قاب قوسین او ادنے سے ہی بنیاد وہ لحمک لحمی کے
خطاب سے ممتاز یہہ راکب براق وہ دلدل سوار شہرۂ آفاق یہہ محبوب خدا وہ خانہ زاد رب علا بقول
شاعر ؎ در منقبت علی نہ چو لست و نہ چند + در خانۂ حق زاد بمصحف سوگند + ہر را کہ بود کہ خانہ زاد خدا بود
شک نیست کہ باشدش بجای فرزند +. انکے صاحبزادون کو خطاب شباب اہل الجنۃ حق نے عطا کیا
ازل سے بخشش امت کا باعث بنا دیا قطعہ شاہست حسین بادشاہست حسین + سرور فرد دین
و دین پناہست حسین + سر داد نداد دست بر دست یزید + واللہ کہ بنای لا الہ ہست حسین +
خدائی کریم نے اپنی رحمت سے امت محمدی کو کیسے کیسے پیشوا عنایت فرمائے کہ جنکے فیض قدم سے ہمیشہ ہندوستان سرزمین کی آتش
کدے اسلام کو بٹہائی کفر کی ضلالت کے خواستگار سے ایمان کی فروغ مین دلسے جان نثار رہے سیکڑون کتابین تصنیف

یہ ہزاروں دلیلیں صداقت ایمان کی کہیں منجملہ انکی کتاب قایم نامہ جزو از بوستان خیال کہ جسکی تحریر
دافع آل کفر کی ذلت اسلام کی شوکت کس کس پیرایہ میں بیان کی ہے دراصل اس داستان میں داد سخن دی ہے
جسکا ترجمہ فی الحال ماہر علم و فن شمع شبستان سخن یادگار استادان قدیم مالک طبع
سلیم صاحب لیاقت معدن فصاحت و بلاغت مخزن مروت رئیس ابن رئیس صاحب
اخلاق و کرم عالی ہمم والا شیم شہرۂ آفاق ہر فن میں طاق کہ جنکی مدح میں یہ اشعار
زیبا ہیں اشعار شہر بیچ ریاست مہ گردون جلال ⁂ جنکے اقبال کی کھاتے ہیں زمانے میں قسم ⁂
ذات اقدس کو نہ کیوں خلق مجسم کہیے ⁂ دوست دشمن پہ ہی اک طرح کا لطف اور کرم ⁂ مطلب دل ہوا
حاصل جو حضوری پائی ⁂ اوسکی تقدیر کھلی جسنے کہ دیکھے یہ قدم ⁂ اور شجاعت کا بیان گر ہو تحریر
لکھوں ⁂ خوف سے شق ہو جگر کلک کا نیزہ ہو قلم ⁂ تیغ خونریز سے گر وار کریں اعدا پہ ⁂ صف
ہوں جو رنگ عناصر باہم ⁂ اسپ شبدیز کی سب جنبش اسکا ہم خرام ⁂ جاتے دریا میں لگو
گردش مہ و بالی کو بہم ⁂ شہب چرخ دم جنبش ہے واماندۂ لنگ ⁂ توسن عمر سے آگے ہے روان
چار قدم ⁂ فی الحقیقت زبان اردو کی عامل فصاحت میں کامل بلبل بوستان شیرین مقالی
طوطی شکرین بیان گلستان نازک خیالی افتخار ابو الفضل ظہوری جناب میرزا محمد عسکری صاحب
سلمہ الواہب عرف چھوٹے آغا صاحب نے ترجمہ فرما کر زور طبیعت دکھایا ہے جس کتاب کے
دیکھنے سے کفر کی ضلالت اسلام کی حقیقت ہویدا کہیں طلسم کا بیان کہ جس سے عقل شہر اقبال
حیران کہیں بزم وہ کہ جمشید بھی تماشا بین کہیں رزم ایسی کہ اسفندیار تک زہرہ گداز غرض یہ نسخہ قابل
دید ہے بلکہ دید ہے نہ شنید ہر صاحب مذاق کے لیئے یہ کتاب روح افزا ہے سخندانکی
سیر کے واسطے یہ باغ پر فضا ہے سلسلہ اس رسالے کا مہدی نامہ سے پایا جاتا ہے بلکہ قائم نامہ
مہدی نامہ کا راستہ بتاتا ہے غرض یہ دونوں نسخے لازم و ملزوم ہیں گویا آسمان بلاغت کے

جو زیادہ فن فصاحت کی خطا تو ام یا عبارت رنگین کے حرف مشددہین ایک بغیر دوسرے کے مستبدل ہے خبر نہین شعر ہمین بس گرچہ من کاسد قماشم پوکہ در سلک خریدار انش باشم اس ہیچمیرز کو بہی خیال آیا جو بن پڑا وہ کرد کہایا اس سے یہ مراد نہین کہ نثار کہلاؤن یا سخن سنجون سے داد سخن پاؤن بہلا مین اور نثاری کا گمان یہ بہی خیال خام کا نشان فقط مگر نقش تثبیست کر نا یاد ماند

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعر شیرین سخن و ماہر ہر فن جناب خواجہ نور الدین صاحب سلمہ

مژدہ ای اہل بصیرت کز حجاب اختفا — جلوہ گر شد شاہد دانش پژوہان در جہان
صاحب جاہ و حشم آغا محمد عسکری — آنکہ آمد عالمی در مدح او رطب اللسان
او ~~تخلص اشد~~ کرد تالیف این کتاب لاجواب — حبذا لطف کلام واہ ای خوشا حسن بیان
پایۂ نثر از بیان او چو نثرہ شد بلند — شاعران گویند اردو ی معلاتش از لن
این حکایات عجیب این قصہ ہای لشکریب — طبع چون شد بکقلم گردید مطبوع زمان
سیم و زر بقید باشدش قدر قیمتش — طالب این نسخۂ دلکش بود ہر کس بجان
یارب این گلزار دانش را نگہدار از فنا — تا کہ باشد باز بر گل دست تاراج خزان
بہر سال طبع و تالیفش سروش غیب گفت — داستان کہنہ نو شد باز در ہندی زبان

۱۲۹۹ھ

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعر بلند خیال نواب اشرف الدولہ ہژبر الملک محمد سجاد علیخان بہادر سکندر جنگ متخلص سلطان سلمہ المنان رئیس لکھنؤ

تاثر کامل محمد عسکری نقد جان و دل — عالم و فاضل محمد عسکری

چون بہ اُردو گفت بستان خیال — گشت سلطان مدح خوان عالم کمال

گفت وہ ہجری چنین از خامۂ طبع — جلوہ آرا گشتہ قائم نامۂ طبع

۱۲۹۹ھ

شد بفضلی نیز تاریخ آشکار — طبع قائم نامہ گشتہ یادگار

۱۲۸۹ ف

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار شاعر شیرین بیان بلبل ہندوستان جناب میرزا محمد بیگ صاحب متخلص بہ تحیر شاگرد رشید جناب سحر صاحب مغفور

جو ہین چھوٹے آغا امیر اہل علم — یہہ رنگ اونکی اک طبع عالی کا ہے

کیا اُردو یہہ قصہ نے نظیر — یہہ طرز آج فیضی جلالی کا ہے

تحیر نے تاریخ یہہ کی رقم — چمن بوستان خیالی کا ہے

۱۲۹۹ھ

ولہ

جو ہین چھوٹے آغا بڑے ذی کمال — رئیس معظم امیر کبیر

وہ اُردو مین لکھی تحیر کتاب — جسے پڑھکے خوش ہون جوان او رپیر

سپے سال و تاریخ کس شک سے

یہہ دل بولا اک نامۂ بے نظیر

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر نازک خیال سخن سنج بیمثال برگزیدۂ علم [illegible] بلاغت منشی احمد علی کسمنڈوی متخلص بہ احمد

یہہ افسانہ ہے دلکش بے نظیر	لطافت مین عالم سے بیگانہ ہے
مضامین مین ہی ایسی شوخی بھری	کہ ہر ہر ورق بال پروانہ ہے
یہہ شوخی نرالی یہ چہل بل غضب	قیامت یہ انداز مستانہ ہے
کرو بہر تاریخ احمد رقم	بہت خوب واللہ افسانہ ہے
	١٢٩٩ ھ

تقریظ مع قطعہ تاریخ من نتائج طبع فکر دلپذیر منشی خواجہ محمد منیر الدین صاحب منیر

سبحان اللہ صانع مطلق نے چمنستان روزگار مین رنگ رنگ کے پہول کہلائے ہین کیسے طرح طرح کے انسان بنائے ہین کسیکا رنگ اچہا ہی کسیکی بو اچہی ہی کسیکی صورت حسین ہی کسیکی خو اچہی ہی کسیکی طبیعت علم و ہنر پر مائل ہی کسیکو شعر و شاعری سے شوق ہی کوئی شمشیر عشق و محبت کا گہائل ہی کوئی علم حساب مین نئے نئے گر ایجاد فرماتا ہی کوئی قوانین و آئین بناکر عدالت کی گتھیان سلجہاتا ہی کسیکو تہذیب اخلاق کا خیال فروغ اہل ہنر مد نظر ہے نئی روشنی سے اوجالا گہر گہر ہی کوئی افسانہ تصنیف فرماکر غافلونکو عبرت دلاتا ہی اسلاف کے قصے سناکر خواب غفلت سے چونکاتا ہی غرض مصرع ہر گلیرا رنگ و بوئے دیگر است ٭ چنانچہ بالفعل رئیس عالی خاندان امیر والاشان جناب میرزا محمد عسکری عرف چہوٹے آغا صاحب نے کہ ماشاء اللہ جوان رعنا اور حلم و مروت مین یکتا ہین بوستان خیال کی جلد دوسری کا ترجمہ کیا ہی قائم نامہ نام رکہا ہی ظاہر مین گو کہانی ہی مگر حقیقت مین عبرت کی نشانی ہی الحق کیا شستہ زبان کیا فصیح بیان ہی گویا فصاحت و بلاغت کی جان ہی افسانہ نہین افسون ہی جادو ہر ایک مضمون ہی تقریر مین سحر کا اثر تحریر مین اعجاز سراسر ہی قلم مین وہ روانی ہی کہ موج دریا جسکے آگے پانی پانی ہی جو فقرہ ہی جواہر ریزہ ہی جو سطر ہی سلک لآلی آبدار ہی یارب یہ قائم نامہ ہی یا غیرت مینا بازار ہی افسوس غالب نہین سرور نہین جو اس تحریر بے نظیر کی [illegible] دیکہ اس گوہر گران مایہ کو مول لیتے الغرض جبتک دنیا مین عشق و محبت کا افسانہ رہی

مصنف قائم نامہ سے موافق زمانہ رہی بادۂ عیش و طرب سے لبریز اونکا جام ہو بخت اونکا چاکر اقبال
اونکا غلام ہو مراد دلی اونکی حصول ہو راقم آثم کی یہ دعا مقبول ہو آمین یارب العالمین فقط

قطعۂ تاریخ

ہے قصۂ لاجواب قائم نامہ	لیکن شوق سے سب ستی امیر اور غریب
تاریخ جو اسکی پوچھیں کہدو یہ منیر	افسانۂ دلپذیر لکھا ہے عجیب

۱۲۹۹ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ الذی لہ ملک الارض و السموات و الصلوۃ و السلام علی رسولہ و آلہ مع الف الف تحیات الذاکیات سخن سنجان
ہنر شناس زندہ دلان خوش قیاس کو مژدہ ہو اور کیا مژدہ روح بخش طرب افزا کہ یہ دلکش افسانہ طلسم حیرت
جاو تقریر داستان عجوبہ بیان مرغوب ہر صغیر و کبیر یعنی قائم نامہ بکمال صحت جناب مصنف و حسن سعی
کارگزاران مطبع انوار محمدی سے چھپکر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا تاجران والعزم اور جملہ حضرات
علم دوست کو اطلاع دیجاتی ہے کہ حق تصنیف اس عجیب و غریب کتاب کا جناب مصنف
عالی خیال صاحب کمال و الاصناف والمجد و المراتب جناب میرزا محمد عسکری
عرف چھوٹی آغا صاحب کی طرف سے بندہ راقم کو حاصل ہوا اور داخل
رجسٹری سرکار ہو گیا ہے اگر کوئی صاحب اسکو چھاپنے
یا چھپوانیکا قصد فرمائینگے اوسوقت مجاز نہ
حق ستانی پر مجبور ہونگا نفع کے عوض نقصان
اوٹھائینگے جسقدر کتابین
مطلوب ہوں طلب
فرمائیں

العبد
محمد تقی بہادر مالک مطبع انوار محمدی واقع چاہ لکھنؤ